Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

انسانیت موت کے دروازے پر

(مشاہیر عالم اپنے اوقات وفات میں)

ابوالکلام آزاد
ابوالکلام آزاد

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

قیمت:۔ ۔ ۔ ۔ پانچ روپے =/5

ناشر:۔ ۔ ۔ ۔ چمن بکڈپو۔ اردو بازار۔ دہلی

مطبوعہ:۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مطبوعہ اعلیٰ پرنٹنگ پریس۔ دہلی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فہرس

۱ حضرت علی رض علیہ السلام

۲ حسین رض ابن علی علیہ السلام

۳ عمرو بن العاص رض

۴ حجاج بن یوسف

۵ امیر معاویہ رض بن ابی سفیان

۶ ابوبکر صدیق رض

۷ عمر رض بن الخطاب رض

۸ عثمان بن عفان رض

۹ سلمان فارسی رض

۱۰ امام حسن علیہ السلام

۱۱ ابوہریرہ رض

۱۲ سعد بن العاص رض

۱۳ سعید بن عمرو بن العاص رض

۱۴ ربیع بن خثیم رض

۱۵ معاویہ بن یزید بن معاویہ

۱۶ جمیل (مشہور شاعر عرب)

۱۷ مہلب بن ابی صفرہ

۱۸ عبدالملک بن مروان

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

۱۹ ابن القریہ
۲۰ اخطل
۲۱ امام ابراہیم نخعی رح (امام کوفہ)
۲۲ مروان بن محمد
۲۳ ابوجعفر منصور
۲۴ امام سفیان ثوری
۲۵ عبداللہ بن عبدالعزیز
۲۶ ابراہیم موصلی
۲۷ عباس بن الاحنف
۲۸ خلیفہ ہارون الرشید
۲۹ ابونواس

۳۰ محمد امین
۳۱ حضرت معروف الکرخی
۳۲ حضرت بشر بن المنصور
۳۳ حضرت امام شافعی رح
۳۴ مامون الرشید
۳۵ حکیم ابوالعتاہیہ
۳۶ خلیفہ واثق باللہ
۳۷ خلیفہ منتصر باللہ
۳۸ امام جاحظ
۳۹ خلیفہ معتضد باللہ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

دیباچہ

جس رسالے یا اخبار کی عنان ادارت مولانا ابوالکلام آزاد جیسے مسلم الثبوت ادیب اور مفکر کے ہاتھ میں ہو اس کی بلند پایگی اور معیاری حیثیت میں کیسے کلام ہو سکتا ہے۔ صحافتی دنیا میں جو شہرت الہلال کو حاصل ہے کم از کم ہندوستان میں تو اس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اس کے صفحات کو مولانا آزاد کے رشحات قلم کا شرف حاصل رہا ہے۔ اس رسالہ کا سلسلۂ اشاعت اگرچہ بند ہو چکا ہے لیکن اس کے جس قدر فائل کہیں کہیں سرمایۂ محفوظ کے طور پر موجود ہیں ان کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان کی ترتیب اور تیاری میں کس قدر کد و کاوش اور تحقیق و تفحص سے کام لیا گیا ہے۔ ادبی، مذہبی اور سیاسی مسائل، ترقیات سائنس، مشرقی و مغربی حکما کے افکار، آرا، جدید نظریات،

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تفسیر آیات۔ غرض ہر قسم کے مضامین ان میں ملتے ہیں اور مضامین اور عناوین کا تنوع مختلف اذواق کی تسکین کے لئے سامان وافر اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ خصوصیات ہیں جو الہلال کی ہر اشاعت میں بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں اور جو اسے ملک کے دوسرے رسائل وجرائد سے ممتاز کرتی ہیں۔ اور ان خصوصیات کی موجودگی میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ الہلال کے بلند معیار اور افادی حیثیت کی وسعت نے دنیائے صحافت میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔

الہلال کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں مولانا آزاد نے بعض مسلسل مضامین ایک ہی عنوان کے ماتحت شائع کرنے کا انتظام کیا ہے وہ مسلسل مضامین بیحد مفید اور پر از معلومات ہیں۔ ان میں سے ایک سلسلہ بعنوان "انسانیت موت کے دروازے پر" الہلال کے کئی صفحات پر پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ جسے مکتبۂ شعر و ادب کتابی صورت میں پیش کر رہا ہے۔ اس سلسلۂ مضمون کا مقصد مشاہیر کے انجام زندگی کا صحیح نقشہ پیش کرنا ہے۔ جو لوگ دنیا میں مناصب و مراتب کی انتہائی بلندیوں پر پہنچ جاتے ہیں اور اپنے اوصاف اور کمالات کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں جگہ پاتے ہیں طبعی طور پر یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ انہوں نے داعی اجل کو کس طرح لبیک کہا اور قاصد مرگ کا استقبال کس طرح کیا۔ نیز ان کے الوداعی کلمات کیا تھے۔ اس کتاب میں کوئی انتالیس مشہور شخصیتوں کے واقعات وفات پیش کئے گئے ہیں جن میں سے حضرت علی اکرم اللہ وجہہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، امام حسین علیہ السلام، عمرو بن العاص، حجاج بن یوسف، امیر معاویہ اور امام شافعی خاص طور پر قابل ذکر ہیں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ان حضرات کے صرف وہی حالات پیش کئے گئے ہیں جن کا تعلق ان کے آخری لمحات زندگی کے ساتھ ہے۔ ان میں سب سے اہم بیان حضرت امام حسین کے واقعۂ شہادت کا ہے۔ چونکہ امام حسین کے واقعۂ شہادت میں لوگوں کی عقیدت اور آپ کی عظمت و شہرت کے تصور نے کچھ ایسے حالات شامل کر دیئے ہیں جو تاریخی اعتبار سے محل نظر ہیں۔ اس لئے اس کے بیان و تذکرہ میں انتہائی تحقیق و تفتیش سے کام لیا گیا ہے۔ اور صرف مستند تاریخی واقعات کو جمع کر کے معاملہ کے تمام حقیقی پہلو نمایاں کئے گئے ہیں۔ وہ حالات جن کی شہرت محض عقیدت و احترام امام کی تخلیق ہے درج نہیں کئے گئے۔

اس طرح حجاج بن یوسف کی شخصیت بھی خاص توجہ کی محتاج تھی چنانچہ اس کے حالات بھی ذرا تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ اس بیان کے صرف ایک فقرے ہیں کہ جس گھاٹ ہزاروں مخلوق کو اپنے ہاتھوں اتار چکا تھا خود اس میں کیسے اترا۔ اس کے انجام کی تمام کیفیت اور عبرت آموزی سمٹ کر آگئی ہے۔ باقی شخصیتوں کے واقعات وفات کے بیان میں بھی یہی انداز بیان اختیار کیا گیا ہے اور کسی جگہ تحقیق و تفتیش اور صحت واقعات کی سعی کا رشتہ ہاتھ سے نہیں چھوڑا گیا۔

غرض یہ بصائر و حکم اور موعظت و عبرت کا ایک قابل قدر مرتب مجموعہ ہے۔ اول تو حالات ہی ایسے دردناک اور عبرت آموز ہیں کہ ان کی اہمیت اسلوب بیان کی دلکشی کی محتاج نہیں۔ لیکن اگر ان حالات کی نوعیت کے ساتھ اس طرز بیان کا بھی تصور شامل ہو جو الہلال کا مابہ الامتیاز ہے تو پھر ان کے پڑھنے کے لئے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کسی تعارف اور سفارش کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ کتاب "انسانیت موت کے دروازے پر" کے تعارف کے لئے فقط اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اس کے مندرجہ مضامین الہلال کی بیش بہا مجلدات سے ماخوذ ہیں۔ اور ناشرین کی یہ کوشش قابل صد تحسین ہے کہ انہوں نے ان لوگوں کی بیتابانہ طلب کا جواب دینے کی طرف توجہ کی ہے جو وقت پر الہلال کے فائل جمع نہ کر سکنے پر کف افسوس مل رہے ہیں۔ اور ہر قیمت پر اس کی تحصیل کے لئے آمادہ ہیں۔

فضل الٰہی عارف

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

انسانیت موت کے دروازے پر

حضرت علی (رضؓ)

ایک مغربی شاعر لکھتا ہے "اگر تم انسان کو اس کے تمام اوصاف وخصائل کی اصلی صورت میں دیکھنا چاہتے ہو۔ تو انتظار کرو۔ اس وقت تک کہ جب موت کا دروازہ اس پر کھل جائے۔ اس وقت وہ سارے بناوٹی پردے ہٹ جائیں گے۔ جو انسان اپنی حقیقی صورت پر ڈال لیتا ہے۔ اس کی روح موت کی دستک سنتے ہی سارے نقاب پھاڑ ڈالتی ہے۔ اور بے حجاب ہو کر دنیا کے سامنے آجاتی ہے۔"

یہ بالکل صحیح ہے۔ انسان کی حقیقت کا بے پردہ معائنہ صرف اس کی زندگی کے آخری لمحوں ہی میں کیا جا سکتا ہے۔

ایک مرتبہ ہمیں خیال ہوا کہ اگر دنیا کے اکابر ومشاہیر کے صرف وہ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حالات جمع کئے جائیں جن کا تعلق ان کی زندگی کی آخری گھڑیوں سے ہے تو یہ اخلاق حکمت اور موعظت کا نہایت عبرت انگیز مجموعہ ہوگا۔ اور انسانی طبیعت اور اخلاق کے بے شمار نکتے ان سے حل ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس خیال سے مشاہیر عالم کے حالات پر نظر ڈالی گئی۔ اور جستجو و تحقیق کے بعد ایک ضخیم مجموعہ مرتب ہو گیا۔ اس میں تاریخ اسلامی کے تمام اکابر، مشاہیر خلفائے راشدین سے لے کر علماء تک آگئے ہیں۔ ان کے علاوہ عام مشاہیر عالم کی واردات وفات کا بھی کافی ذخیرہ ہے۔ بہ حیثیت مجموعی جب اس ذخیرہ پر نظر ڈالی گئی تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہی متفرق حالات جو اپنی انفرادی صورت میں کوئی خاص اثر نہیں رکھتے تھے اب یکجا ہو کر تاریخ عالم کی مفید پرتاثیر اور قیمتی چیز بن گئے ہیں۔ آج ہم اس مجموعہ میں سے حضرت علی علیہ السلام کی وفات کے حالات شائع کرتے ہیں۔ آئندہ بھی اس کا سلسلہ جاری رہے گا۔ یہ یاد رہے کہ اس سلسلہ سے مقصود موت و قبل از موت حالات کا بجنسہ جمع کر دینا ہے۔ کسی طرح کی بحث مقصود نہیں ہے۔ البتہ حالات کے جمع کرنے میں پوری کاوش و جستجو کی گئی ہے۔

جنگ جمل کے بعد اسلامی خلافت کی نزاع دو شخصوں میں محصور ہو گئی تھی۔ امام علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان۔ ان کے درمیان تیسری شخصیت عمرو بن العاص کی تھی۔ اور اپنے سیاسی تدبر کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت رکھتی تھی۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

جنگ صفین نے مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ خوارج کا پیدا کردیا تھا۔ یہ اگرچہ تمام تر سیاسی اغراض و مقاصد رکھتا تھا۔ لیکن مسلمانوں کے دوسرے سیاسی فرقوں کی طرح اس کے عقائد بھی دینی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ اس نے اپنا سیاسی مذہب یہ آیت قرار دی تھی ان الحکم الا للہ یعنی حکومت کسی آدمی کی نہیں ہونی چاہیئے۔ دراصل تاریخ اسلام کے خوارج موجودہ تمدن کے انارکسٹ تھے۔ لہذا وہ کوفہ اور دمشق دونوں حکومتوں کے مخالف تھے۔

مکہ میں بیٹھ کر خارجیوں نے سازش کی۔ تین آدمیوں نے بیڑا اٹھایا کہ پوری تاریخ اسلام بدل دیں گے۔ اور انہوں نے بدل دی۔

عمرو بن بکیر تمیمی نے کہا "میں حاکم مصر عمرو بن العاص کو قتل کردوں گا۔ کیونکہ وہ فتنہ کی متحرک روح ہے۔"

برک بن عبداللہ تمیمی نے کہا "میں معاویہ بن ابی سفیان کو قتل کردوں گا۔ کیونکہ اس نے مصر میں قیصریت قائم کی ہے۔"

ایک لمحہ کے لئے خاموشی چھا گئی۔ علی بن طالب کے نام سے دل تھراتے تھے۔ بالآخر عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے مہر سکوت توڑی۔ "میں علی کو قتل کردوں گا۔"

ان ہولناک مہموں کے لئے ۱۷ رمضان کی تاریخ مقرر کی گئی۔ پہلے دو شخص اپنی مہم میں ناکام رہے۔ لیکن عبدالرحمٰن بن ملجم

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کامیاب ہوگیا۔ اس اجمال کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مکّہ سے چل کر عبدالرحمٰن کوفہ پہنچا۔ یہاں بھی خوارج کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ عبدالرحمٰن ان کے ہاں آتا جاتا تھا۔ ایک دن قبیلہ بنی تمیم الرباب کے بعض خارجیوں سے اس کی ملاقات ہوگئی۔ انہی میں ایک خوبصورت عورت قطام بنت شحنہ بن عدی بن عامر بھی تھی۔ عبدالرحمٰن اس پر عاشق ہوگیا۔ سنگدل نازنین نے کہا "میرے وصل کی شرط یہ ہے کہ جو مہر میں طلب کروں وہ ادا کرو۔" ابن ملجم راضی ہوگیا۔ قطام نے اپنا مہر یہ بتایا "تین ہزار درہم ایک غلام ایک کنیز اور علیؓ کا قتل"

عبدالرحمٰن نے کہا "منظور مگر علیؓ کو کیسے قتل کروں؟"

خونخوار معشوقہ نے جواب دیا "چھپ کر۔ اگر تو کامیاب ہو کر لوٹ آئے گا تو مخلوق کو شر سے نجات دے گا۔ اور اہل و عیال کے ساتھ مسرت کی زندگی بسر کرے گا۔ اگر مارا جائے گا تو جنت اور لازوال نعمت حاصل کرے گا۔"

عبدالرحمٰن نے مطمئن ہو کر یہ شعر پڑھے۔

ثلاثۃ آلاف وعبد وقنیۃ — وضرب علی بالحسام المصمم

فلا مھر اغلیٰ من علی وان غلیٰ — ولا فتک الا دون فتک ابن ملجم

(طبقات ابن سعد۔ کامل مبرد وغیرہ)

روایتوں سے ثابت ہے کہ حضرت علیؓ کے قلب میں آنے والے حادثہ کا احساس پیدا ہوگیا تھا۔ عبدالرحمٰن ابن ملجم کی طرف جب دیکھتے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تو محسوس کرتے کہ اس کے ہاتھ خون سے رنگین ہونے والے ہیں۔ ابن سعد کی ایک روایت میں ہے کہ آپ فرماتے تھے "خدا کی قسم مجھے آنحضرت نے بتلایا ہے کہ میری موت قتل سے ہوگی۔"

عبدالرحمن بن ملجم دو مرتبہ بیعت کے لئے آیا مگر آپ نے لوٹا دیا۔ تیسری مرتبہ آیا تو فرمایا "سب سے زیادہ بدبخت آدمی کو کون چیز روک رہی ہے واللہ یہ چیز (اپنی داڑھی کی طرف اشارہ کر کے) ضرور رنگ جانے والی ہے۔"

کبھی کبھی اپنے ساتھیوں سے خفا ہوتے تو فرماتے "تمہارے سب سے زیادہ بدبخت آدمی کہاں ہے؟ اور میرے قتل کرنے سے کون چیز روک رہی ہے؟ خدایا میں ان سے اکتا گیا ہوں اور یہ مجھ سے اکتا گئے ہیں۔ مجھے ان سے راحت دے اور انہیں مجھ سے راحت دے۔"

ایک دن خطبہ میں فرمایا "قسم اس پروردگار کی جس نے بیج اگایا اور جان پیدا کی یہ ضرور اس سے رنگ جانے والی ہے (اپنی داڑھی اور سر کی طرف اشارہ کیا) بدبخت کیوں انتظار کر رہا ہے۔"

لوگوں نے کہا "امیرالمومنین! ہمیں اس کا نام بتاؤ ہم ابھی اس کا فیصلہ کر ڈالیں۔"

فرمایا "تم تو ایسے آدمی کو قتل کرو گے جس نے مجھے ابھی قتل نہیں کیا ہے۔"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

عرض کی گئی۔ تو ہم پر کسی کو خلیفہ بنا دیجیے۔" فرمایا "نہیں میں تمہیں اسی حال میں چھوڑ جاؤں گا جس حال میں تمہیں رسول چھوڑ گئے تھے۔"
لوگوں نے عرض کیا "اس صورت میں آپ خدا کو کیا جواب دیں گے؟"
فرمایا " خدایا میں ان میں تجھے چھوڑ آیا ہوں، تو چاہے تو ان کی اصلاح کرے اور چاہے انہیں بگاڑ دے۔"

(مسند امام احمد۔ مسند علی رض)

حادثہ سے پہلے

آپ کی کنیز ام جعفر کی روایت ہے کہ واقعہ قتل سے چند دن پہلے میں آپ کے ہاتھ دھلا رہی تھی کہ آپ نے سر اٹھایا۔ پھر داڑھی ہاتھ میں لی اور فرمایا "حیف تجھ پر تو خون سے رنگی جائے گی۔"

(ابن سعد)

آپ کے بعض اصحاب کو بھی اس سازش کا پتہ چل گیا تھا۔ چنانچہ خود بنی مراد میں سے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا "امیر المومنین ہوشیار رہیئے۔ یہاں کچھ لوگ آپ کے قتل کا ارادہ کر رہے ہیں۔"

(الامامۃ والسیاسۃ)

یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ کس قبیلہ میں سازش ہو رہی ہے چنانچہ ایک دن آپ نماز پڑھ رہے تھے، ایک شخص نے آکر عرض کی "ہوشیار رہیئے۔ کیونکہ قبیلۂ مراد کے کچھ لوگ آپ کو قتل کی فکر میں ہیں۔" (ابن سعد)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

یہ بھی واضح ہو گیا تھا کہ کون شخص ارادہ کر رہا ہے؟ اشعث نے ایک دن ابن ملجم کو تلوار لگائے دیکھا اور اس سے کہا۔ "مجھے اپنی تلوار دکھاؤ۔" اس نے وہ تلوار دکھائی تو وہ بالکل نئی تھی۔ انہوں نے کہا۔ "تلوار لگانے کی کیا وجہ ہے۔ حالانکہ یہ زمانہ تو جنگ کا نہیں۔ عبدالرحمن نے کہا۔ "میں گاؤں کے اونٹ ذبح کرنا چاہتا ہوں۔" اشعث سمجھ گئے اور اپنے خچر پر سوار ہو کر حضرت علیؑ کے سامنے حاضر ہوئے اور کہا۔ "آپ ابن ملجم کی جرأت و شجاعت سے واقف ہیں۔" آپ نے جواب دیا۔ "لیکن اس نے مجھے ابھی تک قتل نہیں کیا ہے۔"

(الکامل)

ایک دن آپ مسجد میں خطبہ دے رہے تھے۔ ابن ملجم منبر کے پاس بیٹھا تھا۔ لوگوں نے سنا کہ وہ دانت پیس کر کہہ رہا ہے۔ "واللہ میں انہیں تیرے شر سے نجات دے دوں گا۔" امیرالمومنین جب مسجد سے اپنے گھر لوٹے تو لوگ اسے گریبان سے پکڑ کر آپ کے پاس لائے اور تمام واقعہ سنایا۔ آپ نے فرمایا۔ "لیکن ابھی تک اس نے مجھے قتل نہیں کیا ہے۔ چھوڑ دو۔"

(الکامل)

ابن ملجم کا ارادہ اس قدر مشہور ہو گیا تھا کہ خود آپ بھی اسے دیکھ کر عمرو بن معدی کرب کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ارید حباءہ دیرید قتلی

عذیرک من خلیلک من مراد

ابن ملجم برابر جرأت کیا کرتا تھا لیکن ایک دن جھنجھلا کر کہنے لگا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

جو بات ہونے والی ہے ہو کر رہے گی۔"

اس پر بعض لوگوں نے کہا "آپ اسے پہچان گئے ہیں، پھر اسے قتل کیوں نہیں کر ڈالتے۔" فرمایا "اپنے قاتل کو کیسے قتل کر دوں۔"

(کامل)

صبح شہادت

اقدام قتل جمعہ کے دن نماز فجر کے وقت ہوا۔ رات بھر ابن ملجم اشعث بن قیس کندی کی مسجد میں اس کے ساتھ باتیں کرتا رہا۔ ابن ملجم نے کوفہ میں شبیب بن بجرہ نامی ایک اور خارجی کو اپنا شریک کار بنا لیا تھا۔ دونوں تلوار لے کر چلے۔ اور اس دروازے کے مقابل بیٹھ گئے جس سے امیر المومنین نکلا کرتے تھے۔

(ابن سعد)

اس رات امیر المومنین کو نیند نہیں آئی۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ سحر کے وقت میں حاضر ہوا تو فرمایا "فرزند رات بھر جاگتا رہا ہوں۔ ذرا دیر ہوئی بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ گئی تھی۔ خواب میں رسول اللہ صلعم کو دیکھا۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ آپ کی امت سے میں نے بڑی تکلیف پائی۔" فرمایا "دعا کرو خدا تجھے ان سے چھٹکارا دے دے۔"

(کامل)

اس پر میں نے دعا کی "خدایا مجھے ان سے بہتر رفیق عطا فرما۔ اور انہیں مجھ سے بدتر ساتھی دے۔"

(ابن سعد)

حضرت حسن علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اسی وقت ابن النباح مؤذن

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

بھی حاضر ہوا اور پکارا "لوگو! (نماز)، میں نے آپ کا ہاتھ تھام لیا۔ آپ اُٹھے۔ ابن البناح آگے تھا۔ میں پیچھے تھا۔ دروازے سے باہر نکل کر آپ نے پکارا "لوگو نماز"۔ روز آپ کا یہی دستور تھا کہ لوگوں کو نماز کے لئے مسجد میں جگاتے پھرتے تھے۔ (ابن سعد)

ایک اور روایت میں ہے کہ مؤذن کے پکارنے پر آپ اٹھے نہیں لیٹے رہے مؤذن دوبارہ آیا مگر آپ سے پھر بھی اٹھا نہ گیا۔ سہ بارہ اس کے آواز دینے پر آپ بمشکل یہ شعر پڑھتے ہوئے مسجد کو چلے۔

اشدد حیازمتک للموت　　فان الموت لاقیکا

(موت کے لئے کمر کس لے کیونکہ موت تجھ سے ضرور ملاقات کرنے والی ہے)

ولا تجزع من الموت　　اذا حل بواد یکا

(موت سے نہ ڈر اگر وہ تیرے ہاں نازل ہو جائے)

(احیاء العلوم جلد ۴)

قسم برب الکعبہ

آپ جوں ہی آگے بڑھے دو تلواریں چمکتی نظر آئیں اور ایک آواز بلند ہوئی "حکومت خدا کی ہے نہ کہ علی تیری"۔ شبیب کی تلوار تو طاق پر پڑی لیکن ابن ملجم کی تلوار آپ کی پیشانی پر لگی اور دماغ تک اتر گئی۔ (ابن سعد)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

زخم کھاتے ہی آپ چلائے ۔ رفزت برب الکعبۃ ورب کی قسم میں کامیاب ہو گیا ۔
(احیاء جلد ۴)

نیز پکارے قاتل جانے نہ پائے ۔ لوگ ہر طرف سے ٹوٹ پڑے شبیب تو نکل بھاگا
(ابن سعد)

عبد الرحمن نے تلوار گھمانا شروع کردی اور مجمع کو چیرتا ہوا آگے بڑھا قریب تھا کہ ہاتھ سے نکل جائے لیکن مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب جو اپنے وقت کے پہلوان تھے دوڑے اور بھاری کپڑا اس پر ڈال دیا ۔ اور زمین پر دے مارا ۔
(الکامل)

قاتل اور مقتول

امیر المومنین گھر پہنچائے گئے ۔ آپ نے قاتل کو طلب کیا جب وہ سامنے آیا تو فرمایا" او دشمن خدا کیا میں نے تجھ پر احسان نہیں کئے تھے ؟" اس نے کہا کہ ہاں ۔" فرمایا" پھر تو نے یہ حرکت کیوں کی ؟" کہنے لگا ۔ "میں نے اسے تلوار کو چالیس دن تیز کیا تھا اور خدا سے دعا کی تھی کہ اس سے اپنی بدترین مخلوق قتل کرائے ۔" فرمایا" میں سمجھتا ہوں تو اسی سے قتل کیا جائے گا ۔ اور خیال کرتا ہوں تو ہی بدترین مخلوق ہے ۔"
(طبری جلد)

آپ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم نے پکار کر کہا "او دشمن خدا تو نے امیر المومنین کو قتل کر ڈالا ۔" کہنے لگا" میں نے امیر المومنین

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کو قتل نہیں کیا۔ البتہ تمہارے باپ کو قتل کیا ہے۔" انہوں نے خفا ہو کر کہا "واللہ میں امید کرتی ہوں امیر المومنین کا بال بیکا نہ ہوگا۔" کہنے لگا۔ "پھر کیوں ٹسوے بہاتی ہو؟" پھر بولا۔ "بخدا میں نے مہینہ بھر اسے زہر میں بجھوا کر زہر پلایا ہے۔ اگر اب بھی بیوفائی کرے تو خدا اسے غارت کر دے۔"

(ابن سعد)

امیر المومنین نے حضرت حسن سے کہا۔ "یہ قیدی ہے۔ اس کی خاطر تواضع کرو۔ اچھا کھانا دو۔ نرم بچھونا بچھا دو۔ اگر زندہ رہوں گا تو اپنے خون کا سب سے زیادہ دعویدار میں ہوں گا۔ قصاص لوں گا یا معاف کر دوں گا۔ اگر مر جاؤں تو اسے بھی میرے پیچھے روانہ کر دینا۔ رب العالمین کے حضور اس سے جواب طلب کروں گا۔"

(ابن سعد)

"اے بنی عبد المطلب ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کی خوں ریزی شروع کر دو اور کہو کہ امیر المومنین قتل ہو گئے۔ خبردار میرے قاتل کے سوا کوئی دوسرا قتل نہ کیا جائے۔ اے حسن اگر میں اس کی ضرب سے مر جاؤں تو ایسی ہی ضرب سے اسے بھی مارنا۔ اس کی ناک کان کاٹ کر لاش خراب نہ کرنا کیونکہ میں نے نبی صلعم کو فرماتے سنا ہے کہ خبردار ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ کتا ہی کیوں نہ ہو۔"

(طبری)

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا۔ "اگر تم قصاص لینے ہی پر اصرار کرو تو چاہیئے کہ اسے اسی طرح ایک ضرب سے مارو جس طرح اس نے مجھے مارا ہے۔ لیکن اگر معاف کر دو تو یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔" (کامل)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

"دیکھو زیادتی نہ کرنا۔ کیونکہ خدا زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (ابن سعد)

وصیت

پھر آپ بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو جندب بن عبداللہ نے حاضر ہو کر کہا۔ "خدانخواستہ اگر ہم نے آپ کو کھو دیا تو کیا حسنؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں؟" آپ نے جواب دیا "میں نہ تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں نہ اس سے منع کرتا ہوں۔ اپنی مصلحت تم بہتر سمجھتے ہو۔"

(طبری)

پھر اپنے صاحبزادوں حسن اور حسین کو بلا کر فرمایا۔ "میں تم دونوں کو تقویٰ الٰہی کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی کہ دنیا کا پیچھا نہ کرنا۔ اگرچہ وہ تمہارا پیچھا کرے۔ جو چیز تم سے دور ہو جائے اس پر نہ کڑھنا۔ ہمیشہ حق کہنا۔ یتیم پر رحم کھانا۔ مسکین کی مدد کرنا۔ آخرت کے لئے عمل کرنا۔ ظالم کے دشمن بننا۔ مظلوم کے حامی بننا۔ کتاب اللہ پر چلنا۔ خدا کے باب میں ملامت کرنے والوں کی پرواہ نہ کرنا۔"

پھر آپ نے تیسرے صاحبزادے محمود بن الحنفیہ کی طرف دیکھا جو نصیحت میں نے تیرے بھائیوں کو کی تو نے حفظ کر لی؟

انہوں نے عرض کی "جی ہاں۔" فرمایا۔ "میں تجھے بھی یہی وصیت کرتا ہوں۔ نیز وصیت کرتا ہوں کہ اپنے دونوں بھائیوں کے عظیم حق کا خیال

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

رکھنا۔ ان کی اطاعت کرنا۔ بغیر ان کی رائے کے کوئی کام نہ کرنا۔"

پھر امام حسن و حسین علیہما السلام سے فرمایا "میں تمھیں اس کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے۔ تمہارے باپ کا بیٹا ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ تمہارا باپ اس محبت کرتا ہے۔"

پھر امام حسن سے فرمایا "فرزند میں تمھیں وصیت کرتا ہوں خوف خدا کی۔ اپنے اوقات میں نماز قائم کرنے کی میعاد پر زکوٰۃ ادا کرنے کی ٹھیک وضو کرنے کی، کیونکہ نماز بغیر طہارت ممکن نہیں۔ اور مانع زکوٰۃ کی نماز قبول نہیں۔ نیز وصیت کرتا ہوں خطائیں معاف کرنے کی۔ دین میں عقل و دانش کی۔ ہر معاملہ میں تحقیق کی۔ قرآن سے مزاولت کی۔ پڑوسی سے حسن سلوک کی۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کی۔ فواحش سے اجتناب کی۔"

(طبری۔ جلد ٦)

پھر اپنی تمام اولاد کو مخاطب کر کے کہا "خدا سے ڈرتے رہو۔ اس کی اطاعت کرو۔ جو تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے اس کا غم نہ کرو۔ اس کی عبادت پر کمر بستہ رہو۔ چست و چالاک بنو۔ سست نہ بنو۔ ذلت قبول نہ کرو۔ خدایا ہم سب کو ہدایت پر جمع کر۔ ہمیں اور انہیں دنیا سے بے رغبت کر دے۔ ہمارے اور ان کے لئے آخرت اول سے بہتر کرے۔"

(الامامۃ والسیاست)

آخری وصیّت

وفات کے وقت یہ وصیت لکھوائی۔ یہ علی بن ابی طالب کی وصیت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار رہوں۔ پھر اے حسن میں تجھے اور اپنی تمام اولاد کو وصیت کرتا ہوں کہ خدا کا خوف کرنا اور جب مرنا تو اسلام ہی پر مرنا۔ سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ کیونکہ میں نے ابوالقاسم (رسول اللہ صلعم) کو فرماتے سنا ہے کہ آپس کا ملاپ قائم رکھنا، روزے نماز سے بھی افضل ہے۔ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھو ان سے بھلائی کرو خدا تم پر حساب آسان کر دے گا۔ اور ہاں یتیم! یتیم! یتیموں کا خیال رکھو ان کے منہ میں خاک مت ڈالو۔ وہ تمہاری موجودگی میں ضائع نہ ہونے پائیں۔ اور دیکھو تمہارے پڑوسی! تمہارے پڑوسی! اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔ کیونکہ یہ تمہارے نبی کی وصیت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر پڑوسیوں کے حق میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم سمجھے شاید انہیں ورثہ میں شریک کر دیں گے۔ اور دیکھو قرآن! قرآن! ایسا نہ ہو قرآن پر عمل کرنے سے کوئی تم پر بازی لے جائے۔ اور نماز! نماز! کیونکہ وہ تمہارے دین کا ستون ہے اور تمہارے رب کا گھر۔ اپنے رب کے گھر سے غافل نہ ہونا۔ اور جہاد فی سبیل اللہ! جہاد فی سبیل اللہ! اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کرتے رہو۔ زکوٰۃ! زکوٰۃ! زکوٰۃ پروردگار کا غصہ ٹھنڈا کر دیتی ہے۔
اور ہاں تمہارے نبی کے ذمی! تمہارے نبی کے ذمی! یعنی وہ غیر مسلم جو تمہارے
ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں، ایسا نہ ہو ان پر تمہارے سامنے ظلم کیا جائے۔
اور تمہارے نبی کے صحابی! تمہارے نبی کے صحابی! یاد رکھو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں کے حق میں وصیت کی ہے۔ اور
فقراء و مساکین! فقراء و مساکین! انہیں اپنی روزی میں شریک کرو۔
اور تمہارے غلام! تمہارے غلام! غلاموں کا خیال رکھنا۔ خدا
کے باب میں اگر کسی کی بھی پروا نہیں کروگے تو خدا تمہارے دشمنوں
سے تمھیں محفوظ کر دے گا۔ خدا کے تمام بندوں پر شفقت کرو جب
بات کرو تو میٹھی زبان میں بات کرو۔ ایسا ہی خدا نے حکم دیا ہے۔
امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ چھوڑنا ورنہ تمہارے اشرار تم پر مسلط
کر دیئے جائیں گے پھر تم دعائیں کروگے مگر قبول نہ ہوگی۔ باہم ملے
جلے رہو۔ بے تکلف اور سادگی پسند رہو۔ خبردار ایک دوسرے سے
نہ کٹنا اور نہ آپس میں پھوٹ ڈالنا۔ نیکی اور تقویٰ پر باہم مددگار رہو۔ مگر
گناہ اور زیادتی میں کسی کی مدد نہ کرو۔ خدا سے ڈرو کیونکہ اس کا عذاب
بڑا ہی سخت ہے۔ اے اہل بیت! خدا تمھیں محفوظ رکھے اور اپنے نبی
کریم کو بھی تم یاد رکھو۔ میں تمھیں خدا ہی کے سپرد کرتا ہوں۔ تمہارے
لئے سلامتی اور برکت چاہتا ہوں۔

اس کے بعد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا اور ہمیشہ کے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

لئے آنکھیں بند کر لیں۔ (طبری۔ جلد ۶)

دفن کے بعد

دفن کے بعد دوسرے دن حضرت امام حسن نے مسجد میں خطبہ دیا۔
"لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص رخصت ہو گیا ہے جس سے نہ اگلے علم میں پیش قدمی کر گئے اور نہ پچھلے اس کی برابری ہی کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے جھنڈا دیتے تھے اور اس کے ہاتھ پر فتح ہو جاتی تھی۔ اس نے چاندی سونا کچھ نہیں چھوڑا۔ صرف اپنے روزینے میں سے کاٹ کر ۷۰۰ درہم گھر کے لئے جمع کئے تھے۔ (ایک درہم تقریباً چار آنے کا ہوتا ہے)

(مسند حسن)

زید بن حسین سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت کی خبر کلثوم بن عمر کے ذریعہ مدینے پہنچی۔ سنتے ہی تمام شہر میں کہرام مچ گیا۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو روتی نہ ہو۔ بالکل وہی منظر درپیش تھا جو رسول اللہ کی وفات کے دن دیکھا گیا تھا۔ جب ذرا سکون ہوا تو صحابہ نے کہا "چلو ام المومنین عائشہ رض کو دیکھیں کہ رسول اللہ کے ابن عم کی موت سن کر ان کا کیا حال ہے؟"

حضرت زید کہتے ہیں "سب لوگ ہجوم کر کے ام المومنین کے گھر گئے اور اجازت چاہی۔ انہوں دیکھا کہ حادثہ کی خبر یہاں پہلے سے پہنچ چکی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہے اور ام المومنین غم سے نڈھال آنسوؤں سے تر بتر بیٹھی ہیں۔ لوگوں نے یہ حالت دیکھی تو خاموشی سے لوٹ آئے۔"

حضرت زید فرماتے ہیں "دوسرے دن مشہور ہوا۔ ام المومنین رسول اللہ کی قبر پر جا رہی ہیں۔ مسجد میں جتنے بھی مہاجرین و انصار تھے استقبال کو اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور سلام کرنے لگے۔ مگر ام المومنین نہ کسی سلام کا جواب دیتی تھیں نہ بولتی تھیں۔ شدت گریہ سے زبان بند تھی۔ دل تنگ تھا۔ چادر تک نہ سنبھلتی تھی۔ بار بار پیروں میں الجھتی تھی۔ اور آپ لڑکھڑا لڑکھڑا جاتیں بدقت تمام پہنچیں۔ لوگ پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ حجرہ میں داخل ہوئیں تو دروازہ پکڑ کر کھڑی ہوگئیں۔ اور ٹوٹی ہوئی آواز میں کہا:۔

"اے نبی ہدایت! تجھ پر سلام! ابو القاسم تجھ پر سلام! اور رسول اللہ! آپ پر اور آپ کے دونوں ساتھیوں پر سلام! میں آپ کے محبوب ترین عزیز کی موت کی خبر آپ کو سنانے آئی ہوں۔ میں آپ کے عزیز ترین کی یاد تازہ کرنے آئی ہوں۔ بخدا آپ کا چنا ہوا حبیب منتخب کیا ہوا عزیز قتل ہوگیا، واللہ وہ قتل ہوگیا، جس کی بیوی افضل ترین عورت تھی۔ واللہ وہ قتل ہوگیا۔"

جو ایمان لایا اور ایمان کے عہد میں پورا اترا۔ میں رونے والی غمزدہ ہوں۔ میں اس پہ دل جلانے والی اور رونے والی ہوں۔ اگر قبر کھل جاتی تو تیری زبان بھی یہی کہتی کہ تیرا عزیز ترین اور افضل ترین وجود

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

قتل ہوگیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(عقد الفرید ۔ ج)

ایک روایت میں ہے کہ ام المومنین عائشہ رض نے جب امیر المومنین کی شہادت کی خبر سنی تو ٹھنڈی سانس لی اور کہا "اب عرب جو چاہیں کریں، کوئی انہیں روکنے والا باقی نہیں رہا"

(استیعاب)

مرثیہ

آپ کے مشہور صحابی ابو الاسود الدؤلی نے مرثیہ کہا تھا جس کا پہلا شعر کتب ادب ۔ محاضرات میں عام طور پر نقل کیا جاتا ہے :-

الا ابلغ معاویة بن حرب
فلا قرت عیون الشامتینا

—

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

امام حسین بن علی علیہ السلام

"دنیا میں انسانی عظمت و شہرت کے ساتھ حقیقت کا توازن بہت کم قائم رہ سکتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جو شخصیتیں عظمت و تقدس اور قبول و شہرت کی بلندیوں پر پہنچ جاتی ہیں۔ دنیا عموماً تاریخ سے زیادہ افسانہ اور تخیل کے اندر انہیں ڈھونڈنا چاہتی ہے۔ اسی لئے فلسفہ تاریخ کے بانی اوّل ابن خلدون کو یہ قاعدہ بنا دینا پڑا کہ جو واقعہ دنیا میں جس قدر زیادہ مقبول و مشہور ہوگا، اتنی ہی افسانہ سرائی اسے اپنے حصار تخیل میں لے لیگی ایک مغربی شاعر گوئٹے نے یہی حقیقت ایک دوسرے پیرایہ میں بیان کی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ انسانی عظمت کی حقیقت کی انتہا یہ ہے کہ افسانہ بن جائے۔

تاریخ اسلام میں حضرت امام حسین (علیہ و علی آبائہ و اجدادہ الصلوٰۃ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

والسلام، کی شخصیت جو اہمیت رکھتی ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ خلفائے راشدین کے عہد کے بعد جس واقعہ نے اسلام کی دینی، سیاسی اور اجتماعی تاریخ پر سب سے زیادہ اثر ڈالا ہے، وہ ان کی شہادت کا عظیم واقعہ ہے۔ بغیر کسی مبالغہ کے کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے کسی المناک حادثہ پر نسل انسانی نے اس قدر آنسو نہ بہے ہوں گے جس قدر اس حادثہ پر بہے ہیں۔ تیرہ سو برس کے اندر تیرہ سو محرم گزر چکے ہیں اور ہر محرم اس حادثہ کی یاد تازہ کرتا رہا۔ امام حسینؓ کے جسم خوں چکاں سے دشت کربلا میں جس قدر خون بہا تھا۔ اس کے ایک ایک قطرے کے بدلے دنیا اشک ہائے ماتم والم کا ایک ایک سیلاب بہا چکی ہے۔

بایں ہمہ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ تاریخ کا اتنا مشہور عظیم تاثیر رکھنے والا واقعہ بھی تاریخ سے کہیں زیادہ افسانہ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اگر آج ایک جویائے حقیقت چاہے کہ صرف تاریخ اور تاریخ کی محتاط شہادتوں کے اندر اس حادثہ کا مطالعہ کرے تو اکثر صورتوں میں اسے مایوسی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس وقت جس قدر بھی مقبول اور متداول ذخیرہ اس موضوع پر موجود ہے وہ زیادہ تر روضہ خوانی سے تعلق رکھتا ہے جس کا مقصد زیادہ سے زیادہ گریہ و بکا کی حالت پیدا کر دینی ہے حتیٰ کہ تاریخی حیثیت سے بیان واقعات میں بعض چیزیں جو تاریخی حیثیت سے مرتب ہوتی ہیں، وہ بھی در اصل تاریخ نہیں ہے۔ روضہ خوانی اور مجلس طرازی کے مواد ہی نے ایک دوسری صورت اختیار کر لی۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

آج اگر جستجو کی جائے کہ دنیا کی کسی زبان میں بھی کوئی ایک کتاب ایسی موجود ہے جو حادثۂ کربلا کی تاریخ ہو۔ تو واقعہ یہ ہے کہ ایک بھی نہیں! ذیل میں تم وقعیات مشاہیر عالم میں سے جن کا ذکر دوسرے نمبر میں ہو چکا ہے حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے واردات حوادث نقل کرتے ہیں۔ یہ حادثۂ کربلا کی تاریخ نہیں ہے مگر تمام تاریخی واقعات کا مرتب مجموعہ ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے اس حادثہ کے واقعات یہ ہیں۔ یاد رہے کہ اس سلسلہ سے مقصود تاریخی بحث و نظر نہیں ہے بلکہ مجرد واقعات وفات کا اس طرح یکجا کر دینا ہے کہ اس سے ایک مرتب سلسلۂ بیان پیدا ہو جائے۔ البتہ واقعات کے تفحص و تحقیق میں پوری کاوش کی گئی ہے۔ شاید اس قدر کاوش اور جستجو کے ساتھ ان حالات کا تاریخی مجموعہ دوسری جگہ نہ ملے۔

تمہید

اہل بیت، شروع سے اپنے تئیں خلافت کا زیادہ حقدار سمجھتے تھے۔ امیر معاویہ بن ابی سفیان کی وفات کے بعد تخت خلافت خالی ہوا۔ یزید بن معاویہ پہلے سے ولی عہد مقرر ہو چکا تھا۔ اس نے اپنی خلافت کا اعلان کر دیا، اور حسین ابن علی علیہ السلام سے بھی بیعت کا مطالبہ کیا۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کوفہ کو دار الخلافہ قرار دیا تھا۔ اس لئے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

وہاں اہل بیت کرام کے طرفداروں کی تعداد زیادہ تھی۔ انہوں نے حضرت حسینؓ کو لکھا کہ آپ تشریف لائیے ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔

آپ نے اپنے چچیرے بھائی مسلم بن عقیل کو ابن کوفہ سے بیعت لینے کے لئے بھیج دیا اور خود بھی سفر کی تیاری کرنے لگے۔

دوستوں کا مشورہ

آپ کے دوستوں اور عزیزوں کو معلوم ہوا تو سخت مضطرب ہوئے وہ اہل کوفہ کی بے وفائی اور زمانہ سازی سے واقف تھے۔ بنی امیہ کی سخت گیر طاقتوں سے بھی بے خبر نہ تھے۔ انہوں نے اس سفر کی مخالفت کی حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہا "لوگ یہ سن کر بڑے پریشان ہیں کہ آپ عراق جا رہے ہیں۔ مجھے اصلی حقیقت سے آگاہ کیجیے۔"

حضرت حسین نے جواب دیا "میں نے عزم کر لیا ہے آج ہی کل میں روانہ ہوتا ہوں۔" ابن عباس بے اختیار پکار اٹھے "خدا آپ کی حفاظت کرے۔ کیا آپ ایسے لوگوں میں جا رہے ہیں جنہوں نے اپنے امیر کو بے دست پا کر دیا ہے۔ دشمن کو نکال دیا ہے۔ اور ملک پر قبضہ حاصل کر لیا ہے؟ اگر وہ ایسا کر چکے ہیں تو شوق سے تشریف لے جائیے۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہوا ہے۔ حاکم بدستور ان کی گردن دبائے بیٹھا ہے۔ اس کے گماشتے برابر اپنی کارستانیاں کر رہے ہیں تو ان کا آپ کو بلانا، درحقیقت جنگ کی طرف بلانا ہے میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو دھوکا نہ دیں۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اور جب دشمن کو طاقتور دیکھیں تو خود آپ سے لڑنے کیلئے آمادہ ہو جائیں۔
مگر آپ اس طرح کی باتوں سے متاثر نہ ہوئے۔ اور اپنے ارادہ پر قائم
رہے۔

ابن عباس کا جوش

جب روانگی کی گھڑی بالکل قریب آگئی تو ابن عباس پھر
دوڑے آئے۔

" اے ابن عم"۔ انہوں نے کہا " میں خاموش رہنا چاہتا تھا۔ مگر
خاموش رہا نہیں جاتا۔ میں اس راہ میں آپ کی ہلاکت اور بربادی دیکھ
رہا ہوں۔ عراق والے دغا باز ہیں۔ ان کے قریب بھی نہ جائیے یہیں قیام
کیجئے کیونکہ یہاں حجاز میں آپ سے بڑا کوئی نہیں ہے۔ اگر عراقی آپ کو
بلاتے ہیں تو ان سے کہئے پہلے مخالفین کو اپنے علاقہ سے نکال دو۔ پھر
مجھے بلاؤ۔ اگر آپ حجاز سے جانا ہی چاہتے ہیں تو یمن چلے جائیے۔ وہاں قلعے
اور دشوار گزار پہاڑ ہیں۔ ملک کشادہ ہے آبادی عموماً آپ کے والد کی
خیر خواہ ہے۔ وہاں آپ ان لوگوں کی دست رس سے باہر ہوں گے خطوں
اور قاصدوں کے ذریعہ اپنی دعوت پھیلائیے گا۔ مجھے یقین ہے۔ اس طرح
آپ کامیاب ہو جائیں گے"۔

لیکن حضرت حسین نے جواب دیا۔

" اے ابن عم! میں جانتا ہوں تم میرے خیر خواہ ہو۔ لیکن میں
اب عزم کر چکا ہوں"۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ابن عباس نے کہا۔

"آپ نہیں مانتے تو عورتوں اور بچوں کو ساتھ نہ لے جائیے۔ مجھے اندیشہ ہے آپ ان کی آنکھوں کے سامنے اسی طرح نہ قتل ڈالے جائیں جس طرح عثمان بن عفان (رض) اپنے گھر والوں کے سامنے قتل کیئے گئے تھے۔"

تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد حضرت ابن عباس نے جوش میں آکر کہا۔

"اگر مجھے یقین ہوتا کہ آپ کے بال پکڑ لینے اور لوگوں کے جمع ہونے سے آپ رک جائیں گے تو واللہ میں ابھی آپ کی پیشانی کے بال پکڑ لوں۔"

(ابن جریر)

مگر آپ پھر بھی اپنے ارادہ پر قائم رہے۔

عبداللہ بن جعفر کا خط

اسی طرح اور بھی بہت سے لوگوں نے آپ کو سمجھایا۔ آپ کے چچیرے بھائی عبداللہ بن جعفر نے مدینہ سے خط بھیجا۔

"میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ یہ خط دیکھتے ہی اپنے ارادے سے باز آجائیے کیونکہ اس راہ میں آپ کے لئے ہلاکت اور آپ کے اہل بیت کے لئے بربادی ہے۔ اگر آپ قتل ہو گئے تو زمین کا نور بجھ جائے گا۔ اس وقت ایک آپ ہی ہدایت کا نشان اور ارباب ایمان

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کی امیدوں کا مرکز ہیں۔ سفر میں جلدی نہ کیجئے۔ میں آتا ہوں۔"
(ابن جریر، کامل، منتہی الارب وغیرہ ذالک)

والی کا خط

یہی نہیں بلکہ انہوں نے یزید کے مقرر کئے ہوئے والی عمرو بن سعید بن العاص سے جا کر کہا۔ حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھو کہ ہر طرح مطمئن کر دو۔ عمرو نے کہا آپ خود خط لکھ لائیے۔ میں مہر کر دوں گا۔ چنانچہ عبداللہ نے والی کی جانب سے یہ خط لکھا۔

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو اس راستہ سے دور کر دے جس میں ہلاکت ہے۔ اور اس راستہ کی طرف رہنمائی کر دے جس میں ہدایت ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ عراق جا رہے ہیں۔

میں آپ کے لئے شقاق و اختلاف سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں آپ کی ہلاکت سے ڈرتا ہوں۔ میں عبداللہ بن جعفر اور یحییٰ بن سعید کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ ان کے ساتھ واپس چلے آئیے۔ میرے پاس آپ کے لئے امن، سلامتی، نیکی، احسان اور حسن جوار ہے۔ خدا اس پر شاہد ہے۔ وہی اس کا نگہبان اور کفیل ہے۔ والسلام۔"

مگر آپ بدستور اپنے ارادے پر جمے رہے۔

(ابن جریر وغیرہ)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فرزدق سے ملاقات

مکّہ سے آپ عراق کو روانہ ہو گئے۔ 'صفاح' نام مقام پر مشہور محب اہل بیت شاعر فرزدق سے ملاقات ہوئی۔

آپ نے پوچھا: "تیرے پیچھے لوگوں کا کیا حال ہے؟"

فرزدق نے جواب دیا: "ان کے دل آپ کے ساتھ ہیں مگر تلواریں بنی امیہ کے ساتھ ہیں۔" فرمایا: "سچ کہتا ہے۔ اب معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔ وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ ہمارا پروردگار ہر لمحہ کسی نہ کسی حکم فرمائی میں ہے۔ اگر اس کی مشیت ہماری پسند کے مطابق ہو تو اس کی ستائش کریں گے۔ اگر امید کے خلاف ہو تو بھی نیک نیتی اور تقویٰ کا ثواب کہیں نہیں گیا ہے۔"

یہ کہا اور سواری آگے بڑھا دی۔ (ایضاً)

مسلم بن عقیل کے عزیزوں کی ضد

زرود نام مقام میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ آپ کے نائب مسلم بن عقیل کو کوفہ میں یزید کے گورنر عبید اللہ بن زیاد نے علانیہ قتل کر دیا اور کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ آپ نے سنا تو بار بار (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھنا شروع کیا۔ بعض ساتھیوں نے کہا۔

"اب بھی وقت ہے ہم آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے معاملہ میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتے ہیں للہ یہیں سے لوٹ چلئے۔ کوفہ میں آپ کا کوئی ایک بھی طرفدار اور مددگار نہیں ہے۔ سب آپ کے خلاف

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کھڑے ہو جائیں گے۔"

آپ خاموش کھڑے ہو گئے۔ اور واپسی پر غور کرنے لگے۔ لیکن مسلم بن عقیل کے عزیز کھڑے ہو گئے۔ "واللہ ہم ہرگز نہ ملیں گے۔ انہوں نے کہا۔ "ہم اپنا انتقام لیں گے یا اپنے بھائی کی طرح مر جائیں گے۔" اس پر آپ نے ساتھیوں کو نظر اٹھا کر دیکھا اور ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "ان کے بعد زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔"

(ایضاً)

رستہ میں بھیڑ چھٹ گئی

بدووں کی ایک جماعت آپ کے ساتھ ہو گئی تھی۔ وہ یہ سمجھتے تھے کوفہ میں خوب آرام کریں گے۔ آپ ان کی حقیقت سے واقف تھے سب کو جمع کر کے خطبہ دیا۔

"اے لوگو! ہمیں نہایت دہشتناک خبریں پہنچی ہیں مسلم بن عقیل ہانی بن عروہ اور عبداللہ بن یقطر قتل کر ڈالے گئے۔ ہمارے طرفداروں نے بیوفائی کی۔ کوفہ میں ہمارا کوئی مددگار نہیں جو ہمارا ساتھ چھوڑنا چاہے چھوڑ دے ہم ہرگز خفا نہ ہوں گے۔"

بھیڑ نے یہ سنا تو دائیں بائیں کٹنا شروع ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد آپ کے گرد وہی آدمی رہ گئے جو مکہ سے ساتھ چلے تھے۔

(ایضاً)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حُر بن یزید کی آمد

قادسیہ سے جوں ہی آگے بڑھے۔ عبید اللہ بن زیاد والی عراق کے عامل حسین بن امیر تمیمی کی طرف سے حُر بن یزید ایک ہزار فوج کے ساتھ نمودار ہوا اور ساتھ ہو لیا۔ اسے حکم ملا تھا کہ حضرت حسین کے ساتھ برابر لگا رہے اور اس وقت تک پیچھا نہ چھوڑے جب تک انہیں عبید اللہ بن زیاد کے روبرو نہ لے جائے۔ اسی اثنا میں نماز ظہر کا وقت آ گیا۔ آپ تہبند باندھے چادر اوڑھے بغل پہنے تشریف لائے اور حمد و نعت کے بعد اپنے ساتھیوں اور حُر کے سپاہیوں کے سامنے خطبہ دیا۔

راہ میں ایک خطبہ

"اے لوگو! خدا کے سامنے اور تمہارے سامنے میرا عذر یہ ہے کہ میں اپنی طرف سے یہاں نہیں آیا ہوں۔ میرے پاس تمہارے خطوط پہنچے، قاصد آئے، مجھے بار بار دعوت دی گئی کہ ہمارا کوئی امام نہیں آپ آئیے تاکہ خدا ہمیں آپ کے ہاتھ پر جمع کر دے۔ اگر اب بھی تمہاری یہ حالت ہے تو میں آ گیا ہوں۔ اگر مجھ سے عہد و پیمان کرنے کے لئے ہو جن پر میں مطمئن ہو جاؤں تو میں تمہارے شہر چلنے کو تیار ہوں۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ بلکہ میری آمد سے ناخوش ہو تو میں وہیں واپس چلا جاؤں گا جہاں سے آیا ہوں۔"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

دشمنوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی

کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ دیر تک خاموش رہنے کے بعد لوگ موذن سے کہنے لگے "اقامت پکارو۔"

حضرت حسین نے حر بن یزید سے کہا "کیا تم علیحدہ نماز پڑھو گے؟"

اس نے کہا "نہیں آپ امامت کریں، ہم آپ ہی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔"

وہیں عصر کی بھی نماز پڑھی۔ دوست دشمن سب مقتدی تھے۔ نماز کے بعد آپ نے پھر خطبہ دیا۔

دوسرا خطبہ

"اے لوگو! اگر تم تقویٰ پر ہو اور حقدار کا حق پہچانو تو یہ خدا کی خوشنودی کا موجب ہوگا۔ ہم اہل بیت ان مدعیوں سے زیادہ حکومت کے حقدار ہیں۔ ان لوگوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ یہ تم پر ظلم و جور سے حکومت کرتے ہیں۔ لیکن اگر تم ہمیں ناپسند کرو۔ ہمارا فرض نہ پہچانو اور تمہاری رائے اب اس کے خلاف ہو گئی ہو جو تم نے مجھے اپنے خطوط میں لکھی اور قاصدوں کی زبانی پہنچائی تھی تو میں واپس جانے کے لئے بخوشی تیار ہوں۔"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اہل کوفہ کے خطوط

اس پر حُر نے کہا "آپ کن خطوط کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمیں ایسے خطوط کا کوئی علم نہیں۔"

آپ نے عقبہ بن سمعان کو حکم دیا کہ وہ دونوں تھیلے نکال لائے جن میں کوفہ والوں کے خطوط بھرے ہیں۔" عقبہ نے تھیلے انڈھیل کر خطوں کا ڈھیر لگا دیا۔ اس پر حُر نے کہا لیکن ہم وہ نہیں ہیں جنہوں نے یہ خط لکھے تھے۔ ہمیں تو یہ حکم ملا ہے کہ آپ کو عبیداللہ زیاد تک پہنچا کے چھوڑیں۔"

حضرت امام حسین نے فرمایا "لیکن یہ موت سے پہلے ناممکن ہے۔"

پھر آپ نے روانگی کا حکم دیا لیکن مخالفین نے راستہ روک لیا۔

آپ خفا ہو کر حر سے کہا "تیری ماں تجھے روئے تو کیا چاہتا ہے؟"

حُر نے جواب دیا "واللہ اگر آپ کے سوا کوئی اور عرب میری ماں کا نام زبان پر لاتا تو میں اسے بتا دیتا۔ لیکن آپ کی ماں کا ذکر میری زبان پر برائی کے ساتھ نہیں آسکتا۔"

آپ نے فرمایا "پھر تم کیا چاہتے ہو۔"

اس نے کہا "میں آپ کو عبیداللہ بن زیاد کے پاس لے جانا چاہتا ہوں۔" آپ نے فرمایا "تو واللہ میں تمہارے ساتھ نہیں چلوں گا۔"

اس نے کہا "میں بھی آپ کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔"

جب گفتگو زیادہ بڑھی تو حُر نے کہا "مجھے آپ سے لڑنے کا حکم

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

نہیں ملا ہے۔ مجھے صرف یہ حکم ملا ہے کہ آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں یہاں تک کہ آپ کو کوفہ پہنچا دوں۔ اگر آپ اسے منظور نہیں کرتے تو ایسا راستہ اختیار کیجئے جو نہ کوفہ جاتا ہو نہ مدینہ۔ میں ابن زیاد کو لکھتا ہوں۔ آپ اگر پسند کریں تو خود بھی یزید یا عبد اللہ لکھئے۔ شاید خدا میرے لئے مخلصی کی کوئی صورت پیدا کر دے اور آپ کے معاملہ میں امتحان سے بچ جاؤں۔“ یہ بات آپ نے منظور کر لی اور روانہ ہوئے۔ (جریر و کامل)

ایک اور خطبہ

راستہ میں کئی اور مقامات پر بھی آپ نے دوستوں اور دشمنوں کو مخاطب کیا۔ مقام بیضہ پر خطبہ دیا۔

”اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی ایسے حاکم کو دیکھے جو ظلم کرتا ہے۔ خدا کی قائم کی ہوئی حدیں توڑتا ہے۔ عہد الہٰی شکست کرتا ہے۔ سنت نبوی کی مخالفت کرتا ہے۔ خدا کے بندوں پر گناہ اور سرکشی سے حکومت کرتا ہے۔ نہ اپنے قول سے۔ سو خدا ایسے آدمی کو اچھا ٹھکانا بخشنے گا۔ دیکھو یہ لوگ شیطان کے پیرو بن گئے رحمان سے سرکش ہو گئے ہیں۔ فساد ظاہر ہے۔ حدود الٰہی معطل ہے۔ مال غنیمت پر ناجائز قبضہ ہے۔ خدا کے حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھیرایا جا رہا ہے۔ میں ان کی سرکشی کو حق و عدل سے بدل دینے کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔ تمہارے بیشمار خطوط اور

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

قاصد میرے پاس پیام بیعت لے کر پہنچے۔ تم عہد کر چکے ہو کہ نہ تو مجھ سے بیوفائی کرو گے نہ مجھے دشمنوں کے حوالے کرو گے۔ اگر تم اپنی اس بیعت پر قائم رہو تو یہ تمہارے لئے راہ ہدایت ہے۔ کیونکہ میں حسین ابن علیؑ ابن فاطمہ رسول اللہ کا نواسا ہوں۔ میری جان تمہاری جان کے ساتھ ہے۔ میرے بال بچے تمہارے بال بچوں کے ساتھ ہیں۔ مجھے اپنا نمونہ بناؤ۔ اور مجھ سے گردن نہ موڑو۔ لیکن اگر تم یہ نہ کرو بلکہ اپنا عہد توڑ دو اور اپنی گردن سے بیعت کا حلقہ نکال پھینکو تو یہ تم سے بعید نہیں)۔

تم میرے باپ، بھائی اور عم زاد مسلم سے ایسا ہی کر چکے ہو۔ وہ فریب خوردہ ہے جو تم پر بھروسا کرے۔ لیکن یاد رکھو تم نے اپنا ہی نقصان کیا ہے۔ اور اب بھی اپنا ہی نقصان کرو گے۔ تم نے اپنا ہی حصہ کھو دیا، اپنی قسمت بگاڑ دی۔ جو بدعہدی کرے گا خود اپنے خلاف بدعہدی کرے گا۔ عجب نہیں خدا عنقریب مجھے تم سے بے نیاز کر دے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ"۔

(ابن جریر اور کامل وغیرہ)

ایک اور تقریر

ایک دوسری جگہ یوں تقریر فرمائی۔

"معاملہ کی جو صورت ہو گئی ہے۔ تم دیکھ رہے ہو۔ دنیا نے اپنا رنگ بدل دیا منہ پھیر لیا نیکی سے خالی ہو گئی۔ ذرا سی تلچھٹ باقی ہے حقیر

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سی زندہ رہ گئی ہے۔ ہر لنا کی نے اختیار کر لیا ہے۔ افسوس دیکھتے نہیں کہ حق پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ باطل پر علانیہ عمل کیا جا رہا ہے۔ کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ پکڑے۔ وقت آگیا ہے کہ مومن حق کی راہ میں لقاء الٰہی کی خواہش کرے۔ لیکن میں شہادت ہی کی موت چاہتا ہوں۔ ظالموں کے ساتھ زندہ رہنا بجائے خود جرم ہے۔"

زہیر کا جواب

یہ خطبہ سن کر زہیر بن القین البجلی نے کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا۔
"تم بولو گے یا میں بولوں؟"
سب نے کہا "تم بولو۔" زہیر نے تقریر کی۔
"اے فرزند رسول! خدا آپ کے ساتھ ہو! ہم نے آپ کی تقریر سنی۔ واللہ اگر دنیا ہمارے لئے ہمیشہ باقی رہنے والی ہو اور ہم سدا اس میں رہنے والے ہوں جب بھی آپ کی حمایت و نصرت کے لئے اس سے جدائی گوارا کر لیں گے اور ہمیشہ کی زندگی پر آپ کے ساتھ مر جانے کو ترجیح دیں گے۔"

حُر کی دھمکی کا جواب

حُر بن یزید آپ کے ساتھ برابر چلا آ رہا تھا۔ بار بار کہتا تھا۔
"اے حسین! اپنے معاملہ میں خدا کو یاد کیجئے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ جنگ کریں گے تو ضرور قتل کر ڈالے جائیں گے۔"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ایک مرتبہ آپ نے غضبناک ہو کر فرمایا "تو مجھے موت سے ڈراتا ہے کیا تمہاری شقاوت اس حد تک پہنچ جائے گی کہ مجھے قتل کر دو گے سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا جواب دوں تجھے؟ لیکن میں وہی کہوں گا جو رسول اللہ کے ایک صحابی نے جہاد پر جاتے ہوئے اپنے بھائی کی دھمکی سُن کر کہا تھا۔

سامضی وما فی الموت عارٌ علی الفتی
اذا ما نوی حقا وجاھد مسلما

(میں روانہ ہوتا ہوں، مرد کے لئے موت ذلت نہیں ہے۔ جب کہ اس کی نیت نیک ہو اور اسلام کی راہ پر جہاد کرنے والا ہو۔

وآسی الرجال الصالحین بنفسه
وفارق مثبورا یغش ویرغما

(اور جب کہ وہ جان دے کر صالحین کا مددگار ہو اور دغاباز ظالم ہلاک ہونے والے سے جدا ہو رہا ہو۔) (ایضاً)

چار کوفیوں کی آمد

عذیب الہجانات نام مقام پر کوفہ سے چار سوار آتے دکھائی دیئے۔ ان کے آگے طرماح بن عدی یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

یا ناقتی لاتذعری من زجری
وشمری قبل طلوع الفجر

(اے میری اونٹنی! میری ڈانٹ سے ڈر نہیں۔ طلوع فجر سے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

پہلے ہمت سے چل!)

بخیر رکبان وخیر سفر

حتی تجلی بکریم النجر

(سب سے اچھے مسافروں کو لے چل۔ سب سے اچھے سفر پر چل

یہاں تک کہ شریف النسب آدمی تک پہنچ جا۔)

الماجد الحر، رحیب الصدر

اتی بہ اللہ لخیر امر

(وہ عزت والا ہے، آزاد ہے، فراخ سینہ ہے۔ اللہ اسے

سب سے اچھے کام سے لایا ہے۔)

ثمت ابقاہ بقاء الدھر

(خدا اسے ہمیشہ سلامت رکھے)

حضرت حسین نے یہ شعر سُنے تو فرمایا "واللہ مجھے یہی امید ہے کہ خدا کو ہمارے ساتھ بھلائی منظور ہے۔ چاہے قتل ہوں یا فتحیاب ہوں۔"

حُر بن یزید نے ان کو دیکھا تو حضرت سے کہا "یہ لوگ کوفہ کے ہیں آپ کے ساتھی نہیں ہیں۔ میں انہیں روکوں گا۔ واپس کر دوں گا۔"

آپ نے فرمایا "تم وعدہ کر چکے ہو کہ ابن زیاد کا خط آنے سے پہلے مجھ سے تعرض نہ کرو گے۔ یہ اگرچہ میرے ساتھ نہیں آئے لیکن میرے ہی ساتھی ہیں۔ اگر ان سے چھیڑ چھاڑ کرو گے تو میں تم سے لڑوں گا۔"

یہ سُن کر حُر خاموش ہو گیا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کوفہ والوں کی حالت

آنے والوں سے آپ نے پوچھا "لوگوں کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو؟" انہوں جواب دیا "شہر کے سرداروں کو رشوتیں دے کر ملا لیا گیا ہے۔ عوام کے دل آپ کے ساتھ ہیں۔ مگر ان کی تلواریں کل آپ کے خلاف نیام سے نکلیں گی۔"

(ایضاً)

آپ کے قاصد کا قتل

اس سے پہلے آپ قیس بن مسہر کو بطور قاصد کے کوفہ کو بھیج چکے تھے۔ عبید اللہ بن زیاد نے انہیں قتل کروا ڈالا تھا۔ مگر آپ کو اطلاع نہ تھی۔ ان لوگوں سے قاصد کا حال پوچھا۔ انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ اور فرمایا:-

فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا۔

(بعض ان میں سے مر چکے ہیں اور بعض موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ مگر حق پر ثابت قدم ہیں اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔)

"خدایا ہمارے لئے اور ان کے لئے جنت کی راہیں کھول دے اپنی رحمت اور ثواب کے دار القرار میں ہمیں اور انہیں جمع کر۔"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

طرماح بن عدی کا مشورہ

طرماح بن عدی نے کہا:۔

"واللہ میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہوں مگر آپ کے ساتھ کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ اگر صرف یہی لوگ ٹوٹ پڑیں جو آپ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ تو خاتمہ ہو جائے۔ میں نے اتنا بڑا انبوہ آدمیوں کا کوفہ کے عقب میں دیکھا ہے جتنا کسی ایک مقام پر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ سب اس لئے جمع کئے گئے ہیں کہ ایک حسین سے لڑیں۔ میں آپ خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو ایک بالشت بھی آگے نہ بڑھئے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایسی جگہ پہنچ جائیں، جہاں دشمنوں سے بالکل امن ہو تو میرے ساتھ چلے چلئے۔ میں اپنے پہاڑ" آجا" میں آپ کو اتاروں گا۔ واللہ وہاں دس دن بھی نہ گزریں گے کہ قبیلۂ طے کے ۲۰ ہزار بہادر تلواریں لئے آپ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔ واللہ جب تک ان کے دم میں دم رہے گا۔ آپ کی طرف کوئی آنکھ نہ دیکھ سکے گا"۔ آپ نے جواب دیا۔

"خدا انہیں جزائے خیر دے۔ لیکن ہمارے اور ان کے درمیان ایک عہد ہو چکا ہے۔ ہم اس کی موجودگی میں ایک قدم نہیں اٹھا سکتے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہمارا ان کا معاملہ کس حد پر پہنچ کر ختم ہوگا۔"

(ایضاً)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

خواب

اب آپ کو یقین ہو چلا تھا کہ موت کی طرف جا رہے ہیں "قصر بنی مقاتل" نامی مقام سے کوچ کے وقت آپ اونگھ گئے تھے پھر چونک کر باآواز بلند کہنے لگے: "انا للہ وانا الیہ راجعون، الحمد للہ رب العالمین" تین مرتبہ یہی فرمایا۔ آپ کے صاحبزادے علی اکبر نے عرض کیا "یہ انا للہ اور الحمد للہ کیوں؟"

فرمایا "جان پدر! ابھی اونگھ گیا تھا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سوار کہتا چلا جا رہا ہے: لوگ چلتے ہیں اور موت ان کے ساتھ چلتی ہے۔ میں سمجھ گیا کہ یہ ہماری موت کی خبر ہے جو ہمیں سنائی جا رہی ہے"

علی اکبر نے کہا "خدا آپ کو روز بد نہ دکھائے! کیا ہم حق پر نہیں ہیں" فرمایا "بے شک ہم حق پر ہیں" اس پر وہ تو بے اختیار پکار اٹھے۔ اگر ہم حق پر ہیں تو پھر موت کی کوئی پروا نہیں۔

یہی وہ آپ کے صاحبزادے ہیں جو میدان کربلا میں شہید ہوئے اور علی الاکبر کے لقب سے مشہور ہیں۔

(ابن جریر، شرح نہج البلاغہ، اما لی سید مرتضیٰ وغیر ذلک)

ابن زیاد کا خط

صبح آپ پھر سوار ہوئے۔ اپنے ساتھیوں کو پھیلانا شروع کیا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

مگر حر بن یزید انہیں پھیلنے سے روکتا تھا۔ باہم دیر تک کشمکش جاری رہی۔ آخر کوفہ کی طرف سے ایک سوار آتا دکھائی دیا۔ یہ ہتھیار بند تھا حضرت حسین کی طرف سے اس نے منہ پھیر لیا مگر حُر کو سلام کیا اور ابن زیاد کا خط پیش کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

"حسین کو کہیں ٹکنے نہ دو۔ کھلے میدان کے سوا کہیں اترنے نہ دو۔ قلعہ بند یا شاداب مقام میں پڑاو نہ ڈال سکے۔ میرا یہی قاصد تمہارے ساتھ رہے گا اور دیکھتا رہے گا کہ تم کہاں تک میرے حکم کی تعمیل کرتے ہو۔"

حُر نے خط کے مضمون سے حضرت امام کو آگاہ کیا اور کہا "اب میں مجبور ہوں۔ آپ کو بے آب و گیاہ کھلے میدان میں اترنے کی اجازت دے سکتا ہوں۔"

زہیر القین نے حضرت سے عرض کیا "ان لوگوں سے لڑنا اس فوج گراں سے لڑنے کے مقابلہ میں کہیں آسان ہے جو بعد میں آئے گی۔" مگر آپ نے لڑنے سے انکار کر دیا "میں اپنی طرف سے لڑائی میں پہل نہیں کرنا چاہتا۔" زہیر نے کہا "تو پھر اس سامنے کے گاؤں میں چل کر اتر پیئے جو فرات کے کنارے ہے اور قلعہ بند ہونا چاہیئے۔"

آپ نے پوچھا "اس کا نام کیا ہے؟" زہیر نے کہا "عقر۔" عقر کے معنی ہیں کاٹنا یا بے ثمر و نتیجہ ہونا۔ یہ سُن کر آپ منغض ہو گئے۔ اور کہا "عقر سے خدا کی پناہ۔"

(ایضاً)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کربلا میں ورود

آخر آپ ایک اجاڑ سرزمین پر پہنچ کر اتر پڑے "پوچھا اس سرزمین کا کیا نام ہے؟" معلوم ہوا "کربلا"۔ آپ نے فرمایا "یہ کرب اور بلا ہے۔ یہ مقام دریا سے دور تھا۔ دریا اور اس میں ایک پہاڑی حائل تھی۔"

(الامامۃ والسیاست)

(یہ واقعہ ۲ محرم الحرام ۶۱ھ کا ہے)

عمر بن سعد کی آمد

دوسرے دن عمر بن سعد بن ابی وقاص کوفہ والوں کی چار ہزار فوج لے کر پہنچا۔ عبیداللہ بن زیاد نے عمر کو زبردستی بھیجا تھا۔ عمر کی خواہش تھی، کسی طرح اس امتحان سے بچ نکلے اور معاملہ رفع دفع ہو جائے۔ اس نے آتے ہی حضرت حسینؓ کے پاس قاصد بھیجا اور دریافت کیا آپ کیوں تشریف لائے؟ آپ نے وہی جواب دیا جو حُر بن یزید کو دے چکے تھے۔ "تمہارے اس شہر کے لوگوں ہی نے مجھے بلایا ہے۔ اب اگر وہ مجھے ناپسند کرتے ہیں تو میں لوٹ جانے کے لئے تیار ہوں۔"

ابن زیاد کی سختی

عمر بن سعد کو اس جواب سے خوشی ہوئی اور امید بندھی کہ یہ مصیبت ٹل جائے گی۔ چنانچہ عبیداللہ بن زیاد کو خط لکھا خط پڑھ کر

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ابن زیاد نے کہا:۔

الآن اذ علقت مخالبنا به
یرجو النجات ولات حین مناص

(اب کہ ہمارے پنجہ میں آپھنسا ہے چاہتا ہے کہ نجات پائے مگر اب واپسی اور نکل بھاگنے کا وقت نہیں رہا۔) پھر جواب لکھوایا:۔ "حسین سے کہو پہلے اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ یزید بن معاویہ کی بیعت کریں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے حسین اور ان کے ساتھیوں تک پانی نہ پہنچنے پائے۔ وہ پانی کا ایک قطرہ بھی پینے نہ پائیں جس طرح عثمان بن عفان پانی سے محروم رہے تھے۔"

پانی پر تصادم

عمر بن سعد نے مجبوراً پانسو سپاہی گھاٹ کی حفاظت کے لئے بھیج دیئے۔ اور آپ اور آپ کے ساتھیوں پر پانی بند ہو گیا۔ اس پر آپ نے اپنے بھائی عباس بن علی کو حکم دیا کہ ۳۰ سوار اور ۲۰ پیادے لے کر جائیں اور پانی بھر لائیں پہنچے تو محافظ دستہ کے افسر عمرو بن الحجاج نے روکا۔ باہم مقابلہ ہوا۔ لیکن آپ چالیس مشکیں پانی کی بھر لائے۔

عمر بن سعد سے ملاقات

شام کو حضرت حسین نے عمر بن سعد کو کہلا بھیجا۔ آج رات مجھ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ملاقات کرو چنانچہ دونوں بیس بیس سوار لے کر اپنے اپنے پڑاؤ سے نکلے اور درمیانی مقام میں ملے۔ تخلیہ میں بہت رات گئے تک باتیں ہوتی رہیں راوی کہتا ہے گفتگو بالکل خفیہ تھی۔ لیکن لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ حضرت امام نے عمر سے کہا تھا۔ ہم تم دونوں اپنے اپنے لشکر یہیں چھوڑ کر یزید کے پاس روانہ ہو جائیں عمر نے کہا "اگر میں ایسا کروں تو میرا گھر کھدوا ڈالا جائے گا۔"

آپ نے فرمایا "میں بنا دوں گا" عمر نے کہا "میری تمام جائداد ضبط کر لی جائے گی۔"

آپ نے فرمایا "میں اپنی حجاز کی جائداد سے اس کا معاوضہ دے دوں گا۔" مگر عمر نے منظور نہیں کیا۔ (ابن جریر وغیرہ)

تین شرطیں

اس کے بعد بھی تین چار مرتبہ باہم ملاقاتیں ہوئیں آپ نے تین صورتیں پیش کیں۔

(۱) مجھے وہیں لوٹ جانے دو جہاں سے آیا ہوں۔

(۲) مجھے خود یزید سے اپنا معاملہ طے کر لینے دو۔

(۳) مجھے مسلمانوں کی کسی سرحد پر بھیج دو۔ وہاں کے لوگوں پر جو گزرتی ہے وہ مجھ پر گزرے گی۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

عمر کا خط

بار بار گفتگو کے بعد عمر بن سعد نے ابن زیاد کو پھر لکھا۔

"خدا نے فتنہ ٹھنڈا کر دیا۔ پھوٹ دور کر دی۔ اتفاق پیدا کر دیا امّت کا معاملہ درست کر دیا۔ حسین مجھ سے وعدہ کر گئے ہیں کہ وہ ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کے لئے تیار ہیں۔ اس میں تمہارے لئے بھی بھلائی ہے اور امّت کے لئے بھی بھلائی ہے۔"

شمر کی مخالفت

ابن زیاد نے خط پڑھا تو متاثر ہوگیا۔ عمر بن سعد کی تعریف کی اور کہا "میں نے منظور کیا"۔ مگر شمر بن ذی الجوشن نے مخالفت کی اور کہا "اب کہ حسین قبضہ میں آچکے ہیں اگر بغیر آپ کی اطاعت کے نکل گئے تو عجب نہیں عزت و قوت حاصل کر لیں اور آپ کمزور و عاجز قرار پائیں۔ بہتر یہی ہے کہ اب انہیں قابو سے نہ نکلنے دیا جائے جب تک وہ آپ کی اطاعت نہ کر لیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حسین اور عمر رات رات بھر باہم سرگوشیاں کرتے ہیں۔"

ابن زیاد کا جواب

ابن زیاد نے یہ رائے پسند کر لی۔ اور شمر کو خط دے کر بھیجا خط کا مضمون یہ تھا کہ اگر حسین معہ اپنے ساتھیوں کے اپنے آپ کو ہمارے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حوالے کردیں تو لڑائی نہ لڑی جائے۔ اور انہیں صحیح سالم میرے پاس بھیج دیا جائے۔ لیکن اگر یہ بات وہ منظور نہ کریں تو پھر جنگ کے سوا چارہ نہیں۔ شمر سے کہہ دیا ہے۔ کہ اگر عمر بن سعد نے میرے حکم پر ٹھیک ٹھیک عمل کیا جب تو تم اس کی اطاعت کرنا۔ ورنہ چاہیئے کہ اسے ہٹا کر خود فوج کی ریاست اپنے ہاتھ میں لے لینا اور حسین کا سر کاٹ کر میرے پاس بھیج دینا۔"

ابن زیاد کے اس خط میں عمر کو سخت تہدید بھی کی گئی تھی۔ میں نے تمہیں اس لئے نہیں بھیجا ہے کہ حسین کو بچاؤ اور میرے پاس سفارشیں بھیجو۔ دیکھو میرا حکم صاف ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو حوالے کر دیں تو صحیح و سالم میرے پاس بھیج دو۔ لیکن اگر انکار کریں، تو پھر بے تامل حملہ کرو، خون بہادو، لاش بگاڑو کیونکہ وہ اسی کے مستحق ہیں۔ قتل کے بعد ان کی لاش گھوڑوں سے روندوا ڈالنا۔ کیونکہ وہ باغی ہیں اور جماعت سے نکل گئے ہیں۔ میں نے عہد کر لیا ہے کہ اگر قتل کر دوں گا تو یہ ضرور کروں گا۔

اگر تم نے میرے حکم کی تعمیل کی تو انعام و اکرام کے مستحق ہو گے اور اگر نافرمانی کی تو معزول کئے جاؤ گے۔" (ابن جریر وغیرہ)

شمر بن ذی الجوشن اور حضرت حسین

شمر بن ذی الجوشن کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی پھوپھی اُم البنین بنت خزام امیر المومنین علی علیہ السلام کی زوجیت میں تھیں اور انہیں کے بطن سے ان کے چار صاحبزادے عباس، عبداللہ، جعفر اور عثمان پیدا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہوئے تھے جو اس معرکہ میں امام حسین کے ساتھ تھے۔ اس طرح شمر ان چاروں کا اور ان کے واسطے سے حضرت امام کا ماموں زاد بھائی تھا۔ اس نے ابن زیاد سے درخواست کی تھی کہ اس کے ان عزیزوں کو اماں دے دی جائے۔ اور اس نے منظور کر لیا تھا۔ چنانچہ اس نے میدان میں چاروں صاحبزادوں کو بلا کر کہا۔ "تم میرے داد ھیالی ہو۔ تمہارے لئے میں نے امن اور سلامتی کا سامان کر لیا ہے۔"

لیکن انہوں نے جواب دیا۔ "افسوس تم پر تم ہمیں تو اماں دیتے ہو لیکن فرزند رسول اللہ کے لئے اماں نہیں ہے؟"

شمر نے ابن سعد کو حاکم کوفہ کا خط پہنچا دیا۔ اور وہ طوعاً و کرہاً بخوف عزل آمادہ تعمیل ہو گیا۔"

فوج کی ابتدائی حرکت

نماز عصر کے بعد عمر بن سعد نے اپنے لشکر کو حرکت دی۔ جب قریب پہنچا تو حضرت عباس بیس سواروں کے ساتھ نمودار ہوئے۔ عمر نے ان سے کہا کہ "ابن زیاد کا جواب آگیا ہے اور اس کا مضمون یہ ہے۔"

حضرت عباس واپس لوٹے کہ حضرت حسین کو اس کی اطلاع دیں۔

اس اثنا میں فریقین کے بعض پرجوش آدمیوں میں جو ردکد ہوئی اسے راویوں نے محفوظ رکھا ہے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

دونوں فوجوں میں زبانی ردوکد

حضرت امام کے طرفداروں میں سے حبیب ابن مظاہر نے کہا "خدا کی نظر میں بدترین لوگ وہ ہوں گے جو اس کے حضور اس حالت میں پہنچیں گے کہ اس کے نبی کی اولاد اور اس شہر (کوفہ) کو تہجد گزار عابدوں کے خون سے ان کا ہاتھ رنگین ہوگا۔"

ابن سعد کی فوج میں سے عزرہ بن قیس نے جواب دیا "شاباش! اپنی خوب بڑائی کرو۔ پیٹ بھر کے اپنی پاکی کا اعلان کرو۔" زہیر بن القین نے کہا "اے عزرہ! خدا ہی نے ان نفسوں کو پاک کردیا ہے اور ہدایت کی راہ دکھائی ہے۔ خدا سے ڈر اور ان پاک نفسوں کے قتل میں گمراہی کا مددگار نہ بن۔"

عزرہ نے جواب دیا "اے زہیر! تم تو اس خاندان کے حامی نہ تھے۔ کیا آج سے پہلے تک تم عثمانی (حضرت عثمان کے حامی) نہ تھے؟"

زہیر نے کہا "ہاں یہ سچ ہے۔ میں نے حسین کو کوئی خط نہیں لکھا۔ نہ کبھی کوئی قاصد بھیجا۔ لیکن سفر نے ہم دونوں کو یکجا کردیا ہے۔ میں نے انہیں دیکھا تو رسول اللہ یاد آگئے۔ رسول اللہ کی ان سے محبت یاد آگئی۔ میں نے دیکھا یہ کتنے قوی دشمن کے سامنے جا رہے ہیں۔ خدا نے میرے دل میں ان کی محبت ڈال دی۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں ان کی مدد کروں گا اور اللہ اور اس کے رسول کے اس حق کی حفاظت کروں گا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

جیسے تم نے ضائع کردیا ہے۔"

امام حسین کو جب ابن زیاد کے خط کا مضمون معلوم ہوا تو انہوں نے کہا۔ "اگر ممکن ہو تو آج انہیں ٹال دو۔ تاکہ آج رات اور اپنے رب کی نماز پڑھ لیں۔ اس سے دعا کریں۔ مغفرت مانگیں۔ کیونکہ وہ جانتا ہے میں اس کی عبادت کا دلدادہ اس کی کتاب کا پڑھنے والا ہوں۔"

چنانچہ یہی جواب دیا گیا اور فوج واپس آگئی۔

(ابن جریر و یعقوبی)

آپ کی حسرت اور احباب کی وفاداری

فوج کی واپسی کے بعد رات کو آپ نے اپنے ساتھی جمع کئے اور خطبہ دیا۔

"خدا کی حمد و ستائش کرتا ہوں، رنج و راحت ہر حال میں اس کا شکر گزار ہوں۔ الٰہی! تیرا شکر کہ تو نے ہمارے گھر کو نبوت سے مشرف کیا۔ قرآن کا فہم عطا کیا۔ دین میں سمجھ بخشی، اور ہمیں دیکھنے، سننے اور عبرت پکڑنے کی قوتوں سے سرفراز کیا۔ اما بعد۔ لوگو! میں نہیں جانتا آج روئے زمین پر میرے ساتھیوں سے افضل اور بہتر لوگ بھی موجود ہیں۔ یا میرے اہل بیت سے زیادہ ہمدرد اور غمگسار اہل بیت کسی کے ساتھ ہیں۔ اے لوگو! تم سب کو اللہ میری طرف سے جزائے خیر دے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کل میرا ان کا فیصلہ ہو جائے گا۔ غور و فکر کے بعد میری

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

رائے یہ ہے کہ تم سب خاموشی سے نکل جاؤ۔ رات کا وقت ہے میرے اہل بیت کا ہاتھ پکڑو اور تاریکی میں ادھر ادھر چلے جاؤ۔ میں خوشی سے تمہیں رخصت کرتا ہوں۔ میری طرف سے کوئی شکایت نہ ہوگی۔ یہ لوگ صرف مجھے چاہتے ہیں۔ میری جان لے کر تم سے غافل ہو جائیں گے۔"

یہ سن کر آپ کے اہل بیت بہت رنجیدہ ہوئے۔ حضرت عباس نے کہا "یہ کیوں؟ کیا اس لئے کہ ہم آپ کے بعد زندہ رہیں۔ خدا ہمیں وہ دن نہ دکھائے۔"

حضرت نے مسلم بن عقیل کے رشتہ داروں سے کہا "اے اولاد عقیل! مسلم کا قتل کافی ہے۔ تم چلے جاؤ۔ میں نے تمہیں اجازت دی۔"

وہ کہنے لگے "لوگ کیا کہیں گے یہی کہیں گے کہ ہم اپنے شیخ ہمراز اور عمزادوں کو چھوڑ کر بھاگ آئے۔ ہم نے ان کے ساتھ نہ کوئی تیر پھینکا نہ نیزہ چلایا، نہ تلوار چلائی۔ نہیں! واللہ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ ہم تو آپ پر جان، مال، آل و اولاد سب کچھ قربان کردیں گے۔ آپ کے ساتھ ہو کر لڑیں گے۔ جو آپ پر گزرے گی۔ وہی ہم پر گزرے گی۔ آپ کے بعد خدا ہمیں زندہ نہ رکھے۔"

آپ کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔ مسلم بن عوسجہ اسدی نے کہا۔ "ہم آپ کو چھوڑ دیں گے؟ حالانکہ اب تک آپ کا حق ادا نہیں کر سکے ہیں۔ واللہ نہیں، ہرگز نہیں۔ میں اپنا نیزہ دشمنوں کے سینہ میں توڑ دوں گا۔ جب تک قبضہ ہاتھ میں رہے گا۔ تلوار چلاتا رہوں گا۔ نہتا ہو جاؤں گا تو

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

پتھر پھینکوں گا۔ یہاں تک کہ موت میرا خاتمہ کر دے۔"

سعد بن عبداللہ الحنفی نے کہا "واللہ ہم آپ کو اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک خدا جان نہ لے کہ ہم نے رسول اللہ کا حق محفوظ رکھا۔ واللہ اگر مجھے معلوم ہو کہ میں قتل ہوں گا۔ جلایا جاؤں گا۔ آگ میں بھونا جاؤں گا۔ پھر میری خاک ہوا میں اڑا دی جائے گی اور ایک مرتبہ نہیں ۷۰ مرتبہ مجھ سے یہی سلوک کیا جائے گا۔ پھر بھی میں آپ کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ آپ کی حمایت میں فنا ہو جاؤں۔"

زہیر بن القین نے کہا "بخدا اگر میں ہزار مرتبہ آرے سے بھی چیرا جاؤں تو بھی آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں۔ خوشا نصیب اگر میرے قتل سے آپ کی اور آپ کی اہل بیت کے نونہالوں کی جانیں بچ جائیں۔"

(ابن جریر، کامل، شرح نہج البلاغہ وغیرہ)

حضرت زینب کی بےچینی اور آپ کا توصیہ صبر

حضرت زین العابدین سے روایت ہے کہ جس رات کی صبح میرے والد شہید ہوئے ہیں۔ میں بیٹھا تھا۔ میری پھوپھی زینب میری تیمارداری کر رہی تھیں۔ اچانک میرے والد نے خیمہ میں اپنے ساتھیوں کو طلب کیا اس وقت خیمہ میں ابوذر غفاری کے غلام حوی تلوار صاف کر رہے تھے۔

اور میرے والد یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

یا دھر اف لک من خلیل

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کم لک بالاشراق والاصیل

(اے زمانہ! تیرا برا ہو۔ تو کیسا بیوفا دوست ہے۔ صبح اور شام تیرے ہاتھوں

من صاحب او طالب قتیل

والدھر لا یقنع بالبدیل

(کتنے مارے جاتے ہیں۔ زمانہ کسی کی رعایت نہیں کرتا۔ کسی سے عوض قبول نہیں کرتا۔)

وانما الامر الی الجلیل

وکل حیّ سالک السبیل

(اور سارا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔ ہر زندہ موت کی راہ پر چلا جا رہا ہے)

تین چار مرتبہ آپ نے یہی شعر دہرائے۔ میرا دل بھر آیا۔ آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ مگر میں نے آنسو روک لئے۔ میں سمجھ گیا مصیبت ٹلنے والی نہیں ہے۔ میری پھوپھی نے یہ شعر سنے۔ وہ بے قابو ہو گئیں۔ بے اختیار دوڑتی ہوئی آئیں۔ اور شیون و فریاد کرنے لگیں۔"

حضرت امام نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا "اے بہن یہ کیا حال ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ نفس و شیطان کی بے صبریاں ہمارے ایمان و استقامت پر غالب آ جائیں۔"

انہوں نے روتے ہوئے کہا "کیونکر اس حالت پر صبر کیا جائے۔ کہ آپ اپنے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں۔"

آپ نے کہا "مشیت کا ایسا ہی فیصلہ ہے۔"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اس پر ان کی بیقراریاں اور بڑھ گئیں اور شدت غم سے بے حال ہو گئیں۔"

یہ حالت دیکھ کر آپ نے ایک طولانی تقریر صبر و استقامت پر فرمائی آپ نے کہا "بہن! خدا کی تعزیت سے تسلی حاصل کر موت دنیا میں ہر زندگی کے لئے ہے۔ آسمان والے بھی ہمیشہ جیتے نہ رہیں گے ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ پھر موت کے خیال سے اس قدر رنج و بے قراری کیوں ہو؟ دیکھ ہمارے لئے ہر مسلمان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسوہ حسنہ ہے۔ یہ نمونہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟ ہمیں ہر حال میں صبر و ثبات اور توکل و رضا کی تعلیم دیتا ہے چاہئے کہ کسی حال میں بھی اس سے منحرف نہ ہوں۔" (یعقوبی و ابن جریر)

پوری رات عبادت میں گزار دی

پوری رات آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے نماز و استغفار اور دعا و تضرع میں گزار دی۔ راوی کہتا ہے۔ دشمن کے سوار رات بھر ہمارے لشکر کے گرد چکر کاٹتے رہے حضرت حسین بلند آواز سے یہ آیت پڑھ رہے تھے۔ لا تحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیرا لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما ولھم عذاب مھین۔ ما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتّٰی یمیز الخبیث من الطیب۔ دشمن کے ایک

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سوار نے یہ آیت سنی تو چلا کر کہنے لگا "قسم رب کعبہ کی ہم ہی طیب ہیں،
اور تم سے الگ کر دیئے گئے ہیں۔"

عشرہ کی صبح

جمعہ یا سنیچر کے دن دسویں محرم کو نماز فجر کے بعد عمر بن سعد اپنی
فوج لے کر نکلا۔ حضرت حسینؑ نے بھی اپنے اصحاب کی صفیں قائم کیں۔ ان
کے ساتھ صرف ۳۲ سوار اور ۴۰ پیدل کل ۷۲ آدمی تھے۔ میمنہ پر زہیر بن
القین کو مقرر کیا۔ علم اپنے بھائی عباس بن علی کے ہاتھ میں دے دیا۔ خیموں
کے پیچھے خندق کھود کر اس میں بہت سا ایندھن ڈھیر کر دیا گیا۔ اور آگ جلا
دی تھی تا کہ دشمن پیچھے سے حملہ آور نہ ہو سکے۔

شمر کی یاوہ گوئی

فوج سے شمر بن ذی الجوشن گھوڑا دوڑاتا ہوا نکلا۔ آپ کے لشکر کے
گرد پھرا اور آگ دیکھ کر چلایا "اے حسین قیامت سے پہلے ہی تو نے
آگ قبول کر لی۔"

ص ۵۹ سطر ۱۹، ۱ دشمن یہ خیال نہ کریں کہ ہماری ڈھیل ان کے لئے بھلائی ہے،
ہم اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں کہ ان کا جرم اور زیادہ ہو جائے۔ خدا مومنین
کو اسی حالت میں چھوڑ رکھنے والا نہیں ہے۔ وہ پاک کو ناپاک سے الگ کر دیگا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حضرت نے جواب دیا: "اے حجر! یہ کے لڑکے تو ہی آگ کا زیادہ مستحق ہے۔ مسلم بن عوسجہ نے عرض کیا: "مجھے اجازت دیجئے۔ اسے تیر مار کر ہلاک کر ڈالوں کیونکہ بالکل زد پر ہے۔"

حضرت نے منع کیا: "نہیں میں لڑائی پہل نہیں کروں گا۔"

(ایضاً)

دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے

دشمن کا رسالہ آگے بڑھتا دیکھ کر آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے: "الٰہی! ہر مصیبت میں تجھ ہی پر میرا بھروسا ہے۔ ہر سختی میں میرا تو ہی پشت و پناہ ہے۔ کتنی مصیبتیں پڑیں، دل کمزور ہو گیا۔ تدبیر نے جواب دے دیا۔ دوست نے بیوفائی کی۔ دشمن نے خوشیاں منائیں مگر میں نے صرف تجھی سے التجا کی اور تو نے ہی میری دستگیری کی! تو ہی ہر نعمت کا مالک ہے۔ تو ہی احسان والا ہے۔ آج بھی تجھی سے التجا کی جاتی ہے۔"

(شرح نہج البلاغہ)

دشمن کے سامنے خطبہ

جب دشمن قریب آ گیا تو آپ نے اونٹنی طلب کی، سوار ہوئے۔ قرآن سامنے رکھا اور دشمن کی صفوں کے سامنے کھڑے ہو کر بلند آواز سے یہ خطبہ دیا:

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

لوگو! میری بات سنو، جلدی نہ کرو۔ مجھے نصیحت کر لینے دو، اپنا عذر بیان کرنے دو۔ اپنی آمد کی وجہ کہنے دو۔ اگر میرا عذر معقول ہو اور تم اسے قبول کر سکو اور میرے ساتھ انصاف کرو تو یہ تمہارے لئے خوش نصیبی کا باعث ہوگا اور تم میری مخالفت سے باز آجاؤ گے۔ لیکن اگر سننے کے بعد بھی تم میرا عذر قبول نہ کرو اور انصاف کرنے سے انکار کر دو تو پھر مجھے کسی بات سے بھی انکار نہیں۔ تم اور تمہارے ساتھی ایکا کر لو۔ مجھ پر ٹوٹ پڑو۔ مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو۔ میرا اعتماد ہر حال میں صرف پروردگار عالم پر ہے اور وہ نیکوکاروں کا حامی ہے۔"

آپ کی اہل بیت نے یہ کلام سنا تو شدت تاثیر سے بے اختیار ہو گئیں۔ اور خیمہ سے آہ و بکا کی صدا بلند ہوئی۔ آپ نے اپنے بھائی عباس اور اپنے فرزند علی کو بھیجا تاکہ انہیں خاموش کرائیں۔ اور کہا "ابھی انہیں بہت رونا باقی ہے۔ پھر بے اختیار پکار اٹھے" خدا عباس کی عمر دراز کرے۔" (یعنی ابن عباس کی) راوی کہتا ہے یہ جملہ اس لئے آپ کی زبان سے نکل گیا کہ مدینہ میں عبداللہ ابن عباس نے عورتوں کو ساتھ لے جانے سے منع کیا تھا۔ مگر آپ نے اس پر توجہ نہ کی تھی۔ اب ان کا جزع فزع دیکھا تو عبداللہ بن عباس کی بات یاد آگئی۔ پھر آپ نے از سر نو تقریر شروع کی۔

"لوگو! میرا نسب یاد کرو سوچو کہ میں کون ہوں۔ پھر اپنے گریبانوں میں منہ ڈالو۔ اور اپنے ضمیر کا محاسبہ کرو۔ خوب غور کرو کیا تمہارے لئے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

میرا قتل کرنا اور میری حرمت کا رشتہ توڑنا روا ہے۔ کیا میں تمہارے نبی کی لڑکی کا بیٹا۔ اُن کے عمزاد کا بیٹا نہیں ہوں۔ کیا سید الشہدا حمزہ میرے باپ کے چچا نہ تھے۔ کیا ذوالجناح حسین جعفر طیار میرے چچا نہیں ہیں۔ کیا تم نے رسول اللہ کا یہ مشہور قول نہیں سُنا کہ آپ میرے اور میرے بھائی کے حق میں فرماتے تھے۔ سیدا شباب اھل الجنۃ (جنت میں نوعمروں کے سردار) اگر میرا یہ بیان سچا ہے اور ضرور سچا ہے کیونکہ واللہ میں نے ہوش سنبھالنے کے بعد سے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ تو بتلاؤ کیا برہنہ تلواروں سے میرا استقبال کرنا چاہیئے۔ اگر تم میری بات پر یقین نہیں کرتے تو تم میں ایسے لوگ موجود ہیں جن سے تصدیق کر سکتے ہو۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے پوچھو۔ ابوسعید خدری سے پوچھو۔ سہیل بن ساعدی سے پوچھو۔ زید بن ارقم سے پوچھو۔ انس بن مالک سے پوچھو۔ وہ تمہیں بتائیں گے کہ انہوں نے میرے اور میرے بھائی کے بارے میں رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نہیں؟ کیا یہ بات بھی میرا خون بہانے سے نہیں روک سکتی؟ واللہ اس وقت روئے زمین پر بجز میرے کسی نبی کی لڑکی کا بیٹا موجود نہیں۔ میں تمہارے نبی کا بلا واسطہ نواسا ہوں! کیا تم اس لئے مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو کہ میں نے کسی کی جان لی ہے؟ کسی کا خون بہایا ہے؟ کسی کا مال چھینا ہے؟ کہو کیا بات ہے؟ آخر میرا قصور کیا ہے؟"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کوفہ والوں کا جواب

آپ نے بار بار پوچھا۔ مگر کسی نے جواب نہیں دیا۔ آخر آپ نے بڑے بڑے کوفیوں کے نام لے لے کر پکارنا شروع کیا "اے شبث بن ربعی، اے حجاب بن ابجر، اے قیس بن الاشعث، اے یزید بن الحارث! کیا تم نے مجھے نہیں لکھا تھا کہ پھل پک گئے۔ زمین سرسبز ہو گئی نہریں ابل پڑیں آپ اگر آئیں گے تو اپنی فوج جرار کے پاس آئیں گے جلد آئیے۔"

اس پر ان لوگوں کی زبانیں کھلیں اور انہوں نے کہا "ہرگز نہیں ہم نے تو نہیں لکھا تھا۔"

آپ چلا اُٹھے "سبحان اللہ! یہ کیا جھوٹ ہے۔ واللہ تم ہی نے لکھا تھا" اس کے بعد آپ نے پھر پکار کر کہا "اے لوگو! چونکہ تم اب مجھے ناپسند کرتے ہو۔ اس لئے بہتر ہے مجھے چھوڑ دو۔ میں یہاں سے واپس چلا جاتا ہوں۔"

ذلت منظور نہیں

یہ سن کر قیس بن الاشعث نے کہا "کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ اپنے آپ کو اپنے عزیزوں کے حوالے کر دیں۔ وہ وہی برتاؤ کریں گے جو آپ کو پسند ہے۔ آپ کو ان سے کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔"

آپ نے جواب دیا "تم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہو۔ اے شخص کیا تو چاہتا ہے کہ بنی ہاشم تجھ سے مسلم بن عقیل کے سوا ایک اور

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

خون کا بھی مطالبہ کریں! نہیں، واللہ میں ذلت کے ساتھ اپنے آپ کو ان کے حوالے نہیں کروں گا! (ابن جریر)

یہ کہہ کر آپ نے اونٹنی بٹھا دی۔ عقبہ بن سمعان کو حکم دیا کہ اس کی کونچیں باندھ دے اور دیکھا کہ دشمن کے لشکر نے ان کی طرف حرکت شروع کر دی ہے۔

زہیر کا کوفہ والوں سے خطاب

زہیر بن القین اپنا گھوڑا بڑھا کر لشکر کے سامنے پہنچے اور چلّاتے ،

اے اہل کوفہ! عذاب الٰہی سے ڈرو، ہر مسلمان پر اپنے بھائی کو نصیحت کرنا فرض ہے۔ دیکھو اس وقت تک ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ ایک ہی دین اور ایک ہی طریقہ پر قائم ہیں۔ جب تک تلواریں نیام سے باہر نہیں نکلتیں۔ تم ہماری نصیحت اور خیر خواہی کے ہر طرح حقدار ہو لیکن تلوار کے درمیان آتے ہی باہمی حرمت ٹوٹ جائے گی۔ اور ہم تم الگ الگ دو گروہ ہو جائیں گے۔ دیکھو خدا نے ہمارا اور تمہارا اپنے نبی کی اولاد کے بارے میں امتحان لینا چاہا ہے۔ ہم تمہیں اہل بیت کی نصرت کی طرف بلاتے اور سرکش عبیداللہ بن زیاد کی مخالفت پر دعوت دیتے ہیں۔ یقین کرو۔ ان حاکموں سے کبھی تمہیں بھلائی حاصل نہ ہو گی - یہ تمہاری آنکھیں پھوڑیں گے تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے۔ تمہارے چہرے بگاڑیں گے۔ تمہیں درختوں کے تنوں میں پھانسی دیں گے۔ اور نیکوکاروں کو چن چن کر قتل کریں گے بلکہ وہ تو کب کا کر بھی چکے ہیں۔ ابھی حجر بن عدی ہانیٔ بن عمروہ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

وغیرہ کے واقعات اتنے پرانے نہیں ہوئے ہیں، کہ تمہیں یاد نہ رہے ہوں گے"۔

کوفیوں نے یہ تقریر سنی تو زہیر کو بُرا بھلا کہنے لگے اور ابن زیاد کی تعریفیں کرنے لگے"۔ بخدا ہم اس وقت تک نہیں ٹلیں گے جب تک حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کو قتل نہ کریں۔ یا انہیں امیر کے روبرو حاضر نہ کریں"۔ یہ ان کا جواب تھا۔

زہیر نے جواب دیا "خیر اگر فاطمہ کا بیٹا سمیہ کے چھوکرے (یعنی ابن زیاد) سے کہیں زیادہ تمہاری حمایت اور نصرت کا مستحق ہے۔ تو کم از کم اولاد رسول کا اتنا تو پاس کرو کہ اسے قتل نہ کرو۔ اسے اور اس کے اور اس کے ہمزاد یزید بن معاویہ کو چھوڑ دو تاکہ آپس میں اپنا معاملہ طے کر لیں۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یزید کو خوش کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ تم حسینؓ کا خون بہاؤ۔ (ابن جریر و شرح نہج البلاغہ)

حُر بن یزید کی مخالفت

عدی بن حرملا سے روایت ہے کہ ابن سعد نے جب فوج کو حرکت دی تو حُر بن یزید نے کہا "خدا آپ کو سنوارے! کیا آپ اس شخص سے واقعی لڑیں گے؟"

ابن سعد نے جواب دیا "ہاں واللہ لڑائی! ایسی لڑائی جس میں کم از کم یہ ہوگا کہ سر کٹیں گے اور ہاتھ شانوں سے اُڑ جائیں گے"۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حُر نے کہا "کیا ان تین شرطوں میں سے کوئی ایک بھی قابل قبول نہیں جو اس نے پیش کی ہیں!"

ابن سعد نے کہا "بخدا اگر مجھے اختیار ہوتا تو ضرور منظور کر لیتا۔ مگر کیا کروں تمہارا حاکم منظور نہیں کرتا!"

حر بن یزید یہ سُن کر اپنی جگہ پر لوٹ آیا۔ اس کے قریب خود اس کے قبیلہ کا بھی ایک شخص کھڑا تھا۔ اس کا نام کرہ بن قیس تھا۔ حُر نے اس سے کہا "تم نے اپنے گھوڑے کو پانی پلا لیا؟"

بعد میں قرۃ کہا کرتا تھا "حُر کے اس سوال ہی سے میں سمجھ گیا تھا کہ وہ لڑائی میں شریک ہونا چاہتا اور مجھے ٹالنا چاہتا ہے تاکہ اس کی شکایت حاکم سے نہ کروں؟ میں نے گھوڑے کو پانی نہیں پلایا ہے۔ میں ابھی جاتا ہوں" یہ کہہ کر میں دوسری طرف روانہ ہو گیا۔ میرے الگ ہوتے ہی حر نے امام حسین کی طرف آہستہ آہستہ بڑھنا شروع کیا۔

اس کے قبیلے کے ایک شخص مہاجر بن اوس نے کہا "کیا تم حسین پر حملہ کرنا چاہتے ہو؟" حُر خاموش ہو گیا۔ مہاجر کو شک ہوا کہنے لگا۔

"تمہاری خاموشی مشتبہ ہے۔ میں نے کبھی کسی جنگ میں تمہاری یہ حالت نہیں دیکھی۔ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ کوفہ میں سب سے بہادر کون ہے؟ تو تمہارے نام کے سوا کوئی نام میری زبان پر نہیں آ سکتا۔ پھر یہ تم اس وقت کیا کر رہے ہو؟"

حُر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

بخدا میں جنت یا دوزخ کا انتخاب کر رہا ہوں۔ واللہ میں نے جنت کا انتخاب کر لیا ہے۔ چاہے مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جائے!"
یہ کہا اور گھوڑے کو ایڑ لگا کر لشکر حسینؑ میں پہنچ گیا۔

حضرت حسینؑ کی خدمت میں پہنچ کر کہا: "ابن رسول اللہ میں ہی وہ بد بخت ہوں جس نے آپ کو لوٹنے سے روکا۔ راستہ بھر آپ کا پیچھا کیا اور اور اس جگہ اترنے پر مجبور کیا۔ خدا کی قسم میرے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آئی تھی کہ یہ لوگ آپ کی شرطیں منظور نہ کریں گے۔ اور آپ کے معاملہ میں اس حد تک پہنچ جائیں گے۔ واللہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ وہ ایسا کریں گے تو ہرگز اس حرکت کا مرتکب نہ ہوتا۔ میں اپنے قصوروں پر نادم ہو کر توبہ کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ میں آپ کے قدموں پر قربان ہونا چاہتا ہوں کہ آپ کے خیال میں میری توبہ کے لئے یہ کافی ہوگا؟"

حضرت نے شفقت سے فرمایا "ہاں خدا تیری توبہ قبول کرے تجھے بخش دے۔ تیرا نام کیا ہے؟"
اس نے کہا "حر بن یزید۔"

فرمایا "تو حُر (یعنی آزاد) ہی ہے جیسا کہ تیری ماں نے تیرا نام رکھ دیا ہے۔ تو دنیا میں اور آخرت انشاء اللہ حُر ہے۔"

کوفیوں سے حُر کا خطاب

پھر دشمنوں کی صفوں کے سامنے پہنچا اور کہا "اے لوگو! حسینؑ کی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

پیش کی ہوئی شرطوں میں سے کوئی شرط منظور کیوں نہیں کر لیتے تاکہ خدا تمھیں اس امتحان سے بچا لے؟"

لوگوں نے جواب دیا "یہ ہمارے سردار عمر بن سعد موجود ہیں۔ جواب دیں گے۔"

عمر نے کہا "میری دلی خواہش تھی کہ ان کی شرطیں منظور کر سکتا۔"

اس کے بعد حُر نے نہایت جوش و خروش سے تقریر کی۔ اور اہلِ کوفہ کو ان کی بدعہدی اور غدر پر شرم و غیرت دلائی لیکن اس کے جواب میں انہوں تیر برسانا شروع کر دیئے۔ ناچار خیمہ کی طرف لوٹ آیا۔

جنگ کا آغاز

اس واقعہ کے بعد عمر بن سعد نے اپنی کمان اٹھائی اور لشکر حسین کی طرف یہ کہہ کر تیر پھینکا "گواہ رہو۔ سب سے پہلا تیر میں نے چلایا ہے۔" پھر تیر بازی شروع ہو گئی تھوڑی دیر بعد زیاد بن امیہ اور عبید اللہ بن زیاد کے غلام یسار اور سالم میدان میں نکلے اور مبارزت طلب کی۔ قدیم طریق جنگ میں مبارزت کا طریقہ تھا کہ فریقین کے لشکر سے ایک ایک جنگ آزما نکلتا اور پھر دونوں باہم دگر ہیکار کرتے۔ لشکر حسین سے حبیب بن مظاہر اور بریر بن حضیر نکلنے لگے۔ مگر حضرت حسینؑ نے انہیں منع کیا۔ عبد اللہ بن عمیر الکلبی نے کھڑے ہو کر عرض کی "مجھے اجازت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

دیجئے۔ یہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ حضرت کی حمایت کے لئے کوفہ سے چل کر آیا تھا۔ سیاہ رنگ تنومند، کشادہ سینہ تھا۔ آپ نے اس کی صورت دیکھ کر فرمایا "بے شک یہ مرد میدان ہے۔" اور اجازت دی۔ عبداللہ نے چند پہروں میں دونوں ذیرکوں کے قتل کر ڈالے۔ اس کی بیوی ام رہب ہاتھ میں لاٹھی لئے کھڑی تھی اور جنگ کی ترغیب دیتی تھی۔ پھر یکایک اسے اس قدر جوش آیا کہ میدان جنگ کی طرف بڑھنے لگی۔ حضرت حسین یہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ فرمایا "اہل بیت کی طرف سے خدا انھیں جزائے خیر دے۔ لیکن عورتوں کے ذمہ لڑائی نہیں۔"

گھٹنے ٹیک کر نیزے سیدھے کر دیئے

اس کے بعد ابن سعد کے میمنہ نے حملہ کیا جب بالکل قریب پہنچ گئے۔ تو حضرت کے رفقاء زمین پر گھٹنے ٹیک کر کھڑے ہو گئے اور نیزے سیدھے کر دیئے۔ نیزوں کے منہ پر گھوڑے ٹھہر نہ سکے اور لوٹنے لگے حضرت کی فوج نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور تیر مار کر کئی آدمی قتل اور زخمی کر دیئے

عام حملہ

اب باقاعدہ جنگ جاری ہو گئی۔ طرفین سے ایک ایک دو دو جوان نکلتے تھے۔ اور تلوار کے جوہر دکھاتے تھے۔ حضرت حسین کے طرفداروں کا پلہ بھاری تھا جو سامنے آتا تھا۔ مارا جاتا تھا۔ میمنہ کے سپہ سالار

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

عمرو بن الحجاج نے یہ حالت دیکھی تو پکار اٹھا، بیوقوفو! پہلے جان لو کن سے لڑ رہے ہو؟ یہ لوگ جان پر کھیلے ہوئے ہیں۔ تم اسی طرح ایک ایک کر کے قتل ہو جاؤ گے۔ ایسا نہ کرو یہ مٹھی بھر ہیں۔ پتھروں سے انہیں مار سکتے ہو۔ عمر بن سعد نے یہ رائے پسند کی اور حکم دیا کہ مبارزت موقوف کی جائے۔ اور عام حملہ شروع ہو۔ چنانچہ میمنہ آگے بڑھا اور کشت و خون شروع ہو گیا۔ ایک گھڑی بعد لڑائی رکی تو نظر آیا کہ حسینی فوج کے نامور بہادر مسلم بن عوسجہ خاک و خون میں پڑے ہیں۔ حضرت حسین دوڑ کر لاش پر پہنچے۔ ابھی سانس باقی تھی آہ بھر کر فرمایا۔ مسلم بانجہ پر خدا کی رحمت۔ منہم من قضیٰ نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔ مسلم بن عوسجہ اس جنگ میں آپ کی جانب سے پہلے شہید تھے۔ (ابن جریر و کامل)

گھوڑے بیکار ہو گئے

میمنہ کے بعد میسرہ نے یورش کی۔ شمر بن ذی الجوشن اس کا سپہ سالار تھا۔ حملہ بہت ہی سخت تھا۔ مگر حسینی میسرہ نے بڑی ہی بہادری سے مقابلہ کیا۔ اس بازو میں صرف ۳۲ سوار تھے جس طرف ٹوٹ پڑتے تھے صفیں الٹ جاتی تھیں آخر طاقتور دشمن نے محسوس کر لیا کہ کامیابی ناممکن ہے۔ چنانچہ فوراً آتی کمک طلب کی بہت سے سپاہی اور پانسو تیر انداز مدد کو پہنچ گئے۔ انہوں نے آتے ہی تیر برسانا شروع کر دیئے تھوڑی دیر میں حسینی فوج کے تمام گھوڑے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

بیکار ہو گئے اور سواروں کو پیدل ہو جانا پڑا۔

حُر کی شجاعت

ایوب بن مشرح روایت کرتا ہے کہ حُر بن یزید کا گھوڑا خود میں نے زخمی کیا تھا۔ میں نے اسے تیروں سے چھلنی کر ڈالا۔ حُر بن یزید زمین پر کود پڑے۔ تلوار ہاتھ میں لیئے بالکل شیر ببر معلوم ہوتے تھے۔ تلوار ہر طرف متحرک تھی اور یہ شعر زبان پر تھا۔

ان تعقروا بی فانا ابن الحر
اشجع من ذی لبد ھزبر

(اگر تم نے میرا گھوڑا بیکار کر دیا تو کیا ہوا؟ میں شریف کا بیٹا ہوں خوفناک شیر سے بھی زیادہ بہادر ہوں)

خیمے جلا دیئے

لڑائی اپنی پوری ہولناکی سے جاری تھی۔ اب دوپہر ہو گئی مگر کوئی فوج غلبہ حاصل نہ کر سکی۔ وجہ یہ تھی کہ حسینی فوج نے تمام خیمے ایک جگہ جمع کر دیئے اور دشمن صرف ایک ہی طرف سے حملہ کر سکتا تھا۔ عمر بن سعد نے یہ دیکھا تو خیمے اکھاڑ ڈالنے کے لئے آدمی بھیجے۔ حسینی فوج کے صرف ہم، دو آدمی یہاں مقابلہ کے لئے کافی ثابت ہوئے خیموں کی آڑ سے دشمن کے آدمی قتل کرنے لگے جب یہ صورت بھی ناکامیاب رہی تو عمر بن سعد نے خیمے جلا ڈالنے کا حکم دیا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سپاہی آگ لے کر دوڑے حسینی فوج نے یہ دیکھا تو مضطرب ہوئی مگر حضرت حسین نے فرمایا "کچھ پروا نہیں۔ جلانے دو۔ یہ ہمارے لئے اور بھی زیادہ بہتر ہے۔ اب وہ پیچھے سے حملہ نہیں کر سکیں گے اور ہوا بھی یہی۔

ام وہب کا قتل

اسی اثنا میں زہیر بن القین نے شمر پر زبردست حملہ کیا اور اس کی فوج کے قدم اکھاڑ دیئے۔ بکر کب تک؟ ذرا دیر کے بعد پھر دشمن کا ہجوم ہو گیا۔ اب حسینی لشکر کی بے بسی صاف ظاہر تھی۔ بہت سے لوگ قتل ہو چکے تھے کئی نامی سردار مارے جا چکے تھے حتیٰ کہ عبد بن عمیر الکلبی بھی جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے قتل ہو چکا تھا۔ اس کی بیوی ام وہب بھی شہید ہو چکی تھی۔ یہ میدان جنگ میں بیٹھی اپنے مقتول شوہر کے چہرہ سے مٹی صاف کر رہی تھی اور یہ کہتی جاتی تھی "تجھے جنت مبارک ہو"

شمر نے اسے دیکھا قتل کر ڈالا۔ (ابن جریر۔ شرح نہج البلاغہ)

نماز پڑھنے نہیں دی

ابو ثمامہ عمر بن عبداللہ صائدی نے اپنی بے بسی کی حالت محسوس کی اور جناب حسین سے عرض کیا "دشمن اب بالکل آپ کے قریب آ گیا ہے۔ واللہ آپ اس وقت تک قتل نہیں ہونے پائیں گے جب تک میں قتل نہ ہو جاؤں لیکن میری آرزو ہے کہ اپنے رب سے نماز پڑھ کر ملوں جس کا وقت قریب آ گیا ہے۔"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

یہ سُن کر حضرت نے سر اُٹھایا اور فرمایا "دشمنوں سے کہو ہمیں نماز کی مہلت دیں۔" مگر دشمنوں نے درخواست منظور نہیں کی اور لڑائی جاری رکھی۔

حبیب اور حُر کی شہادت

یہ وقت بہت سخت تھا۔ دشمن نے اپنی پوری قوت لگا دی تھی۔ غضب یہ ہوا کہ حسینی میسرہ کے سپہ سالار حبیب ابن مظاہر بھی قتل ہو گئے گویا فوج کی کمر ٹوٹ گئی۔ حبیب کے بعد ہی حُر بن یزید کی باری تھی۔ جوش سے یہ شعر پڑھتے ہوئے دشمن کی صفوں میں گھس پڑے۔

الیت لا اقتل حتیٰ اقتلا

ولن اصاب الیوم الامقبلا

(میں نے قسم کھالی ہے کہ قتل نہیں ہوں گا جب تک قتل نہ کرلوں اور مروں گا تو اسی حال میں مروں گا کہ آگے بڑھ رہا ہوں گا۔)

اضربھم بالسیف ضرباً مقسلا

لا ناکلا عنھم و مھلِلا

(انہیں تلوار کی کاری ضربوں سے ماروں گا نہ بھاگوں گا نہ دوڑوں گا۔)

زہیر کی شہادت

چند لمحوں کی بات تھی۔ حُر زخموں سے چور ہو کر گر پڑے اور جان بحق تسلیم ہو گئے۔ اب ظہر کا وقت ختم ہو رہا تھا۔ حضرت نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

نماز پڑھی۔ نماز کے بعد دشمن کا دباؤ اور بھی زیادہ ہوگیا۔ اس موقعہ پر آپ کے میسرہ کے سپہ سالار زہیر بن القین نے میدان اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور شعر پڑھتے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑے۔

انا زهیر وانا ابن القین

اذروهم بالسیف عن حسین

(میں زہیر ہوں، ابن القین ہوں۔ اپنی تلوار کی نوک سے انہیں حسین سے دور کر دوں گا۔)

صفیں درہم برہم کر ڈالیں۔ پھر لوٹے اور حضرت حسین کے شانے پر ہاتھ مار کر جوش سے یہ شعر پڑھے۔

اقدم هدیت هادیا مهدیا

فالیوم تلقی جدک النبیا

(بڑھو، خدا نے تجھے ہدایت دی۔ آج تو اپنے نانا نبی سے ملاقات کرے گا)

وحسنا والمرتضی علیا

ذوالجناحین الفتی الکمیا

(اور حسن سے علی مرتضی سے اور بہادر جوان طیار سے)

اسد الله الشهید الحیا

(اور شہید زندہ اسد اللہ حمزہ سے)

پھر دشمن کی طرف لوٹے اور قتل کرتے رہے یہاں تک کہ قتل ہو گئے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

غفاری بھائیوں کی بہادری

اب آپ کے ساتھیوں نے دیکھا کہ دشمن کو روکنا ناممکن ہے۔ چنانچہ انہوں نے طے کیا کہ آپ کے سامنے ایک ایک کر کے قتل ہو جائیں چنانچہ دو غفاری بھائی آگے بڑھے اور لڑنے لگے۔ یہ شعر ان کی زبان پر تھے۔

قد علمت حقا بنو غفار
وخندف بعد بنی نزار

(بنی غفار اور قبائل نزار نے اچھی طرح جان لیا ہے)

لنضربن معشر الفجار
بکل غضب معارم تبار

(کہ ہم بے پناہ شمشیر آبدار سے فاجروں کے ٹکڑے اڑا دیں گے)

یا قوم ذودا عن بنی الاحرار
بالمشرفی والقنا الخطار

(اے قوم! تلواروں اور نیزوں سے شریفوں کی حمایت کرو۔)

جابری لڑکوں کی فداکاری

ان کے بعد دو جابری لڑکے سامنے آئے۔ دونوں بھائی تھے۔ زار و قطار رو رہے تھے حضرت نے انہیں دیکھا تو فرمانے لگے۔ "اے میرے بھائی کے فرزندو! کیوں روتے ہو۔ مجھے یقین ہے ابھی چند لمحے بعد تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

انہوں نے گریہ سے ٹوٹی ہوئی آواز میں عرض کیا "ہم اپنی جان پر نہیں روتے ہم آپ پر روتے ہیں۔ دشمن نے آپ کو گھیر لیا ہے اور ہم آپ کے کچھ بھی کام نہیں آسکتے۔ پھر دونوں نے بڑی شجاعت سے لڑنا شروع کیا۔ بار بار چلاتے تھے "السلام علیک یا ابن رسول اللہ"

آپ جواب دیتے تھے "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ"۔ اور وہ دشمن پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ آخر دونوں شہید ہو گئے۔

حنظلہ بن اسعد کی شہادت

ان کے بعد حنظلہ بن اسعد حضرت کے سامنے آکر کھڑے ہوئے۔ اور باآواز بلند دشمن سے مخاطب ہوئے۔ اے قوم! میں ڈرتا ہوں، عاد و ثمود کی طرح تمہیں بھی روز بد نہ دیکھنا پڑے۔ میں ڈرتا ہوں تم برباد نہ ہو جاؤ۔ اے قوم! حسین کو قتل نہ کرو۔ ایسا نہ ہو خدا تم پر عذاب نازل کر دے"۔ بالآخر یہ بھی شہید ہو گئے۔

علی اکبر کی شہادت

غرض کہ یکے بعد دیگرے تمام اصحاب قتل ہو گئے۔ اب بنی ہاشم اور خاندان نبوت کی باری تھی۔ سب سے پہلے آپ کے صاحبزادے علی اکبر میدان میں آئے اور دشمن پر حملہ کیا۔ ان کا رجز یہ تھا۔

انا علی بن حسین بن علی — نحن ورب البیت اولی بالنبی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

(میں علی بن حسین بن علی ہوں قسم رب کعبہ ہم نبی کے زیادہ حقدار ہیں ۔)

تاللہ لا یحکم فینا ابن المدعی

(قسم خدا کی نامعلوم باپ کے لڑکے کا بیٹا ہم پر حکومت نہیں کر سکے گا ۔)

بڑی شجاعت سے لڑے آخر مرہ بن منقذ العبدی کی تلوار سے شہید ہو گئے۔

ایک راوی کہتا ہے میں نے دیکھا کہ خیمہ سے ایک عورت تیزی سے نکلی۔ اتنی حسین تھی جیسے اٹھتا ہوا سورج! وہ چلا رہی تھی۔ آہ! بھائی! آہ بھتیجے! میں نے پوچھا۔ یہ کون ہے۔ لوگوں نے کہا۔ زینب بنت فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم۔ لیکن حسین نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور خیمہ میں پہنچا آئے۔ پھر علی کی نعش اٹھائی اور خیمہ کے سامنے لاکر رکھ دی۔ (ایضاً)

ایک جوان رعنا

ان کے بعد اہل بیت اور بنی ہاشم کے دوسرے جانفروش قتل ہوتے رہے یہاں تک کہ میدان میں ایک جوان رعنا نمودار ہوا کرتا پہنے، تہ بند باندھے، پاؤں میں نعل پہنے تھا۔ بائیں نعل کی ڈوری ٹوٹی ہوئی تھی۔ وہ اس قدر حسین تھا کہ اس کا چہرہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔ شیر کی طرح بپھرتا ہوا آیا اور دشمن پر ٹوٹ پڑا۔ عمرو بن سعد ازدی نے اس کے سر پر تلوار ماری۔ نوجوان چلایا۔ "ہائے چچا" اور زمین پر گر پڑا۔ آواز سنتے ہی حضرت حسین بھوکے باز کی طرح ٹوٹے اور غضبناک شیر کی طرح قاتل پر لپکے۔ بے پناہ تلوار کا وار کیا۔ قاتل نے ہاتھ اٹھا دیا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

مگر ہاتھ کہنی سے کٹ کر اڑ چکا تھا۔ زخم کھا کر قاتل نے پکارنا شروع کیا۔ فوج بچانے کے لئے ٹوٹ پڑی مگر گھبراہٹ میں بچانے کی بجائے اسے روند ڈالا۔

راوی کہتا ہے جب غبار چھٹ گیا تو کیا دیکھتا ہوں حضرت حسینؑ لڑکے کے سرہانے کھڑے ہیں۔ وہ ایڑیاں رگڑ رہا ہے اور آپ فرماتے ہیں "ان کے لئے ہلاکت جنہوں تجھے قتل کیا ہے۔ قیامت کے دن تیرے نانا کو یہ کیا جواب دیں گے۔ بخدا تیرے چچا کے لئے سخت حسرت کا مقام ہے تو اسے پکارے اور وہ جواب نہ دے یا جواب دے مگر تجھے اس کی آواز نفع نہ پہنچا سکے۔ افسوس تیرے چچا کے دشمن بہت ہو گئے اور دوست باقی نہ رہے"۔ پھر لاش اپنی گود میں اٹھالی۔ لڑکے کا سینہ آپ کے سینہ سے لگا ہوا تھا اور پاؤں زمین پر رگڑتے جاتے تھے۔ اس حال سے آپ اسے لائے اور علی اکبرؑ کی لاش کے پہلو میں لٹا دیا۔ راوی کہتا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا قاسم بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ۔

مولود تازہ کی شہادت

حضرت حسینؑ پھر اپنی جگہ کھڑے ہو گئے۔ عین اس وقت آپ کے یہاں لڑکا پیدا ہوا۔ وہ آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اسے گود میں رکھا۔ اور اس کے کان میں اذان کہنے لگے۔ اچانک ایک تیر آیا اور بچہ کے حلق میں پیوست ہو گیا۔ بچہ کی روح اسی وقت پرواز کر گئی۔ آپ نے تیر

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اس کے حلق سے کھینچ کر نکالا۔ خون سے چلّو بھرا اور اس کے جسم پر ملنے اور فرمانے لگے۔ واللہ تو خدا کی نظر میں حضرت صالح کی اونٹنی سے زیادہ عزیز ہے اور محمد خدا کی نظر میں صالح سے زیادہ افضل ہیں۔ الٰہی! اگر تو نے ہم سے اپنی نصرت روک لی ہے تو وہی کر جس میں بہتری ہے۔

(ابویعلی و ابن جریر وغیرہ)

بنی ہاشم کے مقتول

اسی طرح ایک ایک کر کے اکثر بنی ہاشم اور اہل بیت شہید ہو گئے ان میں سے ذیل کے نام مورخوں نے محفوظ رکھے ہیں۔

(۱) محمد ابی سعید بن عقیل (۲) عبداللہ بن مسلم بن عقیل (۳) عبداللہ بن عقیل (۴) عبدالرحمن بن عقیل (۵) جعفر بن عقیل (۶) محمد بن عبداللہ بن جعفر (۷) عون بن عبداللہ بن جعفر (۸) عباس بن علی (۹) عبداللہ بن علی۔ (۱۰) عثمان بن علی (۱۱) محمد بن علی (۱۲) ابوبکر بن علی (۱۳) ابوبکر بن الحسن (۱۵) قاسم بن الحسن (۱۶) علی بن الحسین (۱۷) عبداللہ بن الحسین۔

ایک بچّے کی شہادت

ان سب کے بعد اب خود آپ کی باری تھی۔ آپ میدان میں تنہا کھڑے تھے۔ دشمن یلغار کر کے آتے تھے مگر وار کرنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ اس قتل کا گناہ دوسرے کے سر ڈالے لیکن شمر بن ذی الجوشن نے لوگوں کو برانگیختہ کرنا شروع کیا۔ ہر طرف سے آپ کو

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

گھیر لیا گیا۔ اہل بیت کے خیمہ میں عورتیں اور چند کم عمر لڑکے رہ گئے تھے۔ اندر سے ایک لڑکے نے آپ کو اس طرح گھرا دیکھا تو جوش سے بیخود ہو گیا اور خیمہ کی لکڑی لے کر دوڑ پڑا۔ راوی کہتا ہے۔ اس کے کانوں میں دُر پڑے ہل رہے تھے۔ یہ گھبرایا ہوا دائیں بائیں دیکھتا چلا گیا۔ حضرت زینب کی نظر پڑ گئی دوڑ کر پکڑ لیا۔ حضرت حسین نے بھی دیکھ لیا۔ اور بہن سے کہا "روکے رکھو آنے نہ پائے۔" مگر لڑکے نے زور کر کے اپنے آپ کو چھڑا لیا اور حضرت کے پہلو میں پہنچ گیا۔ عین اسی وقت بحر بن کعب نے آپ پر تلوار اٹھائی۔ لڑکے نے ڈانٹ بتائی "او خبیث! میرے چچا کو قتل کرے گا۔" سنگدل حملہ آور نے اپنی بلند تلوار لڑکے پر چھوڑ دی۔ اس نے ہاتھ پر روکی۔ ہاتھ کٹ گیا۔ ذرا سی کھال لگی رہ گئی۔ بچہ تکلیف سے چلایا۔ حضرت نے اسے سینہ سے چمٹا لیا اور فرمایا۔ صبر کر اسے ثواب۔ خداوندی کا ذریعہ بنا۔ اللہ تعالیٰ تجھے بھی تیرے صالح بزرگوں تک پہنچا دے گا۔ رسول اللہ صلعم، علی ابن ابی طالب، حمزہؓ، جعفرؓ اور حسنؓ بن علی تک

حضرت حسینؑ کی شہادت

اب آپ پر ہر طرف سے نرغہ شروع ہوا۔ آپ نے بھی تلوار چلانا شروع کی۔ پیدل فوج پر ٹوٹ پڑے اور تن تنہا اس کے قدم اکھاڑ دیئے۔ عبداللہ بن عمار، جو خود اس جنگ میں شریک تھا، روایت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کرتا ہے کہ میں نے نیزے سے حضرت حسینؑ پر حملہ کیا اور ان کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ اگر میں چاہتا تو قتل کر سکتا تھا۔ مگر یہ خیال کر کے ہٹ گیا کہ یہ گناہ اپنے سر کیوں لوں۔ میں نے دیکھا دائیں بائیں ہر طرف سے ان پر حملے ہو رہے تھے لیکن وہ جس طرف مڑ جاتے تھے۔ دشمن کو بھگا دیتے تھے۔ وہ اس وقت کرتہ پہنے اور عمامہ باندھے تھے۔ واللہ میں نے کبھی کسی شکستہ دل کو جس کا گھر خود اس کی آنکھوں کے سامنے قتل ہو گیا ہو، ایسا شجاع، ثابت قدم، مطمئن اور جری نہیں دیکھا۔ حالت یہ تھی کہ دائیں بائیں سے دشمن اس طرح بھاگ کھڑے ہوتے تھے جس طرح شیر کو دیکھ کر بکریاں بھاگ جاتی ہیں۔ دیر تک یہی حالت رہی اسی اثنا میں آپ کی بہن زینب بنت فاطمہ (علیہما السلام) خیمہ سے باہر نکلیں۔ ان کے کانوں میں بالیاں پڑی تھیں۔ وہ چلاتی تھیں۔ "کاش آسمان زمین پر ٹوٹ پڑے!" یہ وہ موقع تھا جب کہ عمر بن سعد حضرت حسینؑ کے بالکل قریب ہو گیا تھا۔ حضرت زینب نے پکار کر کہا "اے عمر! کیا ابو عبداللہ تمہاری آنکھوں کے سامنے قتل ہو جائیں گے؟" عمر نے منہ پھیر لیا، مگر اس کے رخسار اور داڑھی پر آنسوؤں کی لڑیاں بہنے لگیں۔

آپ کے حلق میں تیر پیوست ہو گیا

لڑائی کے دوران میں آپ کو بہت سخت پیاس لگی آپ پانی پینے فرات

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کی طرف چلے۔ مگر دشمن کب جانے دیتا تھا۔ اچانک ایک تیر آیا اور آپ کے حلق میں پیوست ہوگیا۔ آپ نے تیر کھینچ لیا۔ پھر آپ نے ہاتھ منہ کی طرف اٹھائے تو دونوں چلو خون سے بھر گئے۔ آپ نے خون آسمان کی طرف اچھالا اور خدا کا شکر ادا کیا۔ الٰہی! میرا شکوہ تجھی سے ہے۔ دیکھ تیرے رسول کے نواسے سے کیا برتاؤ ہو رہا ہے۔

تو نیز بر سر بام آ چہ خوش تماشائیست

شمر کو سرزنش

پھر آپ اپنے خیمہ کی طرف لوٹنے لگے تو شمر اور اس کے ساتھیوں نے یہاں بھی تعرض کیا۔ حضرت نے محسوس کیا کہ ان کی نیت خراب ہے۔ خیمہ لوٹنا چاہتے ہیں۔ فرمایا "اگر تم میں دین نہیں اور تم روز آخرت سے ڈرتے نہیں، تو کم از کم دنیاوی شرافت پر تو قائم رہو۔ میرے خیمہ کو اپنے جاہلوں اور اوباشوں سے محفوظ رکھو۔"

شمر نے جواب دیا "اچھا ایسا ہی کیا جائے گا۔ اور آپ کا خیمہ محفوظ رہے گا۔"

آخری تنبیہ

اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ دشمن اگر چاہتا تو آپ کو بہت پہلے قتل کر ڈالتا۔ مگر یہ گناہ کوئی بھی اپنے سر نہ لیتا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

چاہتا تھا۔ آخر شمر بن ذی الجوشن چلّایا۔ "تمہارا برا ہو! کیا انتظار کرتے ہو۔ کیوں کام تمام نہیں کرتے؟"

اب پھر ہر طرف سے نرغہ ہوا۔ آپ نے پکار کر کہا: "کیوں میرے قتل پر ایک دوسرے کو ابھارتے ہو؟ واللہ میرے بعد کسی بندہ کے قتل پر کبھی خدا اتنا ناخوش نہ ہوگا جتنا میرے قتل پر ناخوش ہوگا۔"

شہادت

مگر اب وقت آچکا تھا۔ زرعہ بن شریک تمیمی نے آپ کے بائیں ہاتھ کو زخمی کیا۔ پھر شانے پر تلوار ماری۔ آپ کمزوری سے لڑکھڑائے لوگ ہیبت سے پیچھے ہٹے۔ مگر سنان بن انس نخعی نے بڑھ کر نیزہ مارا۔ اور آپ زمین پر گر پڑے۔ اس نے ایک شخص سے کہا: "سر کاٹ لے۔" وہ کاٹنے کے لئے لپکا۔ مگر جرأت نہ ہوئی۔ سنان بن انس نے دانت پیس کر کہا: "خدا تیرے ہاتھ شل کر ڈالے۔" پھر جوش سے اترا۔ آپ کو ذبح کیا اور سر تن سے جدا کر دیا۔

جعفر بن محمد بن علی سے مروی ہے کہ قتل کے بعد دیکھا گیا کہ آپ کے جسم پر نیزے کے ۳۳ زخم اور تلوار کے ۳۴ گھاؤ تھے۔

قاتل

سنان بن انس قاتل کے دماغ میں کسی قدر فتور تھا۔ قتل کے وقت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اس کی عجیب حالت تھی۔ جو شخص بھی حضرت کی نعش کے قریب آتا تھا، وہ اس پر حملہ آور ہوتا تھا۔ وہ ڈرتا تھا کوئی دوسرا ان کا سر نہ کاٹ لے جائے۔ قاتل نے سر کاٹ کر خولی بن یزید اصبحی کے حوالے کیا۔ اور خود عمر بن سعد کے پاس دوڑا ہوا گیا خیمہ کے سامنے کھڑا ہو کر چلایا۔

اوقر رکابی فضۃ وذھبا

انا قتلت الملک المحجبا

(مجھے سونے چاندی سے لاد دو۔ میں نے بڑا بادشاہ مارا ہے۔)

قتلت خیر الناس اما وابا

وخیرھم اذ اینسبوا نسبا

(میں نے اس کو قتل کیا ہے جس کے ماں باپ سب سے افضل ہیں اور جو اپنے نسب میں سب سے اچھا ہے۔)

عمر بن سعد نے اسے اندر بلا لیا اور بہت خفا ہو کر کہنے لگا "واللہ تو مجنون ہے"۔ پھر اپنی لکڑی سے اسے مار کر کہا "پاگل ایسی بات کہتا ہے۔ بخدا اگر عبید اللہ بن زیاد سنتا تو تجھے ابھی مروا ڈالتا"۔ (ابن جریر)

لوٹ کھسوٹ

قتل کے بعد کوفیوں نے آپ کے بدن کے کپڑے اتار لئے پھر آپ کے خیمہ کی طرف بڑھے۔ زین العابدین بستر پر بیمار پڑے تھے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

شمر اپنے چند سپاہیوں کے ساتھ پہنچا اور کہنے لگا "اسے بھی کیوں نہ قتل کر ڈالیں۔ لیکن اس کے بعض ساتھیوں نے مخالفت کی اور کہا۔ "کیا بچوں کو بھی مار ڈالو گے؟"

اسی اثنا میں عمر بن سعد بھی آ گیا اور حکم دیا "کوئی عورتوں کے خیمہ میں نہ گھسے۔ اس بیمار کو کوئی نہ چھیڑے جس کسی نے خیمہ کا اسباب لوٹا ہو واپس کر دے۔"

زین العابدین نے یہ سن کر اپنی بیمار آواز سے کہا "عمر بن سعد خدا تجھے جزائے خیر دے۔ تیری زبان نے ہمیں بچا لیا۔"

نعش روند ڈالی

عمر بن سعد کو حکم تھا کہ حسین کی نعش گھوڑوں کی ٹاپوں سے روند ڈالے اب اس کا وقت آیا۔ اس نے پکار کر کہا "اس کام کے لئے کون تیار ہے؟" دس آدمی تیار ہوئے اور گھوڑے دوڑا کر جسم مبارک روند ڈالا۔

چوں بگذرد نظیری خونیں کفن بہ حشر
خلقے فغاں کنند کہ ایں دادخواہ کیست

اس جنگ میں حضرت حسین کے ۷۲ آدمی مارے گئے اور کوفی فوج کے ۸۸ مقتول ہوئے۔

حضرت زینب نے پامال لاش دیکھی

دوسرے دن عمر بن سعد نے میدان جنگ سے کوچ کیا۔ اہل بیت کی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

خاتونوں اور بچوں کو ساتھ لے کر کوفہ کو روانہ ہو گیا۔

قرہ بن قیس (جو عینی شاہد ہے) روایت کرتا ہے کہ ان عورتوں نے جب حضرت حسین اور ان کے لڑکوں اور عزیزوں کی پامال لاشیں دیکھیں تو ضبط نہ کر سکیں اور آہ و فریاد کی صدائیں بلند ہو گئیں میں گھوڑا لے کر ان کے قریب پہنچا میں نے اتنی حسین عورتیں کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ مجھے زینب بنت فاطمہ (علیہا السلام) کا یہ بین کسی طرح بھی نہیں بھولتا۔ "اے محمدؐ تجھ پر آسمان کے فرشتوں کا درود و سلام! یہ دیکھ حسینؓ ریگستان میں پڑا ہے۔ خاک و خون سے آلودہ ہے۔ تمام بدن ٹکڑے ٹکڑے ہے۔ تیری بیٹیاں قیدی ہیں۔ تیری اولاد مقتول ہے۔ ہوا ان پر خاک ڈال رہی ہے۔" راوی کہتا ہے۔ دوست دشمن کوئی نہ تھا جو ان کے بین سے رونے نہ لگا ہو۔ (ابن جریر)

۷۲ سر

پھر تمام مقتولوں کے سر کاٹے گئے۔ کل ۷۲ سر تھے شمر بن ذی الجوشن، قیس بن الاشعث، عمرو بن الحجاج، عزرہ بن قیس یہ تمام سر عبید اللہ بن زیاد کے پاس لے گئے۔

حضرت کا سر ابن زیاد کے سامنے

حمید بن مسلم (جو خولی بن یزید کے ساتھ حضرت حسین کا سر کوفہ میں لایا تھا) روایت کرتا ہے کہ حسین کا سر ابن زیاد کے روبرو رکھا گیا مجلس

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حاضرین سے لبریز تھی۔ ابن زیاد کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ چھڑی آپ کے لبوں پر مارنے لگا۔

جب اس نے بار بار یہی حرکت کی تو زید بن ارقمؓ صحابی چلّا اٹھے "ان لبوں سے اپنی چھڑی ہٹا لے قسم خدا کی، میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ اپنے ہونٹ ان ہونٹوں پر رکھتے تھے اور ان کا بوسہ لیتے تھے۔" یہ کہہ کر وہ زار قطار رونے لگے۔ ابن زیاد خفا ہو گیا۔ "خدا تیری آنکھوں کو رلائے۔ واللہ اگر تو بوڑھا ہو کر سٹھیا نہ گیا ہوتا تو ابھی تیری گردن مار دیتا۔"

زید بن ارقمؓ یہ کہتے ہوئے مجلس سے چلے گئے۔ "اے عرب کے لوگو! آج کے بعد سے تم غلام ہو۔ تم نے ابن فاطمہ کو قتل کیا ہے۔ ابن مرجانہ (یعنی عبید اللہ) کو حاکم بنایا۔ وہ تمہارے نیک انسان قتل کرتا اور شریروں کو غلام بناتا ہے۔ تم نے ذلت پسند کر لی۔ خدا انہیں مارے جو ذلت قبول کرتے ہیں۔"

بعض روایات میں یہ واقعہ خود یزید کی طرف منسوب ہے مگر صحیح یہی ہے کہ ابن زیاد نے چھڑی ماری تھی۔

ابن زیاد اور حضرت زینب

راوی کہتا ہے کہ جب اہل بیت کی خواتین اور بچے عبید اللہ کے سامنے پہنچے۔ تو حضرت زینب نے نہایت ہی حقیر لباس پہنا ہوا تھا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ ان کی کنیزیں انھیں اپنے بیچ میں لئے تھیں۔ عبید اللہ نے پوچھا "یہ کون بیٹھی ہے؟" انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تین مرتبہ یہی سوال کیا۔ مگر وہ خاموش رہیں۔ آخر ان کی ایک کنیز نے کہا "یہ زینب بنت فاطمہ ہیں!" عبید اللہ شماتت کی راہ سے چلایا۔ "اس خدا کی ستائش جس نے تم لوگوں کو رسوا اور ہلاک کیا ہے اور تمہارے نام کو بٹہ لگایا۔"

اس پر حضرت زینب نے جواب دیا "ہزار ستائش اس خدا کے لئے جس نے ہمیں محمد سے عزت بخشی اور ہمیں پاک کیا نہ کہ جیسا تو کہتا ہے۔ فاسق رسوا ہوتے، فاجروں کے نام کو بٹہ لگتا ہے"

ابن زیاد نے کہا "تو نے دیکھا۔ خدا نے تیرے خاندان سے کیا سلوک کیا؟"

حضرت زینب بولیں "ان کی قسمت میں قتل کی موت لکھی تھی۔ اس لئے وہ مقتل میں پہنچ گئے۔ عنقریب خدا تجھے اور انہیں ایک جگہ جمع کر دے گا۔ اور تم باہم اس کے حضور سوال و جواب کر لو گے۔"

ابن زیاد غضبناک ہوا۔ اس کا غصہ دیکھ کر عمرو بن حریث نے کہا۔ "خدا امیر کو سنوارے یہ تو محض ایک عورت ہے۔ عورتوں کی بات کا خیال نہ کرنا چاہئے۔"

پھر کچھ دیر بعد ابن زیاد نے کہا "خدا نے تیرے سرکش سردار اور تیرے اہل بیت کے نافرمان باغیوں کی طرف سے میرا دل ٹھنڈا کر دیا۔"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اس پر حضرت زینب اپنے تئیں سنبھال نہ سکیں۔ بے اختیار رو پڑیں۔ انہوں نے کہا "واللہ تو نے میرے سردار کو قتل کر ڈالا۔ میرا خاندان مٹا ڈالا۔ میری شاخیں کاٹ دیں۔ میری جڑ اکھاڑ دی۔ اگر اس سے تیرا دل ٹھنڈا ہو سکتا ہے۔ تو ٹھنڈا ہو جائے۔

ابن زیاد نے مسکرا کر کہا "یہ شجاعت ہے! تیرا باپ بھی شاعر اور شجاع تھا۔"

زینب نے کہا "عورت کو شجاعت سے کیا سروکار۔ میری مصیبت نے مجھے شجاعت سے غافل کر دیا ہے۔ میں جو کچھ کہہ رہی ہوں یہ تو دل کی آگ ہے۔"

ابن زیاد اور امام زین العابدین

اس گفتگو سے فارغ ہو کر ابن زیاد کی نظر زین العابدین علی بن الحسین پر پڑی۔ یہ بیمار تھے۔ ابن زیاد نے ان سے ان کا نام پوچھا۔ انہوں نے کہا "علی بن الحسین۔" ابن زیاد نے تعجب سے کہا "کیا اللہ نے علی بن الحسین کو قتل نہیں کر ڈالا۔"

زین العابدین نے کچھ جواب نہیں دیا۔

ابن زیاد نے کہا "بولتا کیوں نہیں ہے"

انہوں نے جواب دیا۔ میرے ایک اور بھائی کا نام بھی علی تھا۔ لوگوں نے غلطی سے اسے مار ڈالا۔"

ابن زیاد نے کہا: "لوگوں نے نہیں خدا نے مارا ہے۔"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اس پر زین العابدین نے یہ آیت پڑھی (اللہ یتوفی الانفس حین موتھا وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ)

اس پر ابن زیاد چلایا "خدا تجھے مارے تو بھی انہیں میں سے ہے"
پھر اس کے بعد ابن زیاد نے چاہا۔ انہیں بھی قتل کر ڈالے۔ لیکن زینب بیقرار ہو کر چیخ اٹھیں "میں تجھے خدا کا واسطہ دیتی ہوں۔ اگر تو مومن ہے اور اس لڑکے کو ضرور قتل کرنا چاہتا ہے تو مجھے اسی کے ساتھ مار ڈال۔!"

امام زین العابدین نے بلند آواز سے کہا "اے ابن زیاد اگر تو ان عورتوں سے ذرا بھی رشتہ سمجھتا ہے تو میرے بعد ان کے ساتھ کسی متقی آدمی کو بھیجنا۔ جو اسلامی معاشرت کے اصول پر ان سے برتاؤ کرے۔" ابن زیاد دیر تک زینب کو دیکھتا رہا۔ پھر لوگوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "رشتہ بھی کیسی عجیب چیز ہے؟ واللہ مجھے یقین ہے کہ یہ دل سے لڑکے کے ساتھ قتل ہونا چاہتی ہے۔ اچھا لڑکے کو چھوڑ دو۔ یہ بھی اپنے خاندان کی عورتوں کے ساتھ جائے۔"

(ابن جریر کامل وغیرہ)

ابن عفیف کا قتل

اس واقعہ کے بعد ابن زیاد نے جامع مسجد میں شہر والوں کو جمع کیا اور خطبہ دیتے ہوئے اس خدا کی تعریف کی جس نے حق کو ظاہر کیا، حق والوں کو فتحیاب کیا۔ امیر المومنین یزید بن معاویہ اور ان کی جماعت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

غالب ہوئی۔ کذاب ابن کذاب حسین بن علی اعداس کے ساتھیوں کو ہلاک کر ڈالا۔ ۔ ۔ ۔
یہ سن کر عبداللہ بن عفیف ازدی (جو حضرت علی کے مشہور صحابی ہیں اور جنگ جمل و صفین میں زخمی رہ کر اپنی دونوں آنکھیں کھو چکے تھے۔ کھڑے ہو گئے۔ اور چلائے "خدا کی قسم اے ابن مرجانہ! کذاب ابن کذاب تو تو ہے۔ نہ کہ حسین بن علی۔" ابن زیاد نے یہ سن کر انہیں قتل کر ڈالا۔

یزید کے سامنے

اس کے بعد ابن زیاد نے حضرت حسین کا سر بانس پر نصب کر کے زحر بن قیس کے ساتھ یزید کے پاس بھیج دیا۔ غاز بن ربیعہ کہتا ہے جس وقت زحر بن قیس پہنچا۔ میں یزید کے پاس بیٹھا تھا۔ یزید نے اس سے کہا۔ "کیا خبر ہے؟"

قاصد نے جواب دیا۔ فتح و نصرت کی بشارت لایا ہوں۔ حسین بن علی اپنے اٹھارہ اہل بیت اور ساٹھ حمایتیوں کے ساتھ ہم تک پہنچے۔ ہم نے انہیں بڑھ کر روکا اور مطالبہ کیا کہ اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دیں ورنہ لڑائی لڑیں۔ انہوں نے اطاعت پر لڑائی کو ترجیح دی چنانچہ ہم نے طلوع آفتاب کے ساتھ ہی ان پر حملہ بول دیا۔ جب تلواریں ان کے سروں پر پڑنے لگیں تو وہ اس طرح ہر طرف بھاگنے لگے اور جھاڑیوں اور گڑھوں میں چھپنے لگے جس طرح کبوتر باز سے بھاگتے اور

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

چھپتے ہیں۔ پھر ہم نے ان سب کا قلع قمع کر دیا۔ اس وقت ان کے رخسار غبار سے میلے ہو رہے ہیں۔ ان کے جسم دھوپ کی شدت اور ہوا کی تیزی سے خشک ہو رہے ہیں۔ گدھوں کی خوراک بن گئے ہیں۔"

یزید رونے لگا

راوی کہتا ہے کہ یزید نے یہ سنا تو اس کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ کہنے لگا "بغیر قتل حسین کے بھی میں تمہاری اطاعت سے خوش ہو سکتا تھا۔ ابن سمیہ (ابن زیاد) پر خدا کی لعنت!! واللہ اگر میں وہاں ہوتا تو حسین سے ضرور در گزر کرتا۔ خدا حسین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے! قاصد کو یزید نے کوئی انعام نہیں دیا۔" (ابن جریر کامل۔ تاریخ کبیر ذہبی)

یزید کا تاثر

یزید کے غلام قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب حضرت حسین اور ان کے اہل بیت کے سر یزید کے سامنے رکھے گئے تو اس نے یہ شعر پڑھا۔

یفلقن هاما من رجال اعزة
علینا وهم کانوا احق واظلما

(تلواریں ایسوں کے سر پھاڑتی ہیں، جو ہمیں عزیز ہیں، حالانکہ دراصل وہ ہی حق فراموش کرنے والے اور ظالم تھے۔)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

پھر کہا وہ اے حسین! اگر میں وہاں ہوتا، تو تجھے ہرگز قتل نہ کرتا۔"

اہل بیت دمشق میں

حضرت حسین کے سر کے بعد ابن زیاد نے اہل بیت کو بھی دمشق روانہ کردیا۔ شمر بن ذی الجوشن اور محضر بن ثعلبہ اس قافلہ کے سردار تھے۔ امام زین العابدین راستہ بھر خاموش رہے۔ کسی سے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ یزید کے دروازے پر پہنچ کر محضر بن ثعلبہ چلایا۔ "میں امیر المومنین کے پاس فاجر کمینوں کو لایا ہوں۔"

یزید سن کر خفا ہوا کہنے لگا۔ "محضر کی ماں سے زیادہ کمینہ اور شریر بچہ کسی عورت نے نہیں جنا۔"

یزید اور امام زین العابدین

پھر یزید نے شام کے سرداروں کو اپنی مجلس میں بلایا۔ اہل بیت کو بھی بٹھایا۔ اور امام زین العابدین سے مخاطب ہوا "اے علی! تمہارے ہی باپ نے میرا رشتہ کاٹا۔ میرا حق بھلایا۔ میری حکومت چھیننا چاہی اس پر خدا نے ان کے ساتھ وہ کیا جو تم دیکھ چکے ہو۔"

امام زین العابدین نے اس کے جواب میں یہ آیت پڑھی۔

ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأھا ان ذلک علی اللہ یسیر لکیلا تاسو علی فاتکم ولا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تفرحوا بما اتاکم واللہ لا یحب کل مختال فخور[۱]۔

یہ جواب یزید کو ناگوار ہوا۔ اس نے چاہا اپنے بیٹے خالد سے جواب دلوائے۔ مگر خالد کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ تب یزید نے خالد سے کہا "کہتا کیوں نہیں۔ مااصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر[۲]"

پھر یزید دوسرے بچوں اور عورتوں کی طرف متوجہ ہوا۔ انہیں اپنے قریب بلا کر بٹھایا۔ ان کی ہیئت خراب ہو رہی تھی۔ دیکھ کر متاسف ہوا اور کہنے لگا "خدا ابن مرجانہ کا برا کرے۔ اگر تم سے اس کا کوئی رشتہ ہوتا تو تمہارے ساتھ ایسا سلوک نہ کرتا نہ اس حال میں تمھیں میرے پاس بھیجتا"

حضرت زینب کی بیباکانہ گفتگو

حضرت فاطمہ بنت علی سے مروی ہے کہ جب ہم یزید کے سامنے بٹھائے گئے تو اس نے ہم پر ترس ظاہر کیا۔ ہمیں کچھ دینے کا حکم دیا۔ بڑی مہربانی سے پیش آیا۔ اسی اثنا ایک سرخ رنگ کا شامی لڑکا

---

[۱] تمہاری کوئی مصیبت بھی نہیں جو پہلے سے لکھی نہ گئی ہو۔ یہ خدا کے لئے بالکل آسان ہے۔ یہ اس لئے کہ نقصان پر افسوس نہ کرو اور فائدہ پر مغرور نہ ہو خدا مغروروں اور فخر کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

[۲] جو مصیبت بھی آتی ہے خود تمہارے اپنے ہاتھوں آتی ہے اور بہت سی غلطیاں تو خدا معاف کر دیتا ہے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کھڑا ہوا اور کہنے لگا ”امیر المومنین یہ لڑکی مجھے عنایت کردیجئے“۔ اور میری طرف اشارہ کیا۔ اس وقت میں کم سن اور خوبصورت تھی میں خوف سے کانپنے لگی اور اپنی بہن زینب کی چادر پکڑلی۔ وہ مجھ سے بڑی تھیں۔ زیادہ سمجھ دار تھیں۔ جانتی تھیں۔ یہ بات نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے پکار کر کہا ”تو کمینہ ہے۔ نہ تجھے اس کا اختیار ہے، نہ اسے (یزید کو) اس کا حق ہے“۔

اس جرأت پر یزید کو غصہ آگیا۔ کہنے لگا ”تو جھوٹ بکتی ہے۔ واللہ مجھے یہ حق حاصل ہے۔ اگر چاہوں تو ابھی کرسکتا ہوں“۔

زینب نے کہا ”ہرگز نہیں! خدا نے تمہیں یہ حق ہرگز نہیں دیا۔ یہ بات دوسری ہے کہ تم ہماری ملت سے نکل جاؤ اور ہمارا دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرلو“۔

یزید اور بھی زیادہ خفا ہوا کہنے لگا ”دین سے تیرا باپ اور بھائی نکل چکا ہے“۔

زینب نے بلا تامل جواب دیا ”اللہ کے دین سے، میرے باپ کے دین سے، میرے بھائی کے دین سے، میرے نانا کے دین سے تو نے، تیرے باپ نے، تیرے دادا نے ہدایت پائی ہے“۔

یزید چلایا ”اے دشمن خدا تو جھوٹی ہے“۔

زینب بولیں ”تو زبردستی حاکم بن بیٹھا ہے۔ ظلم سے گالیاں دیتا ہے۔ اپنی قوت سے مخلوق کو دباتا ہے“۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حضرت فاطمہ بنت علی کہتی ہیں۔ یہ گفتگو سن کر شاید یزید شرمندہ ہو گیا۔ کیونکہ پھر کچھ نہ بولا۔ مگر وہ شامی لڑکا پھر کھڑا ہوا اور وہی بات کہی۔ اس پر یزید نے غضبناک آواز میں اُسے ڈانٹ بتائی۔ دور ہو کم بخت اللہ تجھے موت کا تحفہ بخشے۔"

یزید کا مشورہ

دیر تک خاموشی رہی پھر یزید شامی رؤساء امراء کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا۔ "ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو؟" بعضوں نے سخت کلامی کے ساتھ بدسلوکی کا مشورہ دیا۔ مگر نعمان بن بشیر نے کہا۔ "ان کے ساتھ وہی کیجئے۔ جو رسول اللہ انہیں اس حال میں دیکھ کر کرتے۔"

حضرت فاطمہ بنت حسین نے یہ سُن کر کہا۔ "اے یزید! یہ رسول اللہ کی لڑکیاں ہیں!"

اس نعمت کے ذکر سے یزید کی طبیعت بھی متاثر ہو گئی۔ وہ اور درباری اپنے آنسو نہ روک سکے۔ بالآخر یزید نے حکم دیا۔ کہ ان کے قیام کے لئے علیحدہ انتظام کر دیا جائے۔

یزید کی بیوی کا غم

اس اثنا میں واقعہ کی خبر یزید کے گھر میں عورتوں کو بھی معلوم ہو گئی ہند بنت عبداللہ یزید کی بیوی نے منہ پر نقاب ڈالی اور باہر آ کر یزید

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سے کہا: "امیرالمومنین کیا حسین بنت فاطمہ بنت رسول اللہ کا سر آیا ہے؟"
یزید نے کہا: "ہاں! تم خوب رو، بین کرو، رسول اللہ کے نواسے اور
قریش کے اصیل پر ماتم کرو۔ ابن زیاد نے بہت جلدی کی، قتل کر ڈالا،
خدا اسے بھی قتل کرے!

حسین کی اجتہادی غلطی

اس کے بعد یزید نے حاضرین مجلس سے کہا: "تم جانتے ہو یہ سب
کس بات کا نتیجہ ہے؟ یہ حسین کے اجتہاد کی غلطی کا نتیجہ ہے۔ انھوں نے
سوچا میرے باپ یزید کے باپ سے افضل ہیں۔ میری ماں یزید کی ماں سے
افضل ہے۔ میرے نانا یزید کے نانا سے افضل ہیں اور میں خود بھی یزید سے
افضل ہوں۔ اس لئے حکومت کا بھی یزید سے زیادہ مستحق ہوں۔ حالانکہ ان کا
یہ سمجھنا کہ ان کے والد میرے والد سے افضل تھے صحیح نہیں۔ علی اور معاویہ
نے باہم جھگڑا کیا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ کس کے حق میں فیصلہ ہوا؟ رہا ان
کا یہ کہنا کہ ان کی ماں میری ماں سے افضل تھی تو بلا شبہ ٹھیک ہے۔ فاطمہ
بنت رسول اللہ میری ماں سے کہیں افضل ہیں۔ اسی طرح ان کا نانا میرے
نانا سے افضل تھے۔ تو خدا کی قسم کوئی بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان
رکھنے والا رسول اللہ سے افضل بلکہ رسول اللہ کے برابر کسی انسان کو نہیں
سمجھ سکتا۔ حسین کے اجتہاد نے غلطی کی۔ وہ یہ آیت بالکل بھول گئے۔
اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیئ قدیر۔

پھر اہل بیت کی خاتونیں یزید کے محل میں پہنچائی گئیں۔ خاندان معاویہ کی عورتوں نے انہیں اس حال میں دیکھا تو بے اختیار رونے پیٹنے لگیں۔

یزید کی سنگ دلی

پھر یزید آیا تو فاطمہ بنت حسین نے اس سے کہا "اے یزید کیا رسول اللہ کی لڑکیاں کنیزیں ہو گئیں؟"

یزید نے جواب دیا "اے میرے بھائی کی بیٹی۔ ایسا کیوں ہونے لگا"

فاطمہ نے کہا "بخدا ہمارے کان میں ایک بالی بھی نہیں چھوڑی گئی"

یزید نے کہا "تم لوگوں کو جتنا گیا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ میں تمہیں دوں گا" چنانچہ جس نے اپنا جتنا نقصان بتایا، اُس سے دگنا تگنا دیا گیا۔

یزید کا دستور تھا۔ روز صبح شام کے کھانے میں علی بن حسین کو اپنے ساتھ شریک کیا کرتا تھا۔ ایک دن حضرت حسن کے کمسن بچے عمرو کو بھی بلایا اور ہنسی سے کہنے لگا "تو اس سے لڑے گا؟ اور اپنے لڑکے خالد کی طرف اشارہ کیا۔ عمرو بن حسن نے اپنے بچپنے کے بھولے پن سے جواب دیا "یوں نہیں ایک چھری مجھے دو اور ایک چھری اسے دو۔ پھر ہماری لڑائی دیکھو!"

یزید کھلکھلا کر ہنس پڑا اور عمرو بن حسن کو گود میں اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ اور کہا "سانپ کا بچہ بھی سانپ ہی ہوتا ہے!"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

یزید کی زود پشیمانی

یزید نے اہل بیت کو کچھ دن اپنا مہمان رکھا۔ اپنی مجلسوں میں ان کا ذکر کرتا اور بار بار کہتا "کیا حرج تھا اگر میں خود تھوڑی سی تکلیف گوارا کر لیتا۔ حسین کو اپنے گھر میں اپنے ساتھ رکھتا۔ ان کے مطالبہ پر غور کرتا، اگرچہ اس سے میری قوت میں کمی ہی کیوں نہ ہو جاتی۔ لیکن اس سے رسول اللہ صلعم کے حق اور رشتہ داری کی تو حفاظت ہوتی۔ خدا کی لعنت۔ ابن مرجانہ (ابن زیاد) پر حسین کو جس نے لڑائی پر مجبور کیا۔ حسین نے کہا تھا۔ میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیدیں گے۔ یا مسلمانوں کی سرحد پر جا کر جہاد میں مصروف ہو جائیں گے۔ مگر ابن زیاد نے ان کی کوئی بات بھی نہیں مانی۔ اور قتل کر دیا ان کے قتل سے تمام مسلمانوں میں مجھے مبغوض بنا دیا۔ خدا کی لعنت ابن مرجانہ پر! خدا کا غضب ابن مرجانہ پر!"

اہل بیت کو رخصت کرنا

جب اہل بیت کو مدینہ بھیجنے لگا۔ تو امام زین العابدین سے ایک مرتبہ اور کہا "ابن مرجانہ پر خدا کی لعنت! واللہ اگر میں حسین کے ساتھ ہوتا اور وہ میرے سامنے اپنی کوئی شرط بھی پیش کرتے تو میں اسے ضرور منظور کر لیتا۔ میں ان کی جان ہر ممکن ذریعہ سے بچاتا، اگرچہ ایسا کرنے میں خود میرے کسی بیٹے کی جان چلی جاتی۔ لیکن خدا کو وہی منظور تھا، جو ہو چکا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

دیکھو! مجھ سے برابر خط و کتابت کرتے رہنا، جو ضرورت بھی پیش آئے، مجھے خبر دینا۔

بعد میں حضرت سکینہ برابر کہا کرتی تھیں! "میں نے کبھی کوئی ناشکر انسان یزید سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والا نہیں دیکھا۔

اہل بیت کی فیاضی

یزید نے اہل بیت کو اپنے ایک معتبر آدمی اور فوج کی حفاظت میں رخصت کر دیا۔ اس شخص نے راستہ بھر ان مصیبت زدوں سے اچھا برتاؤ کیا۔ جب یہ منزل مقصود پر پہنچ گئے تو حضرت زینب بنت علی اور حضرت فاطمہ بنت حسین ؑ نے اپنی چوڑیاں اور کنگن اُسے بھیجے اور کہا۔ "یہ تمہاری نیکی کا بدلہ ہے ہمارے پاس کچھ نہیں کہ تمہیں دیں"

اس شخص نے زیور واپس کر دیئے۔ اور کہلایا" واللہ میرا یہ برتاؤ کسی دنیاوی طمع سے نہیں تھا۔ رسول اللہ صلعم کے خیال سے تھا۔

مدینہ میں ماتم

اہل بیت کے آنے سے بہت پہلے مدینہ میں یہ جانگسل خبر پہنچ چکی تھی۔ بنی ہاشم کی خاتونوں نے سنا تو گھروں سے چلاتی ہوئی نکل آئیں حضرت عقیل بن ابی طالب کی صاحبزادی آگے آگے تھیں۔ اور یہ شعر پڑھتی جاتی تھیں۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ماذا تقولون ان قال النبی لکم

ماذا فعلتم وانتم آخر الامم

(کیا کہو گے جب نبی تم سے سوال کریں گے کہ اے وہ جو سب سے آخری امت ہو)

بعترتی و باھلی بعد مفتقدی

منہم اساری و منہم ضرجوا بدم

(تم نے میری اولاد اور خاندان سے میرے بعد کیا سلوک کیا کہ ان میں سے بعض قیدی ہیں اور بعض خون میں نہائے پڑے ہیں)

مرثیہ

حضرت حسین کی شہادت پر بہت سے لوگوں نے مرثیئے کہے۔ سلیمان بن قتۃ کا مرثیہ بہت زیادہ مشہور ہوا۔

مررت علی ابیات ال محمد

فلم ارھا کعھدھا یوم حلت

(میں خاندان محمدؐ کے گھروں کی طرف سے گزرا۔ مگر وہ کبھی روئے نہ تھے۔ جیسے اس دن جب ان کی حرمت توڑی گئی۔)

فلا یبعد اللہ الدیار و اھلھا

وان اصبحت اھلھا قد تخلت

(خدا ان مکانوں اور مکینوں کو دور نہ کرے۔ اگرچہ وہ اب اپنے مکینوں سے خالی پڑے ہیں)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

وان قتیلا لطف من آل ہاشم

اول رقاب المسلمین فذلت

(کربلا میں ہاشمی مقتول کے قتل نے مسلمانوں کی گردنیں ذلیل کر ڈالیں ۔)

وکانوا رجاء ثم صاروا رزیۃ

فقد عظمت تلک الرزایا وجلت

(ان مقتولوں سے دنیا کی اُمیدیں وابستہ تھیں ۔ مگر وہ مصیبت بن گئے ۔ آہ یہ مصیبت کتنی بڑی اور سخت ہے)

الم تر ان الارض اضحت مریضۃ

لفقد حسین والبلاد اقشعرت

(کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمین حسینؓ کے فراق میں بیمار ہے اور دنیا کانپ رہی ہے)

وقد اعولت تبکی السماء لفقدہ

والنجوم ناحت علیہ وصلت

(آسمان بھی اس کی جُدائی پر روتا ہے ۔ ستارے بھی ماتم اور سلام بھیج رہے ہیں)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

عمرو بن العاصؓ

حضرت عمرو بن العاص (رض) کی شجاعت، تدبّر، فتوحات سے تاریخ کے صفحات لبریز ہیں۔ مصر کی فتح سراسر انہی کے تدبر و قیادت کا نتیجہ تھی۔ خلافت اموی کے قیام میں انہی کی سیاست کارفرما تھی۔ اپنے عہد کی سیاست میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ مؤرخین نے اتفاق کیا ہے کہ عرب کی سیاست تین سروں میں جمع ہو گئی تھی۔ عمرو بن العاص، معاویہ بن سفیان زیاد بن ابیہ۔ اتفاق سے یہ تینوں سر مل کر ایک ہو گئے۔ انھوں نے سیاسی حکمت عملیوں سے اسلامی سیاست کا دھارا اس طرف پھیر دیا۔ جدھر وہ پھیرنا چاہتے تھے۔ حضرت علی علیہ السّلام اور خلافت راشدہ کے نظام کو صرف امیر معاویہ کی سیاست نے شکست نہیں دی تھی۔ اس میں سب سے زیادہ کارفرما دماغ عمرو بن العاص کا تھا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ایک ایسے سیاسی تدبر نے موت کا کس طرح خیر مقدم کیا تھا۔ ذیل کی سطروں میں اس کی تفصیل ملے گی۔

ایک عجیب سوال

جب بیماری نے خطرناک صورت اختیار کر لی اور عرب کے اس دانش مند کو زندگی کی کوئی اُمید باقی نہیں رہی۔ تو اس نے اپنی فوج خاصہ کے افسر اور سپاہی طلب کئے۔

لیٹے لیٹے ان سے سوال کیا" میں تمہارا کیسا ساتھی تھا؟"

" سبحان اللہ! آپ نہایت ہی مہربان آقا تھے۔ دل کھول کر دیتے تھے۔ ہمیں خوش رکھتے تھے۔ یہ کرتے تھے۔ وہ کرتے تھے"

وہ بڑی سرگرمی اور جوش سے جواب دینے لگے۔

ابن عاص نے یہ سُن کر بڑی سنجیدگی سے کہا" میں یہ سب کچھ صرف اس لئے کرتا تھا کہ تم مجھے موت کے منہ سے بچاؤ گے۔ کیوں کہ تم سپاہی تھے اور میدان جنگ میں اپنے سردار کے لئے سپر تھے۔ لیکن یہ دیکھو، موت سامنے کھڑی ہے اور میرا کام تمام کر دینا چاہتی ہے۔ آگے بڑھو اور اسے مجھ سے دور کرو"

سب ایک دوسرے کا حیرت سے منہ تکنے لگے۔ پریشان تھے، کیا جواب دیں؟

" اے ابو عبد اللہ! دیر کے بعد انھوں نے کہا" واللہ ہم آپ کی زبان

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سے ایسی فضول بات سننے کے ہرگز متوقع نہ تھے۔ آپ جانتے ہیں کہ موت کے مقابلہ میں ہم آپ کے کچھ بھی کام نہیں آسکتے !"

انھوں نے آہ بھری: "واللہ یہ حقیقت میں خوب جانتا ہوں" انھوں نے حسرت سے کہا۔ "واقعی تم مجھے موت سے ہرگز نہیں بچا سکتے۔ لیکن اے کاش یہ بات پہلے سے سوچ لیتا۔ اے کاش میں نے تم میں سے کوئی ایک آدمی بھی اپنی حفاظت کے لئے نہ رکھا ہوتا۔ ابن ابی طالب (حضرت علی) کا بھلا ہو۔ کیا ہی خوب کہہ گیا ہے: "آدمی کی سب سے بڑی محافظ خود اس کی اپنی موت ہے"۔ (طبقات ابن سعد)

دیوار کی طرف منہ کرکے رونے لگے

راوی کہتا ہے۔ ہم عمرو بن العاص کی عیادت کو حاضر ہوئے وہ موت کی سختیوں میں مبتلا تھے۔ اچانک دیوار کی طرف منہ پھیر لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا رسول اللہ آپ کو یہ بشارتیں نہیں دے چکے ہیں۔

انھوں نے بشارتیں سنائیں لیکن ابن عاص نے روتے ہوئے سر سے اشارہ کیا۔ پھر ہماری طرف منہ پھیرا اور کہنے لگا۔

زندگی کے تین دور

"میرے پاس سب سے افضل دولت لا الہ الا اللہ محمد رسول

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اللہ کی شہادت ہے۔

"مجھ پر تین حالتیں گزری ہیں"۔

"ایک وقت وہ تھا کہ رسول اللہ سے زیادہ میں کسی اپنے دل میں دشمنی نہیں رکھتا تھا۔ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح قابو پاکر آپ کو قتل کر ڈالوں۔ اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو یقیناً جہنمی مرتا۔

پھر ایک وقت آیا۔ جب خدا نے میرے دل میں اسلام ڈال دیا۔ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا "یا رسول اللہ ہاتھ بڑھایئے میں بیعت کرتا ہوں۔ آپ نے دست مبارک دراز کیا۔ مگر پھر میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ فرمایا" عمرو تجھے کیا ہوا ہے "میں نے کہا۔ ایک شرط چاہتا ہوں"۔ فرمایا۔ کونسی شرط؟" میں نے عرض کیا "یہ شرط کہ میری تشفی ہو جائے" اس پر ارشاد ہوا "اے عمرو! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام اپنے سے پہلے کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے؟ ہجرت بھی مٹا دیتی ہے۔ حج بھی مٹا دیتا ہے؟"

(یہ ابن عاص کی مشہور روایت ہے جسے شیخین نے بھی روایت کیا ہے)

اس وقت میں نے اپنا یہ حال دیکھا کہ نہ تو رسول اللہ سے زیادہ مجھے کوئی دوسرا انسان محبوب تھا اور نہ رسول اللہ سے زیادہ کسی کی عزت میری نگاہ میں تھی۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے آپ کا حلیہ پوچھے تو نہیں بتا نہیں سکتا کیونکہ انتہائی عظمت و ہیبت کی وجہ سے میں آپ کو نظر بھر کے دیکھ ہی نہیں سکتا تھا۔ اگر میں اس حالت میں مرجاتا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تو میرے جنتی ہونے کی پوری اُمید تھی۔
پھر ایک زمانہ آیا۔ جس میں ہم نے بہت سے اونچ نیچ کام کئے۔
میں نہیں جانتا، اب میرا کیا حال ہوگا؟"

مٹی آہستہ آہستہ ڈالنا

"جب میں مروں تو میرے ساتھ رونے والیاں نہ جائیں، نہ آگ جائے۔ دفن کے وقت مجھ پر مٹی آہستہ آہستہ ڈالنا۔ میری قبر سے فارغ ہو کر اس وقت تک میرے قریب رہنا۔ جب تک جانور ذبح کرکے ان کا گوشت تقسیم نہ ہو جائے۔ کیوں کہ تمہاری موجودگی سے مجھے اُنس حاصل ہوگا۔ پھر میں جان لوں گا کہ اپنے پروردگار کو کیا جواب دوں"!

(طبقات ابن سعد)

بگڑتا زیادہ ہوں بنتا کم ہوں

ہوش و حواس آخری وقت تک قائم تھے۔ معاویہ بن خدیج عیادت کو گئے۔ تو دیکھا نزع کی حالت ہے پوچھا "کیا حال ہے؟"
آپ نے جواب دیا: پگھل رہا ہوں۔ بگڑتا زیادہ ہوں۔ بنتا کم ہوں۔ اس صورت میں بوڑھے کا بچنا کیوں کر ممکن ہے۔

(عقد الفرید و ابن سعد)

حضرت ابن عباس سے سوال جواب

حضرت عبداللہ ابن عباس عیادت کو آئے۔ سلام کیا، طبیعت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

پوچھی۔ کہنے لگے ”میں نے اپنی دنیا کم بنائی۔ مگر دین زیادہ بگاڑ لیا۔ اگر میں نے اسے بگاڑا ہوتا جسے سنوارا ہے اور اسے سنوارا ہوتا جسے بگاڑا، تو یقیناً بازی لے جاتا۔ اگر مجھے اختیار ملے۔ تو ضرور اسی کی آرزو کروں۔ اگر بھوت گنے سے بچ سکوں تو ضرور بھاگ جاؤں۔ اس وقت تو میں منجنیق کی طرح آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہو رہا ہوں۔ نہ اپنے ہاتھوں کے زور سے اوپر چڑھ سکتا ہوں نہ پیروں کی قوت سے نیچے اُتر سکتا ہوں۔ اے میرے بھتیجے! مجھے کوئی ایسی نصیحت کر جس سے فائدہ اُٹھاؤں۔“

ابن عباس نے جواب دیا ”اے ابو عبداللہ اب وقت کہاں۔ آپ کا بھتیجا تو خود بوڑھا ہو کر آپ کا بھائی بن گیا ہے۔ اگر آپ رونے کے لئے کہیں تو میں رونے کو حاضر ہوں۔ جو مقیم ہے وہ سفر کا کیوں کر یقین کر سکتا ہے؟“

عمرو بن العاص یہ جواب سُن کر بہت افسردہ ہوئے اور کہنے لگے ”کیسی سخت گھڑی ہے۔ کچھ اوپر اسی برس کا سن اے ابن عباس! تو مجھے پروردگار کی رحمت سے مایوس کرتا ہے۔ الٰہی! یہ ابن عباس ہے جو تیری رحمت سے نا امید کرتا ہے۔ الٰہی مجھے خوب تکلیف دے۔ یہاں تک کہ تیرا غصہ دور ہو جائے۔ اور تیری رضامندی لوٹ آئے۔

ابن عباس نے کہا ”ابو عبداللہ! آپ نے جو چیز لی تھی وہ تو نئی تھی اور اب جو دے رہے ہو وہ چیز پرانی ہے یہ کیسے ممکن ہے؟

اس پر وہ آزردہ خاطر ہو گئے۔ ابن عباس! مجھے کیوں پریشان کرتا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہے۔ جو بات کرتا ہوں اسے کاٹ دیتا ہے۔ (استیعاب)

موت کی کیفیت

عمرو بن العاص زندگی میں اکثر کہا کرتے تھے "مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے۔ جن کے موت کے وقت حواس درست ہوتے ہیں۔ مگر موت کی حقیقت بیان نہیں کرتے" لوگوں کو یہ بات یاد تھی۔ جب وہ خود اس منزل پر پہنچے تو حضرت عبد اللہ ابن عباس نے یہ مقولہ یاد دلایا۔ (ایک روایت میں ہے کہ خود ان کے بیٹے نے سوال کیا تھا) عمرو بن العاص نے ٹھنڈی سانس لی "جانِ من!" انہوں نے جواب دیا "موت کی صفت بیان نہیں ہو سکتی۔ موت ناقابل بیان ہے۔ لیکن میں اس وقت صرف ایک اشارہ کر سکتا ہوں مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آسمان زمین پر ٹوٹ پڑا۔ اور میں دونوں کے درمیان پڑ گیا ہوں" (الکامل جلد ۱)

"گویا میری گردن پر رضوی پہاڑ رکھا ہے گویا میرے پیٹ میں کھجور کے کانٹے بھر گئے ہیں۔ گویا میری سانس سوئی کے ناکے سے نکل رہی ہے"

(ابن سعد)

دولت سے بیزاری

اسی حال میں انہوں نے ایک صندوق کی طرف اشارہ کرکے اپنے بیٹے عبد اللہ سے کہا "اسے لے لے"

آپ کے بیٹے عبد اللہ کا زہد مشہور ہے۔ انہوں نے کہا "مجھے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اس کی ضرورت نہیں۔ عمرو نے کہا "اس میں دولت ہے"
عبداللہ نے پھر انکار کیا۔ اس پر ہاتھ مل کر کہنے لگے "کاش! اس میں سونے کی بجائے بکری کی مینگنیاں ہوتیں" (الکامل جلد ۱)

دُعا

جب بالکل آخری وقت آگیا تو انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیئے مٹھیاں کس لیں۔ اور دعا کے لئے یہ کلمات زبان پر تھے۔
"الٰہی! تو نے حکم دیا اور ہم نے حکم عدولی کی۔ الٰہی تو نے منع کیا اور ہم نے نافرمانی کی۔ الٰہی! میں بے قصور نہیں ہوں کہ معذرت کروں طاقتور نہیں ہوں کہ غالب آجاؤں۔ اگر تیری رحمت شاملِ حال نہ ہوگی۔ تو ہلاک ہو جاؤں گا"

(ابن سعد الکامل)

اس کے بعد تین مرتبہ کہا لا الٰہ الا اللہ اور جاں بحق تسلیم ہو گئے۔

(ابن سعد)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حجاج بن یوسف

خلافت اموی کے حکام میں حجاج بن یوسف سے زیادہ کسی شخص کو شہرت حاصل نہیں ہوئی۔ مگر یہ شہرت عدل وفیض رسانی کی نہیں تھی۔ سیاست قہر کی تھی۔ تاریخ اسلام میں حجاج کا قہر ضرب المثل ہو گیا ہے۔ یزید بن معاویہ کی وفات کے بعد اموی سلطنت کی بنیادیں ہل گئی تھیں۔ وہ حجاج ہی تھا جس نے اپنی بے پناہ تلوار سے اور بے روک سفاکی سے از سرِ نو اس کی گری ہوئی عمارت مستحکم کر دی۔

بنی امیہ کے لئے سب سے بڑا خطرہ حضرت عبد اللہ ابن الزبیر سے تھا۔ ان کی حکومت کا مرکز مکہ میں تھا۔ اور اس کا دائرہ شام کی سرحدوں تک پہنچ گیا تھا۔ حجاج بن یوسف نے یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے دور کر دیا۔ مکہ کا محاصرہ کیا، کعبہ پر منجنیقیں لگا دیں۔ اور حضرت عبد اللہ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

بن الزبیر کو نہایت سفاکی سے قتل کر ڈالا۔

عراق شروع سے شورش پسند قبائل کا مرکز تھا۔ یہاں کی سیاسی بے چینی کسی طرح ختم نہ ہوتی تھی۔ والیوں پر والی آتے تھے۔ اور بے بس ہو کر لوٹ جاتے تھے۔ لیکن حجاج بن یوسف کی تلوار نے اپنی ایک ہی ضرب میں عراق کی ساری شورہ پشتی ختم کر ڈالی۔ خود اس عہد کے لوگوں کو اس پر تعجب تھا۔ قاسم بن سلام کہا کرتے تھے۔ "کوفہ والوں کی خودداری اور نخوت اب کیا ہو گئی؟ انھوں نے امیر المومنین علیؑ کو قتل کیا، حسینؑ بن علیؑ کا سر کاٹا۔ مختار جیسا صاحب جبروت ہلاک کر دیا۔ مگر اس بدصورت ملعون! (حجاج) کے سامنے بالکل ذلیل ہو کر رہ گئے۔ کوفہ میں ایک لاکھ عرب موجود ہیں۔ مگر یہ خبیث ۱۲ سوار لے کر آیا اور سب کو غلام بنا ڈالا"۔

حجاج کا عراق میں اولین خطبہ، ادب عربی کی اتنی مشہور چیز ہے کہ صرف اشارہ کر دینا کافی ہوگا۔ اما واللہ انی لاحمل الشر بحملہ واحذوہ بنعلہ واجزیہ بمثلہ وانی لاری ابصارا طامحۃ واعناقا متطاولۃ ورؤسا قد اینعت وحان قطافہا وکانی انظر الی الدماء بین العمائم واللحی تترقرق

حجاج کی تلوار جس درجہ سفاک تھی۔ اتنی ہی اس کی زبان بھی بلیغ تھی۔ اس کا یہ خطبہ خطیبانہ رنگ کا بے نظیر نمونہ ہے۔ "میں دیکھتا ہوں کہ نظریں اٹھی ہوئی ہیں۔ گردنیں اونچی ہو رہی ہیں۔ سروں کی فصل پک چکی ہے اور کٹائی کا وقت آ گیا ہے۔ میری نظریں وہ خون دیکھ رہی ہیں جو پگڑیوں اور ڈاڑھیوں کے درمیان بہہ رہا ہے"۔ حجاج نے جیسا کہا تھا ویسا ہی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کر دکھایا۔

بیان کیا گیا ہے کہ جنگوں کے علاوہ حالتِ امن میں اس نے ایک لاکھ ۲۵ ہزار آدمی قتل کئے تھے۔ (عقد الفرید۔ البیان والتبیین وغیرہ)

بڑے بڑے اکابر و ابرار مثلاً سعید بن جبیر وغیرہ کی گردنیں اڑا دیں۔ مدینہ میں بے شمار صحابہ کے ہاتھوں پر سیسے کی مہریں لگا دیں حضرت عبداللہ بن الزبیر اور حضرت عبداللہ بن عمر جیسے جلیل القدر صحابیوں کو قتل کیا۔ موجودہ زمانے کی استعماری سیاست کی طرح اس کا بھی اصول یہ تھا۔ حکومت کے قیام کے لئے ہر بات جائز ہے۔ اور حکومتیں رحم و عدل سے نہیں بلکہ قہر و تعزیر سے قائم ہوتی ہیں۔

اس عہد کے عرفاء و صلحا حجاج کو خدا کا قہر و عذاب خیال کرتے تھے۔ حضرت حسن بصری کہا کرتے تھے "حجاج اللہ کا عذاب ہے۔ اسے اپنے ہاتھوں سے دور کرنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ خدا سے تضرع و زاری کرو۔ کیونکہ اس نے فرمایا ہے۔

"ولقد اخذناھم بالعذاب فما استکانوا لربھم وما یتضرعون"

یہی سبب ہے کہ جہاں ہی اس کی موت کی خبر سنی گئی۔ حضرت حسن اور عمر بن عبدالعزیز سجدے میں گر پڑے۔ اس امت کا فرعون مر گیا۔ بے اختیار ان کی زبانوں سے نکل گیا۔

اب دیکھنا چاہئے اس جابر و قہرمان انسان نے موت کا مقابلہ کیونکر کیا؟ جس گھاٹ ہزاروں مخلوق کو اپنے ہاتھوں اتار چکا تھا۔ خود اس میں کیسے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اُترا؟

بیماری

عراق پر ۲۰ برس حکومت کرنے کے بعد ۵۴ برس کی عمر میں حجاج بیمار ہوا۔ اس کے معدے میں بے شمار کیڑے پیدا ہوگئے تھے۔ اور جسم کو ایسی سخت سردی لگ گئی تھی کہ آگ کی بہت سی انگیٹھیاں بدن سے لگا کر رکھ دی جاتیں تھیں۔ پھر بھی سردی میں کوئی کمی نہیں ہوتی تھی۔

موت پر خطبہ

جب زندگی سے نا اُمیدی ہوگئی۔ تو حجاج نے گھر والوں سے کہا: مجھے بٹھادو اور لوگوں کو جمع کردو: لوگ آئے تو اس نے حسب عادت ایک بلیغ تقریر کی۔ موت اور اس کی سختیوں کا ذکر کیا۔ قبر اور اس کی تنہائی کا بیان کیا۔ دنیا اور اس کی بے ثباتی یاد کی، آخرت اور اس کی ہولناکیوں کی تشریح کی۔ اپنے گناہوں اور ظلموں کا اعتراف کیا۔ پھر یہ شعر اس کی زبان پر جاری ہو گئے۔

ان ذنبی وذن السموٰت والارض

ض وظنی نجالقی ان یحابی

(میرے گناہ آسمان اور زمین کے برابر بھاری ہیں۔ مگر مجھے اپنے خالق سے اُمید ہے کہ رعایت کرے گا۔)

فلئن من بالرضاء فھو ظنی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ولئن مر بالکتاب عذابی

(اگر اپنی رضامندی کا احسان مجھے دے تو یہی میری امید ہے لیکن اگر وہ عدل کر کے میرے عذاب کا حکم دے۔)

لم یکن ذالک منہ ظلمھا

وھل یظلم رب یرجی الحسن مآب

(تو یہ اس کی طرف سے ہرگز ظلم نہیں ہوگا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ رب ظلم کرے جس سے صرف بھلائی کی توقع کی جاتی ہے)

پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ موقعہ اس قدر عبرت انگیز تھا کہ مجلس میں کوئی اپنے آنسو روک نہ سکا۔

خلیفہ کے نام خط

اس کے بعد اس نے اپنا کاتب طلب کیا۔ اور خلیفہ ولید بن عبدالملک کو حسب ذیل خط لکھوایا۔

"امابعد، میں تمہاری بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک خیر خواہ گلہ بان کی طرح اپنے آقا کے گلے کی حفاظت کرتا تھا۔ اچانک شیر آیا گلہ بان کو طمانچہ مارا۔ اور چراگاہ خراب کر ڈالی۔ آج تیرے غلام پر وہ مصیبت نازل ہوئی ہے۔ جو ایوب صابر پر نازل ہوئی تھی۔ مجھے امید ہے کہ جبار و قہار اس طرح اپنے بندے کی خطائیں بخشنا اور گناہ دھونا چاہتا ہے!"

پھر خط کے آخر میں یہ شعر لکھنے کا حکم دیا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اذا ما لقیت اللہ عنی راضیا

فان سفاء النفس فیما ھنالک

(اگر میں نے اپنے خدا کو راضی پایا تو بس میری مراد پوری ہو گئی)

فحسبی بقاء اللہ من کل میت

وحسبی حیاۃ اللہ من کل ھالک

(سب مر جائیں مگر خدا کا باقی رہنا میرے لئے کافی ہے! سب ہلاک ہو جائیں مگر خدا کی زندگی میرے لئے کافی ہے)

لقد ذاق ھذ الموت من کان قبلنا

ونحن نذوق الموت من بعد ذالک

(ہم سے پہلے یہ موت چکھ چکے ہیں، ہم بھی ان کے بعد موت کا مزا چکھیں گے)

فان مت فاذکر نی بذکر محبب

فقد کان جمانی رضاک مسالکی

(اگر میں مر جاؤں تو مجھے محبت سے یاد رکھنا کیونکہ تمہاری خوشنودی کے لئے میری راہیں بے شمار تھیں۔)

والا فقی دبر الصلوۃ بدعوۃ

یلقی بھا المسجون فی نار مالک

(یہ نہیں تو کم از کم ہر نماز کے بعد دعا میں یاد رکھنا کہ جس سے جہنم کے قیدی کو کچھ نفع پہنچے)

علیک سلام اللہ حیا و میتا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ومن بعد ما تحیا عتیقا المالك
(مجھ پر ہر حال میں اللہ کی سلامتی ہو، جیتے جی، میرے پیچھے، اور جب دوبارہ زندہ کئے جاؤ)

سکراتِ موت کے شدائد

حضرت حسن بصری عیادت کو آئے تو حجاج نے ان سے اپنی تکلیفوں کا شکوہ کیا۔ حسن نے کہا "میں تجھے منع نہیں کرتا تھا کہ نیکوکاروں کو نہ ستا مگر افسوس تم نے نہیں سُنا"۔

حجاج نے خفا ہو کر جواب دیا "میں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ اس مصیبت کے دور کرنے کی دعا کر، میں تجھ سے یہ دعا چاہتا ہوں کہ خدا جلد میری روح قبض کر لے اور اب زیادہ عذاب نہ دے"۔

اسی اثنا میں ابو منذر یعلیٰ بن مخلد مزاج پرسی کو پہنچے۔

"حجاج! موت کے سکرات اور سختیوں میں تیرا کیا حال ہے"؟ انھوں نے سوال کیا۔

اے یعلیٰ! "حجاج نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا "کیا پوچھتے ہو؟ شدید مصیبت! سخت تکلیف! ناقابل بیان الم! ناقابل برداشت درد سفر دراز! توشہ قلیل! آہ! میری ہلاکت! آہ! میری ہلاکت! اگر اس جبار قہار نے مجھ پر رحم نہ کھایا!"

ابو منذر کی بے لاگ تقریر

ابو منذر نے کہا "اے حجاج! خدا اپنے انہیں بندوں پر رحم کھاتا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہے جو رحم دل اور نیک نفس ہوتے ہیں۔ اس کی مخلوق سے بھلائی کرتے ہیں۔ محبت کرتے ہیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو فرعون ہامان کا ساتھی تھا۔ کیونکہ تیری سیرت بگڑی ہوئی تھی۔ تو نے اپنی ملت ترک کر دی۔ راہ حق سے کٹ گیا تھا صالحین کے طور طریقے سے دور ہو گیا تھا۔ تو نے نیک انسان قتل کر کے ان کی جماعت فنا کر ڈالی۔ تابعین کی جڑیں کاٹ کر ان کا پاک درخت اکھاڑ پھینکا۔ افسوس تو نے خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت کی۔ تو نے خون کی ندیاں بہا دیں۔ جانیں لیں۔ آبروئیں برباد کیں۔ کبر و جبر کی روش اختیار کی۔ تو نے اپنا دین ہی بچایا، نہ دنیا ہی پائی۔ تو نے خاندان مروان کو عزت دی۔ مگر اپنا نفس ذلیل کیا۔ ان کا گھر آباد کیا، مگر اپنا گھر ویران کر لیا آج تیرے لئے نہ نجات ہے نہ فریاد۔ کیوں کہ تو آج کے دن اور اس کے بعد سے غافل تھا۔ تو اس امت کے لئے مصیبت اور قہر تھا۔ اللہ کا ہزار ہزار شکر کہ اس نے تیری موت سے امت کو راحت بخشی۔ اور تجھے مغلوب کر کے اس کی آرزو پوری کر دی۔"

حجاج کی عجیب رحمت طلبی

راوی کہتا ہے۔ حجاج یہ سن کر مبہوت ہو گیا۔ دیر تک سناٹے میں رہا۔ پھر اس نے ٹھنڈی سانس لی۔ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

الہٰی مجھے بخش دے۔ کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

رب ان العباد قد ایأسونی

ورجائی لک الغداۃ عظیم

(الہٰی! بندوں نے مجھے ناامید کر ڈالا، حالانکہ میں تجھ سے بڑی ہی امید رکھتا ہوں) یہ کہہ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

اس میں شک نہیں، رحمت الہٰی کی بے کنار وسعت دیکھتے ہوئے۔ اس کا یہ انداز طلب ایک عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ اور اس باب میں بے نظیر مقولہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت حسن بصری سے حجاج کا یہ قول بیان کیا گیا تو وہ پہلے تو متعجب ہوئے۔ کیا واقعی اس نے یہ کہا؟ کہا گیا "ہاں اس نے ایسا ہی کہا ہے۔ فرمایا" تو شاید!"

(یعنی اب شاید بخشش ہو جائے)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

معاویہ بن ابی سفیان

امیر معاویہ (رض) بن ابی سفیان کی شخصیت تعارف سے بے نیاز ہے عرب کا عزم، حزم، عقل، تدبر پورے تناسب سے اس دماغ میں جمع ہو گیا۔ تھا۔ عربی کتب ادب و تاریخ ان کی تدبر و سیاست کے واقعات سے لبریز ہیں۔ تقریباً پوری زندگی امارت و حکومت میں بسر ہوئی۔ اور ہمیشہ ان کی سیاست کامیاب رہی۔ وہ اس عہد کے ایک پورے سیاسی آدمی تھے۔

ایک عجیب عزم

جب مرض نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ اور لوگوں میں ان کی موت کے چرچے ہونے لگے۔ تو امیر معاویہ رضؓ کو فتنہ و فساد کا اندیشہ پیدا ہوا۔ ولی عہد، یزید (جسے جبراً بزور شمشیر ولی عہد منوایا گیا ہے) دار الخلافہ سے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

دور تھا۔ اور ابتری پیدا ہو جانے کا قوی احتمال تھا۔ انھوں نے فوراً اپنے تیمار داروں سے کہا۔

" میری آنکھوں میں خوب سرمہ لگاؤ۔ سر میں تیل ڈالو " حکم کی تعمیل کی گئی۔ سرمہ اور روغن نے بیمار چہرے میں تازگی پیدا کر دی۔ پھر انھوں نے حکم دیا۔

" میرا بچھونا اونچا کر دو۔ مجھے بٹھا دو۔ میرے پیچھے تکئے لگا دو " اس حکم کی بھی تعمیل کی گئی۔

پھر کہا۔

لوگوں کو حاضری کی اجازت دو۔ سب آئیں اور کھڑے کھڑے سلام کر کے رخصت ہو جائیں۔ کوئی بیٹھنے نہ پائے۔

لوگ اندر آنا شروع ہوئے جب وہ سلام کر کے باہر جاتے تو آپس میں کہتے، کون کہتا ہے خلیفہ مر رہے ہیں۔ وہ تو نہایت تر و تازہ اور تندرست ہیں۔

جب سب لوگ چلے گئے تو امیر معاویہ نے یہ شعر پڑھا۔

وتجلدی للشامتین اریهم
انی لریب الدهر لا اتضعضع

دشمنانت کرنے والوں کے سامنے اپنی کمزوری ظاہر ہونے نہیں دیتا۔ میں انہیں ہمیشہ یہی دکھاتا ہوں کہ زمانے کے مصائب مجھے مغلوب نہیں کر سکتے!! (طبری ج ۶)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

دنیا کی بے ثباتی

دورانِ علالت میں قریش کی ایک جماعت عیادت کو آئی امیر معاویہ نے اس کے سامنے دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ ان لفظوں میں کھینچا۔ دنیا، آہ دنیا اس کے سوا کچھ نہیں جسے ہم اچھی طرح دیکھ چکے ہیں۔ اور جس کا خوب تجربہ کر چکے ہیں۔ خدا کی قسم، ہم اپنی جوانی کے عالم میں دنیا کی بہار کی طرف دوڑے اور اس کے سب مزے لوٹے۔ مگر ہم نے دیکھ لیا۔ کہ دنیا نے جلد پلٹا کھایا۔ بالکل کایا پلٹ کر دی۔ ایک ایک کر کے تمام گرہیں کھول ڈالیں۔ پھر کیا ہوا۔ دنیا نے ہم سے بیوفائی کی۔ ہماری جوانی چھین لی۔ ہمیں بوڑھا بنا دیا۔ آہ، یہ دنیا کتنی خراب جگہ ہے۔ یہ دنیا کیسا بُرا مقام ہے۔

(احیأ علوم الدین ج ۴)

آخری خطبہ

امیر معاویہ نے اپنی بیماری میں آخری خطبہ یہ دیا۔

" اے لوگو! میں اس کھیتی کی بالی ہوں جو کٹ چکی ہے مجھے تم پر حکومت ملی تھی۔ میرے بعد جتنے حاکم آئیں گے۔ وہ مجھ سے بُرے ہوں گے۔ ٹھیک اسی طرح جیسے اگلے حکام مجھ سے اچھے تھے"

(احیأ ج ۴)

حسرت

جب وقت آخر ہوا۔ تو کہا: مجھے بٹھا دو۔ چنانچہ بٹھا دیئے گئے۔ دیر

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تک ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے۔ پھر رونے لگے۔ اور کہا۔

"معاویہ! اپنے رب کو اب یاد کرتا ہے۔ جبکہ بڑھاپے نے کسی کام کا نہیں رکھا۔ اور جسم کی چولیں ڈھیلی ہو گئیں۔ اُس وقت کیوں نہ خیال آیا جب شباب کی ڈالی تروتازہ اور ہری بھری تھی؟"

پھر چلا کر روئے اور دعا کی۔

"اے رب! سخت دل، گنہگار، بوڑھے پر رحم کر، الٰہی اس کی ٹھوکریں معاف کر دے، اس کے گناہ بخش دے، اپنے وسیع حلم کو اس کے شامل حال کر جس نے تیرے سوا کسی سے اُمید نہیں کی۔ تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کیا!"

(احیاء ج ۴)

بیٹیوں سے خطاب

تیمارداری ان کی لڑکیاں کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ انہیں کروٹ بدلانے لگیں تو انہیں بغور دیکھ کر کہا۔ تم ایک ڈانواڈول وجود کو کروٹیں بدلوا رہی ہو۔ اس نے دنیا بھر کے خزانے جمع کر لئے۔ لیکن کاش وہ دوزخ میں نہ ڈالا جائے۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

لقد سعیت لکم من سعی ذی تعب
وقد کفیتکم التطواف والرحلا

(میں نے تمہارے لئے سخت محنت سے کوشش کی اور تمہیں دربدر ٹھوکریں کھانے سے بے پروا کر دیا)

(طبری)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

لبنی فیاضی کی یاد

وفات سے پہلے اشہب بن رمیلہ کے یہ شعر پڑھے۔ جو اس نے قبلاً کی مدح میں کہے تھے۔

اذا مت مات الجود انقطع الندی
من الناس الا من قلیل ومصرد
(تیری موت کے ساتھ سخاوت اور فیاضی بھی مرجائے گی)
وردت اکف السائلین وامسکوا
من الدین والدینا بخلف مجدد
(سائلوں کے ہاتھ لوٹا دیئے جائیں گے اور دین اور دنیا کی محرومیاں ان کے انتظار میں ہوں گی)

یہ سن کر لڑکیاں چلا اٹھیں "ہرگز نہیں، امیر المؤمنین! خدا آپ کو سلامت رکھے!"

انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ صرف یہ شعر پڑھ دیا۔

واذا المنیۃ انشبت اظفارھا
الفیت کل تمیمۃ لا تنفع
(جب موت اپنے ناخن گاڑ دیتی ہے تو کوئی تعویذ بھی نفع نہیں پہنچاتا۔)

نصیحت

پھر بیہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد آنکھ کھولی۔ اور اپنے عزیزوں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کو پاس دیکھ کر کہا۔
" اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا۔ کیوں کہ جو ڈرتا ہے۔ خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس شخص کے لئے کوئی پناہ نہیں جو خدا سے بے خوف ہے "
(طبری)

یزید کی آمد

امیر معاویہ کی نازک حالت سے قاصد کے ذریعے ولی عہد (یزید) کو مطلع کیا گیا۔ وہ فوراً روانہ ہوا۔ پہنچتے پہنچتے حالت اور بھی ابتر ہو چکی تھی۔ یزید جب پہنچا تو سکرات موت کی حالت شروع ہو چکی تھی۔ اس نے باپ کو پکارا۔ مگر وہ بول نہ سکے۔ یزید رونے لگا۔ اور یہ شعر پڑھے۔

لو عاش حی من الدنیا لعاش انا
والناس لا عاجز ولا کد

(اگر کوئی آدمی بھی دنیا میں ہمیشہ زندہ رہتا تو بلاشک آدمیوں کا امام زندہ رہتا۔ وہ نہ عاجز ہے۔ نہ کمزور ہے)

الحول القلب والاریب ولن
یدفع وقت المنیۃ الحیل

(وہ بڑا ہی عاقل و مدبر و فہیم ہے لیکن موت کے وقت کوئی تدبیر کسی کام نہیں آتا۔)

یزید سے خطاب

معاویہ نے یہ سن کر آنکھیں کھول دیں اور کہا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

"اسے فرزند! جس بات پر خدا سے سب سے زیادہ خوف ہے وہ تجھ سے میرا برتاؤ ہے۔ جان پدر! ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر میں تھا۔ جب آپ ضروریات سے فارغ ہوتے یا وضو کرتے تو میں دست مبارک پر پانی ڈالتا۔ آپ نے میرا کرتا دیکھا وہ مونڈھے سے پھٹ گیا تھا۔ فرمایا" معاویہ! تجھے کرتا پہنا دوں؟

میں نے عرض کیا "تم آپ پر قربان! ضرور ضرور" چنانچہ آپ نے کرتہ عنایت کیا۔ مگر میں نے ایک مرتبہ سے زیادہ نہیں پہنا۔ وہ میرے پاس اب تک موجود ہے۔

ایک دن رسول اللہ صلعم نے بال ترشوائے۔ میں نے تھوڑے سے بال اور کٹے ہوئے ناخون اٹھا لئے تھے۔ وہ بھی آج تک میرے پاس شیشی میں رکھے ہوئے ہیں۔ دیکھ جب میں مر جاؤں تو غسل کے بعد یہ بال اور ناخن میری آنکھوں کے حلقوں اور نتھنوں میں رکھ دینا۔ پھر رسول اللہ صلعم کا کرتہ بچھا کر مجھے اس پر لٹانا۔ اور کفن پہنانا۔ اگر مجھے کسی چیز سے نفع پہنچ سکتا ہے تو وہ یہی ہے۔ (استیعاب۔ عقد الفرید)

سکراتِ موت

سکرات کے عالم میں یہ شعر زبان پر جاری تھا۔

فھل من خالد اما ھلکنا

وھل بالموت یا للناس عار

(اگر ہم مر جائیں گے تو کیا کوئی بھی ہمیشہ زندہ رہے گا۔ کیا موت کسی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کے لئے کوئی عیب ہے) (استیعاب)

وفات

عین وفات کے وقت یہ شعر پڑھا۔

الا لیتنی لم اکن فی الملک ساعة

ولم الث فی اللذات اعشیٰ النواظر

(کاش میں نے کبھی سلطنت نہ کی ہوتی۔ کاش لذتیں حاصل کرنے میں میں اندھا نہ ہوتا)

وکنت کذی طرین عاش مبلغة

لیالی حتیٰ ذاد فتند المقابر

(کاش میں اس فقیر کی طرح ہوتا۔ جو تھوڑے پر زندہ رہتا ہے۔ (عقد الفرید)

یزید کا مرثیہ

یزید نے مرثیہ کے یہ شعر کہے تھے۔

جاء البرید بقرطاس نجیب به

فادجس القلب من قرطاس قرعا

(قاصد خط لئے دوڑا ہوا آیا۔ تو قلب خوف زدہ ہو گیا)

قلنا لک الویل ماذا فی کتابکم

قالوا الخلیفه اسی مثبتا دجعا

(ہم نے کہا تیری ہلاکت! خط میں کیا ہے؟ کہنے لگا۔ خلیفہ سخت بیماری

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اور تکلیف میں ہے)

ضلت الارض اوکادت تمید بنا
کان اخبر من ارکانہا انقلعا

(قریب تھا۔ زمین ہمیں لے کر جھک جائے۔ گویا اس کا کوئی ستون اکھڑ گیا ہے)

اودی ابن ھند وادوی الجد یتبعہ
کانا جمیعا فظلا لسیران معا

(ھند کا لڑکا (معاویہ) مرگیا اور عزت بھی مرگئی۔ دونوں ہمیشہ ساتھ رہتے تھے۔ اب بھی دونوں ساتھ جا رہے ہیں)

لا یرفع الناس ما اوھی وان جھدوا
ان یرفعوہ ولا یوھون ما دفعا

(جو گر رہا ہے اسے آدمی لاکھ کوشش کریں اٹھا نہیں سکتے اور جو اٹھ رہا ہے۔ اسے لاکھ چاہیں۔ گرا نہیں سکتے)

اعزا بلج یستنقی الغمام بہ
لو قارح الناس عن احلامہم قرحا

(مبارک اور خوبصورت جس کے واسطے سے باراں رحمت طلب کیا جاتا ہے۔ اگر لوگوں کی عقلوں کا امتحان ہو تو وہ سب پر بازی لے جائے گا۔

(استیعاب طبری)

یزید کا خطبہ

تین دن یزید گھر سے نہیں نکلا۔ پھر مسجد میں آیا اور حسب ذیل خطبہ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

دیا۔" تمام ستائش اس خدا کے لئے ہے جو اپنی مشیت کے مطابق عمل کرتا ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے، جسے چاہتا ہے محروم کر دیتا ہے۔ کسی کو عزت دیتا ہے۔ کسی کو ذلت دیتا ہے۔ لوگو! معاویہ، خدا کی رسیوں میں سے ایک رسی تھا۔ جب تک خدا نے چاہا اسے دراز کیا۔ پھر اسے اپنی مشیت سے کاٹ ڈالا۔ معاویہ اپنے پیش روؤں سے کم تر اور بعد والوں سے بہتر تھا۔ میں اسے پاک ثابت کرنے کی کوشش نہیں کروں گا۔ اب وہ اپنے رب کے پاس پہنچ گیا ہے اگر اسے درگزر کرے تو یہ اس کی رحمت ہے اگر اسے عذاب دے تو یہ اس کے گناہ کا عذاب ہوگا۔ میں اس کے بعد برسر حکومت آیا۔ نہ سرکش ہوں۔ نہ کمزور ہوں۔ جلد بازی نہ کرو۔ اگر خدا کو کوئی بات ناپسند کرتا ہے بدل ڈالتا ہے۔ اگر پسند کرتا ہے تو آسان کر دیتا ہے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حضرت ابوبکر الصدیق رضؓ

وفات کے قریب آپ نے اپنی وصیت لکھوائی اور حضرت عثمان رضؓ اور ایک انصاری کے ہاتھ مسجد میں بھیج دی تاکہ مسلمانوں کو سُنا دی جائے۔ وصیت حسب ذیل تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"یہ کہ ابوبکر بن ابی قحافہ کی وصیت ہے جب کہ وہ دنیا سے رخصت ہو رہا تھا اور آخرت میں داخل ہو رہا تھا۔ یہ ایسے وقت کی وصیت ہے۔ جب کہ منکر ایمان لے آتا ہے، فاجر بدبختی میں پڑتا۔ اور جھوٹا بھی سچ بولنے لگتا ہے۔ میں نے تم پر عمر بن الخطاب رضؓ کو امیر بنایا ہے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اگر وہ عدل کرے۔ اور تقویٰ برتے، تو اس کی بابت میرا یہی گمان اور یہی امید ہے۔ لیکن اگر وہ بدل جائے تو میں نے حق الوسع بھلائی چاہی ہے۔ غیب کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں۔"

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔ میرے والد مرض موت کے آخری دنوں میں بے ہوش ہو گئے۔ میری زبان سے بے اختیار نکل گیا۔" افسوس! میرے والد کو سخت بیماری لاحق ہو گئی ہے۔ اتنے میں اُن کی آنکھ کھُل گئی تو فرمایا۔ نہیں یہ بیماری نہیں ہے۔ وہ چیز ہے۔ جس کی نسبت خدا نے فرمایا ہے۔ وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذالک ما کنت منہ تحید پھر پوچھا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفنایا گیا تھا؟"

میں نے عرض کیا۔" تین کپڑوں میں"!

پھر پوچھا۔" انھوں نے کس دن وفات پائی تھی!"

عرض کیا۔" پیر کے دن۔"

پوچھا۔" آج کون سا دن ہے؟"

عرض کیا۔" پیر کا دن ہے۔"

فرمایا۔" میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ آج رات اور دن کے درمیان میری موت واقع ہو جائے۔ پھر اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا اور کہا۔" دو مزید کپڑے لا کر اسی میں مجھے کفنا دینا۔"

میں نے عرض کیا۔" یہ تو پرانا ہے!"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فرمایا۔ الحی احوج الی الجدید من المیت انما ھو۔ (زندہ انسان بمقابلہ مردہ کے نئے کپڑے کا زیادہ خواہش مند ہوتا ہے۔ اور کفن تو " ریم " اور خون کے لئے ہے!)

جب وفات ہوئی تو دعا یوسفی آپ کی زبان پر تھی۔ (تو فنی مسلما والحقنی بالصالحین) خدایا! اس حالت میں موت دے کہ مسلم ہوں یعنی تیرا فرمانبردار ہوں۔ اور ایسا کر کہ صالح انسانوں کے ساتھ میرا شمول ہو!

تاریخ وفات ۱۳۴ھ (۷۵۱ء)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

وفات کے وقت اپنے صاحبزادے عبداللہ سے فرمایا "میرا چہرہ زمین پر رکھ دے شاید خدا مجھ پر مہربان ہو جائے اور رحم کرے"۔

آخری کلمۂ وصیت اہل ذمہ یعنی غیر مسلم رعایا کی نسبت تھا۔ میں اپنے جانشین کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اہل ذمہ یعنی غیر مسلم رعایا کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری یاد رکھے۔ اُن سے جو اقرار کئے گئے ہیں، ہمیشہ پورے کئے جائیں۔ اُن کی اُن کے دشمنوں سے حفاظت کی جائے۔ ان پر کبھی سختی نہ کی جائے"۔

تاریخ وفات ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

جب قتل کا یقین ہو گیا تو حضرت علی رضؓ کو خط لکھا۔

"سیلاب چوٹی تک پہنچ گیا۔ معاملہ حد سے تجاوز کر گیا۔ خط دیکھتے ہی میرے پاس آؤ۔ موافقت یا مخالفت میں"

خط کے آخر میں یہ شعر لکھا۔

فان کنت ماکولا فکن خیر آکل

والا فادرکنی ولما اغرق

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

(اگر میرے لئے یہی صورت رہ گئی ہے کہ میں کسی کا نوالہ بنوں۔ تو سب سے بہتر کھانے والے تم بنو، ورنہ میرے نکڑے اڑنے سے پہلے مجھے آ کر بچالو) ۳۵ھ (۶۵۵ء) میں شہید ہوئے۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

وفات کے وقت بہت حسرت ظاہر کرنے لگے۔ لوگوں نے کہا "اے ابوعبد الرحمٰن! آپ کو کس چیز پر افسوس ہے؟"

جواب دیا " میں دنیا پر افسوس نہیں کرتا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وصیت ہمیں کی تھی۔ فرمایا تھا۔ تمہارے پاس مسافر کے زاد راہ بھر سامان ہونا چاہئے۔ میں ڈرتا ہوں، ہم نے اس نصیحت پر عمل نہیں کیا۔ کیوں کہ میرے گرد یہ چیزیں جمع ہیں۔ یہ کہہ کر گھر کے سامان کی طرف اشارہ کیا۔ دیکھا گیا تو گھر میں کل سامان ایک تلوار ایک طشت اور ایک پیالہ تھا۔

امام حسن علیہ السلام

وفات کے وقت بار بار انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا شروع کیا۔ آپ کے صاحبزادے نے عرض کیا۔ آپ بھی دنیا پر افسوس کرتے ہیں۔

فرمایا " فرزند! دنیا پر نہیں۔ خود اپنے نفس پر افسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اس جیسی کوئی چیز مجھے کبھی نہیں ملی"

۵۰ھ (۶۷۰ء) میں انتقال کیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

وفات کے وقت رونے لگے۔ سبب پوچھا گیا۔ کہا" اس لئے روتا ہوں کہ سفر بہت دراز ہے۔ زادِ راہ بہت کم ہے۔ میں جا رہا ہوں نہیں معلوم جنت میں مقام ہوگا۔ یا دوزخ میں"

۵۸ھ (۶۷۸ء) میں فوت ہوئے۔

سعید بن العاص (رضی اللہ عنہ)

وفات کے وقت اپنی اولاد سے کہا۔ میری وصیت کون قبول کریگا؟

بڑے نے کہا۔" میں"

کہنے لگے" میرا قرضہ ادا کرنا ہوگا؟"

پوچھا" کتنا ہے؟"

کہا۔" ۸۰ ہزار درہم۔"

پوچھا" کیوں لیا تھا؟"

جواب دیا" دو قسموں کے آدمیوں کی ضرورتیں پوری کرنے میں شریف النفس غریبوں کی اور حیا سے سوال نہ کرسکنے والوں کی، یہ مجبور ہو کر آتے تھے مگر شرم سے مانگ نہ سکتے تھے۔ فرطِ حیا سے چہرہ سرخ ہو جاتا تھا۔ میں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سوال کرنے سے پہلے ہی انہیں دے دیتا تھا"
۵۹ھ (۶۷۸ء) میں فوت ہوئے.

سعید بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

بڑے خود دار اور بلند ہمت تھے. مرض الموت میں مشورہ دیا گیا۔ "بیمار" کراہنے سے راحت پاتا۔ اور طبیب سے اپنی حالت بیان کرنے سے مطمئن ہوتا ہے"
کہنے لگے "کراہنا، بزدلی ہے، عیب ہے. خدا ہرگز میرا کراہنا نہیں سنے گا۔ تاکہ میں اس کے حضور بزدل نہ ٹھہروں۔ رہا طبیب تو واللہ خدا کے سوا کسی کو بھی اپنے اوپر اختیار نہیں دوں گا۔ خدا چاہے تو مجھے رکھے چاہے اٹھالے.

ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ

فالج میں مبتلا ہوئے کہا گیا "دوا کیوں نہیں کرتے ؟"
جواب دیا "میں دوا کا فائدہ جانتا ہوں، مگر نہ مریض ہی زندہ رہے گا نہ طبیب، پھر دوا کیوں کروں"
۶۷ھ (۶۸۶ء) میں وفات پائی۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

معاویہ بن یزید بن معاویہ

وفات کے وقت مشورہ دیا گیا "اپنے خاندان میں سے کسی کو خلیفہ کر جائیے"۔

جواب دیا "میں نے خلافت سے نہ زندگی میں فائدہ اٹھایا ہے نہ مرنے کے بعد اس کا بوجھ اٹھاؤں گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ بنی امیہ اس کی شیرینی لیں اور میرے حصے میں تلخی آئے"۔

سنہ ۶۴ھ (۶۸۳ء) میں وفات پائی۔

جمیل (مشہور شاعر عرب)

جمیل کا عشق ثبینہ سے مشہور عام ہے۔ ابوسہل ساعدی عیادت کو گیا۔ نزع کی حالت تھی۔ جمیل نے کہا "ابوسہل! ایسے آدمی کی بابت کیا کہتے ہو۔ جو خدا سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس نے کسی کا خون نہیں بہایا۔ شراب نہیں پی، کبھی بدکاری نہیں کی۔ کیا اس کے لئے جنت کی امید ہے؟"

ساعدی نے کہا "بخدا ہاں۔ مگر وہ کون ہے؟"

"مجھے امید ہے کہ میں ہوں۔" جمیل نے جواب دیا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ساعدی نے ثبینہ کا ذکر کیا۔

دیکھو۔ جمیل آہ بھر کر بولا ۔" یہ دنیا میں میرا آخری دن ہے۔ محمدؐ (صلعم) کی شفاعت سے محروم ہو جاؤں اگر کبھی ثبینہ کی طرف میں نے بدی سے نظر ڈالی ہو۔"

جب وفات بالکل قریب پہنچی تو جمیل نے اپنے ایک دوست کو بلا کر وصیت کی۔

"جب میں مر جاؤں۔ تو گھر کا تمام سامان تمہارا ہے۔ صرف میرے کپڑوں کا ایک جوڑا اس سے الگ ہے۔ تم میری اونٹنی پر سوار ہو کر ثبینہ کے قبیلہ میں جانا اور بلند جگہ پر کھڑے ہو کر میرے کرتے کا گریبان پھاڑ ڈالنا پھر چلا کر یہ شعر پڑھ دینا۔

صدع النعی وما کنی تجمیل
دثوی بمصی ثواء غیر قفول

(موت بے دھڑک آ پہنچی۔ جمیل سے کوئی رعایت نہ کی وہ اب اس طرح مقیم ہو گیا۔ کہ کبھی واپسی نہ ہو گی؟

ولقد اجر الذیل فی دلوی القریٰ
نشوان بین مزارع ونخیل

(میں وادئ قریٰ میں کھیتوں اور نخلستانوں میں خوشی خوشی پھرا کرتا تھا)

قوی ثبینۃ نا ند بی بعو بل
وابلث خلیلث دون کل خلیل

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

(شبلینہ اٹھ اور نوحہ کر۔ اپنے سب سے بڑے دوست کے لئے)
دوست نے وصیت پوری کردی۔ جمیل نے ۸۲ھ (۷۰۱ء)
میں انتقال فرمایا۔

مہلب بن ابی صفرہ

وفات کے وقت اپنے تمام لڑکوں کو جمع کیا۔ پھر ترکش منگایا اور
کہا "کیا تم یہ تمام ایک ساتھ بندھے ہوئے تیر توڑ سکتے ہو؟"
انھوں نے کہا "نہیں"
مہلب نے کہا "اگر الگ الگ ہوں؟"
انھوں نے کہا "ایک ایک تیر کا توڑنا بالکل آسان ہے"
مہلب نے کہا "یہی مثال اتفاق و اتحاد اور جماعت کی ہے۔ ملے رہو گے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ الگ الگ ہو جاؤ گے۔ تو بآسانی ہلاک کر دیئے جاؤ گے"
۸۳ھ (۷۰۲ء) میں فوت ہوئے۔

عبدالملک بن مروان

موت کے وقت اپنے بیٹے ولید سے کہا۔
"دیکھو میری موت پر بیوقوف عورتوں کی طرح بیٹھ کر آنسو نہ بہانا، بلکہ کمر باندھنا، آستین چڑھانا، چیتے کی کھال پہن لینا، مجھے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

میرے گڑھے میں ڈال کر چھوڑ دینا۔ میں اپنا معاملہ خود چکا لوں گا۔ لیکن تم اپنے معاملہ کی فکر کرنا۔ لوگوں کو بیعت کے لئے بلانا۔ جو اپنے سر سے یوں کرے (یعنی انکار کرے) تو تم بھی اپنی تلوار سے یوں کرنا (یعنی اس کی گردن اڑا دینا)

پھر یزید بن معاویہ کے دونوں لڑکوں محمد اور خالد کو طلب کیا۔ ان سے پوچھا: "کیا ولید کی بیعت پر نادم ہو؟"

انھوں نے جواب دیا: "ہم ولید سے زیادہ کسی کو بھی خلافت کا حقدار نہیں سمجھتے۔"

عبدالملک نے کہا: "واللہ اگر تم کچھ اور جواب دیتے تو فوراً تمہارا سر اڑا دیتا۔" پھر اپنے بچھونے کا کنارہ اٹھا کر دکھایا۔ نیچے شمشیر برہنہ رکھی تھی۔

یہ اس وقت کی گفتگو ہے جب سکرات موت طاری تھی۔ عبدالملک نے کہنا شروع کیا: "وہ خدا کتنا بڑا ہے جو چھوٹے بڑے سب کو بے پروائی سے موت دیتا ہے۔"

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اسی لفظ پر روح پرواز کر گئی۔

اصمعی کہا کرتا تھا: "میں عبدالملک پر حسد کرتا ہوں۔ کیونکہ اس نے مرتے وقت کہا تھا: خدایا! میرے گناہ اگرچہ بے شمار ہیں اور بےحد بڑے ہیں۔ لیکن تیرے عفو کے سامنے تو بہت کم اور چھوٹے ہیں۔ لہذا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

مجھے معاف کر دے :

کہتے ہیں، عبد الملک نے وفات کے وقت اپنے محل کی کھڑکی سے ایک دھوبی کو کپڑے دھوتے دیکھا تھا۔ اس نے ٹھنڈی سانس لی اور کہا۔ "کاش میں اس دھوبی کی طرح ہوتا کہ اپنی روز کی کمائی سے پیٹ پالتا کاش میں خلیفہ نہ بنا ہوتا۔" پھر یہ شعر پڑھا۔

لیتنی کنت قبل ماقد بد الی

فی رؤس الجبال ادعی الوعوا؟

ابوحازم نے یہ قول سُنا تو کہنے لگے۔ "الحمد اللہ یہ لوگ موت کے وقت اس بات کی تمنّا کرتے ہیں۔ جو ہمیں حاصل ہے۔ لیکن ہم موت کے وقت اُن کی حالت کی آرزو نہیں کرتے"۔

۸۶ھ (۷۰۵ء) میں وفات پائی۔

ابن القریہ

مشہور عرب خطیب ابن القریہ کو قتل کرنے کا حجاج بن یوسف نے حکم دیا۔ جلاد تلوار لے کر آیا۔ ابن القریہ نے کہا۔ "خدا حاکم کی درستی کرے۔ میں مرنے سے پہلے تین لفظ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ جو میرے بعد ضرب المثل ہو کر ہمیشہ زندہ رہیں گے"۔

حجاج نے کہا۔ "کہہ، کیا کہتا ہے؟"

ابن القریہ نے کہا۔ "ہر اصیل گھوڑا ٹھوکر کھاتا ہے، ہر تلوار کند

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہو جاتی ہے۔ ہر دانا سے غلطی ہوتی ہے "

حجاج نے کہا: "یہ وقت مزاح کا نہیں ہے۔ جلّاد اپنا کام کر۔ جلّاد کا ہاتھ چلا اور ابن القریہ کا سر زمین پر تھا۔

۸۴ھ (۷۰۳ء) کا یہ واقعہ ہے۔

اخطل

مشہور شاعر اخطل سے موت کے وقت پوچھا گیا "کوئی وصیت ہے؟"

کہا "ہاں!" پھر اپنے دوست فرزدق کو یہ وصیت کی۔

ادصی الفرزدق عند المات   بام جریر واخیادھا

(میں موت کے وقت فرزدق کو وصیت کرتا ہوں کہ جریر کی ماں اور اس کی سوکنوں کا خیال رکھے۔)

۹۰ھ (۷۰۸ء) میں فوت ہوا۔

امام ابراہیم نخعی (رحمۃ اللہ) امام کوفہ

موت کے وقت سخت خوفزدہ ہوئے۔ لوگوں نے اعتراض کیا۔ کہنے لگے: "اس حالت سے زیادہ خطرناک حالت اور کیا ہو سکتی ہے۔ ہر لمحہ دھڑکا لگا ہے کہ پروردگار کا قاصد پہنچے اور جنت یا دوزخ کی خبر دے قسم خدا کی میری تمنا ہے کہ قیامت تک میری روح یوں ہی حلق میں پھنسی رہے"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سنہ ۹۶ھ (سنہ ۷۱۴ء) میں انتقال کیا۔

مروان بن محمد

بنی امیہ کا آخری [illegible] حسین کے ہاتھ قتل ہونے لگا تو یہ شعر کہے۔

الدھر یومان ذا امن وذا خذر — والعیش شطران ذا صفو وذا کدر

(زمانہ دو ہی دن ہیں۔ امن کا دن اور اندیشہ کا دن۔ زندگی کیا ہے۔ آدھی میں خوشی آدھی میں رنج۔)

وکم علی الارض من خضر و یابسۃ [illegible] ولیس یرجم الا ماله ثمر!

(زمین [illegible] ہیں مگر پتھر اسی درخت پر مارے جاتے ہیں۔ جس میں پھل ہیں۔)

قل للذی بصروف الدھر عیرنا — ھل عیر الدھر الا من لہ خطر

(زمانے کے انقلاب پر طعنہ دینے والوں سے کہہ دو کہ زمانہ اسی کے خلاف ہو جاتا ہے جو کوئی درجہ رکھتا ہے۔)

اما تری البحر تعلو فوقہ جیف — وتستقر باقصی قعرہ الدرر

(تم دیکھتے نہیں دریا ہی کی سطح پر مردے تیرتے ہیں۔ لیکن موتی اس کی تہ میں بیٹھے رہتے ہیں۔)

فان تکن عبثت ایدی الزمان بنا — ونالنا من تجنی بوسہ ضرر

(اگر زمانے کے ہاتھوں نے ہمیں ستایا اور اس کی سختیاں ہم پر پڑی ہیں۔)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فنی السماء نجوم لا عداد لها ولیس یکسف الا الشمس والقمر

(تو کوئی تعجب نہیں۔ آسمان میں بے شمار ستارے موجود ہیں مگر گہن صرف چاند اور سورج ہی کو لگتا ہے۔

۳۲۲ھ (۹۳۰ء) میں قتل ہوا

ابو جعفر منصور

عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے سفر حج میں مقام بئیر میمون پہنچ کر جب اپنی وفات قریب دیکھی، تو اپنے ولی عہد، مہدی کو طلب کیا۔ اس وقت ابو جعفر کے سامنے ایک بڑا تھیلا رکھا تھا۔ اس میں کتابیں اور حساب کے کاغذات رہتے تھے۔ کبھی کسی شخص کو اُسے ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ ولی عہد کو دیکھ کر خلیفہ نے کہا۔

"فرزند یہ تھیلا دیکھ، اس کی حفاظت کرنا، کیوں کہ اس میں تیرے بزرگوں کا علم محفوظ ہے"

اس شہر (بغداد) کا خیال رکھنا، کسی اور شہر کو اپنا پایۂ تخت نہ بنانا کیوں کہ یہ شہر تیرا اپنا ہے۔ اور اس میں تیری عزت ہے۔ میں نے اس میں تیرے لئے اتنے خزانے جمع کر دیئے ہیں۔ جتنے کبھی کسی خلیفہ نے جمع نہیں کئے تھے۔ حتیٰ کہ اگر دس برس بھی تجھے سلطنت کا خراج نہ ملے تو بھی یہ خزانے جملہ مصارف کے لئے کافی سے زیادہ ہوں گے۔ اِن

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کی حفاظت کرنا۔ کیوں کہ ان کی موجودگی میں تجھکو ہمیشہ قوت حاصل رہیگی تیرا گھر آباد رہے گا۔ لیکن میں جانتا ہوں تو ان کی حفاظت نہیں کرے گا۔

اپنے خاندان سے نیک سلوک کرنا۔ انہیں عزت بخشنا۔ ان پر احسان کرنا۔ ان کے لئے منبر نصب کرنا۔ ان کی چوکھٹوں پر لوگوں کو جھکانا کیونکہ ان کی عزت تیری عزت ہے۔

اپنے غلاموں سے نیکی کرنا۔ اپنے قریب رکھنا، ان کی تعداد میں اضافہ کرنا۔ کیونکہ مصیبت کے وقت وہ تیرے سپر ہوں گے۔

خراسانیوں کے بارے میں میری نیک وصیت یاد رہے۔ وہ تیرے حامی و مددگار ہیں۔ انھوں نے اپنی جان و مال سے تیری مدد کی ہے۔ اُن سے اچھا برتاؤ کرنا، ان کی خطائیں معاف کرنا۔ ان کے یتیموں اور بیواؤں کی خبرگیری کرنا۔

خبردار کوئی نیا شہر آباد نہ کرنا۔ کیوں کہ تو اسے پورا نہ کر سکے گا۔ خبردار! عورتوں کو اپنے مشورے میں داخل نہ کرنا۔ یہ میری آخری وصیت ہے"!

جب دم لبوں پر آیا۔ تو کہا "بادشاہ وہ ہے جو نہ مرے"۔

۱۵۹ھ ر ۷۷۵ء میں انتقال کیا۔

امام سفیان ثوری

موت کے وقت نہایت مضطرب تھے۔ کہا گیا "ابو عبد اللہ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

یہ اضطراب کیوں! کیا آپ اس ذات کے پاس نہیں جا رہے ہیں۔ جس کی آپ نے ہمیشہ عبادت کی۔ اور ہمیشہ اس کی طرف بھاگتے رہے ؟"

کہنے لگے "تمہارا بھلا ہو! میں ایک ایسے راستہ پہ سفر شروع کرنے والا ہوں۔ جسے میں نہیں جانتا اور اس پروردگار کے روبرو پہنچنے والا ہوں، جسے میں نے دیکھا نہیں ہے!"

سنہ ۱۶۱ھ (۷۷۹ء) میں وفات پائی

عبداللہ بن عبدالعزیز

موت کے وقت کہنے لگے "خدا کی نعمت کا ذکر کرتا ہوں۔ پوری دنیا میرے قدموں کے نیچے آجائے تو بھی میں اسے لینے والا نہیں۔ کیونکہ میں ہمیشہ اسی دن سے ڈرتا رہا ہوں۔ جو آج درپیش ہے۔"

سنہ ۱۸۴ھ (۸۰۰ء) میں انتقال کیا۔

ابراہیم موصلی

اپنے زمانے کا سب سے بڑا ماہر فنِ موسیقی ابراہیم موصلی، قولنج کی بیماری میں مبتلا ہوا۔ اور خلیفہ کے محل میں آنے جانے سے معذور ہو گیا جب تکلیف بہت بڑھی تو یہ شعر اس کی زبان پر جاری ہو گئے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

مل و الله طبیبی　　　عن مقاساة الذی بی

(واللہ طبیب میرے مرض کی تشخیص سے اکتا گئے۔)

سوف ا لنعیٰ عنقریب　　　لعد و وحبیب

(عن قریب دوست و دشمن کو میری موت کی خبر سنا دی جائے گی۔)

ایک دن خلیفہ ہارون رشید عیادت کو گیا۔ اور پوچھا۔

"ابراہیم کیا حال ہے؟"

ابراہیم نے اِس کے جواب میں ایک شعر پڑھا۔

سقیم مل منه اقربوه　　　واسلمه للداوی والعیم

(بیمار، جس سے اس کے رشتہ دار اُکتا گئے، طبیب اور دوست اسے چھوڑ چکے ہیں)

۲۱۳ھ (۸۲۸ء) میں انتقال کیا

عباس بن الاحنف

اصمعی نے بیان کیا۔ ایک دن میں بصرہ کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں ایک حسین نوجوان میرے پیچھے کھڑا ہے۔

"میرا آقا آپ کو یاد کرتا ہے"۔ خوبصورت لڑکے نے کہا۔

میں اس کے ساتھ روانہ ہوا۔ صحرا میں ایک خیمہ کھڑا تھا۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ عباس بن الاحنف اس میں پڑے دم توڑ رہے ہیں۔ اس

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

وقت ان کی زبان پر یہ شعر تھے۔

یابعید الدار عن وطنہ مفرداً یبکی علی شجنہ

(اے اپنے وطن سے بہت دور! تنہا، جو اپنی حسرت پر رو رہا ہے)

کلما جد الحبیب بہ زادت الاسقام فی بدنہ

(جوں جوں اس کا گریہ بڑھتا ہے، اس کے جسم میں بیماریاں بھی بڑھتی جاتی ہیں)

پھر وہ بے ہوش ہو گئے۔ درخت پر ایک چڑیا چلائی۔ عباس نے اس کی آواز سن کر آنکھ کھول دی۔ اور یہ شعر پڑھنے لگے۔

ولقد زاد الفواد شجیً ھاتف یبکی علی فنتہٗ

(دل کا رنج اور بھی زیادہ کر دیا۔ اپنی ڈالی سے پکارنے والے نے)

شاقنی ماشاقہ فبکی کلنا یبکی علی سکنہٗ

(جس کا شوق مجھے ہے اس کا شوق اسے بھی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے حبیب کے لئے روتا ہے)

وہ پھر بیہوش ہو گئے۔ میں نے خیال کیا پہلی سی غشی ہے مگر انھوں نے ایک لمبی سانس لی۔ اور سرد ہو گئے۔

۱۹۲ھ (۸۰۸ء) میں فوت ہوئے

خلیفہ ہارون الرشید

جب بیماری بہت سخت ہو گئی۔ تو طبیب بلائے گئے۔ مگر کسی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

علاج سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ ہارون مایوس ہو گیا۔ اور یہ شعر پڑھے۔

ان الطبیب بطبہ ودوائہ　　لا یستطیع دفاع مکروہ اتیٰ

(طبیب اپنے طب اور دوا سے کسی مصیبت کو اس کے آجانے کے بعد دور نہیں کر سکتا)

ما للطبیب یموت بالداء الذی　　قد کان یبرئ مثلہ فی ما مضیٰ

(یہ کیا ہے کہ طبیب اس بیماری سے مرتا ہے۔ جسے ہمیشہ اپنے علاج سے اچھا کیا کرتا تھا؟)

ھلک المداوی والمداویٰ والذی　　جلب الدواء وباعہ ومن اشتریٰ

(معالج مریض اور دوا لانے والا، دوا بیچنے والا، دوا خریدنے والا سب مرجائیں گے)

جب موت کا یقین ہو گیا تو بنی ہاشم کو طلب کیا اور کہا۔

"ہر مخلوق مرجانے والی ہے۔ آج میں بھی موت کے گھاٹ اتر رہا ہوں۔ میں تمہیں تین وصیتیں کرتا ہوں۔ اپنی امانت کی حفاظت کرنا اپنے سرداروں کی خیر خواہی کرنا۔ اپنا اتحاد برقرار رکھنا۔ میرے دونوں لڑکوں محمد (امین) اور عبداللہ (مامون) کو دیکھنا۔ ان میں سے جو بھی اپنے بھائی پر سرکشی کرے۔ اسے گمراہی سے روک دینا۔ اور اس کا عہد توڑ دینا۔"

۱۹۳ھ (۸۰۹ء) میں انتقال کیا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ابونواس

ہارون الرشید کے مشہور مصاحب اور اپنے زمانے کے سب سے بڑے راوی اور شاعر ابونواس نے مرتے وقت یہ شعر کہے تھے۔

دب فی الفنا سفلاً و علوا　　　　وارانی اموت عضواً فعضوا

(اوپر نیچے ہر طرف سے فنا مجھ میں دوڑ رہی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ میں جوڑ جوڑ سے مر رہا ہوں)

ذہبت شرتی بجدة نفسی　　　　وتذکرت طاعة اللہ نضوا

(میری تمام تیزی چلی گئی۔ اپنے سوکھ جانے پر مجھے طاعت الٰہی کا خیال آیا)

لیس من ساعة مضت فی الا　　　　نقصتنی بمر بابی جزءا

(ہر گھڑی جو مجھ پر گزر رہی ہے۔ کوئی نہ کوئی حصہ کم کرتی جاتی ہے)

لہف نفسی علی لیال وایام　　　　تملیتھن لعباد لھوا

(ان دنوں اور راتوں پر میرا افسوس جنہیں میں نے لہو لہب میں گزار دیا۔

قد اسانا کل الاساعة فاللھم　　　　صفحا وعناد غفراً وعفوا

(ہم نے سراسر برائی ہی کی ہے۔ لیکن خدایا ہم تیری عفو و بخشش چاہتے ہیں۔)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

محمد امین

ہارون الرشید کے جانشین محمد امین کو گرفتار کرنے کے لئے جب مامون کے آدمی رات کے وقت محل میں گھسے، تو چلا اٹھا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

"واللہ میری جان، خدا کی راہ میں چلی گئی۔ آہ کوئی تدبیر نہیں کوئی حمایتی نہیں"

گرفتار ہو جانے پر اس نے اپنی اولاد اور عزیزوں سے کہا۔

"یہ تمہارا آخری دیدار ہے۔ خدا تمہارا نگہبان ہو"

قتل کے وقت جلادوں سے کہا۔

"تمہارا بُرا ہو۔ جانتے نہیں، میں رسول اللہ کے چچا کا پوتا، ہارون الرشید کا بیٹا ہوں۔ اور مامون کا بھائی ہوں۔ میرا خون کرنے میں خدا سے ڈرو"

۱۹۸ھ (۸۱۳ء) میں قتل ہوا۔

حضرت معروف الکرخی

مشہور صوفی زاہد معروف کرخی سے حالت نزاع میں کہا گیا۔ وصیت کیجئے! کہنے لگے۔

"جب میں مر جاؤں تو میرا کرتہ بھی صدقہ کر دینا۔ میں چاہتا ہوں، دنیا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سے اسی طرح جاؤں۔ جس طرح آیا تھا "

سنہ ۲۰۰ھ (۸۱۶ء) میں وفات پائی

حضرت بشر بن المنصور

وفات کے وقت بہت خوش تھے۔ لوگوں نے تعجب سے پوچھا۔ "آپ موت پر خوش ہوتے ہیں "

کہنے لگے " کیا تمہارے خیال میں خالق کے حضور جانا۔ جس سے مجھے بڑی ہی اُمید ہے۔ مخلوق میں رہنے کے برابر ہے۔ وہ مخلوق جس سے میں ڈرتا ہوں ؟ " یہ کہتے ہی روح پرواز کر گئی۔

سنہ ۲۰۹ھ (۸۲۵ء)

سیبویہ امام نحو

مشہور نحوی سیبویہ نے وفات کے وقت یہ شعر پڑھا۔

یومل الدنیا لیبقیٰ لہ   فمات المومل قبل الامل

(آرزو کرنے والے نے آرزو کی کہ دنیا ہمیشہ باقی رہے۔ لیکن آرزو سے پہلے ہی آرزو کرنے والا مر گیا۔)

یہ کہہ کر بے ہوش ہو گئے۔ سر بھائی کے زانو پر تھا۔ وہ رونے لگے انہوں نے آنکھ کھول دی۔ ان کے آنسو دیکھ کر کہا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

وکنا جمیعاً فرق الدھر بیننا   الی الامد الاقصیٰ فمن یامن الدھر

(ہم سب ساتھ تھے، زمانے نے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔ پس زمانے پر کون بھروسہ کر سکتا ہے)

۱۸۶ھ (۸۰۲ء) میں وفات پائی

حضرت امام شافعیؒ

امام مزنی کہتے ہیں۔ جس دن حضرت امام شافعیؒ نے انتقال کیا۔ اس کی صبح کو میں عیادت کے لئے حاضر ہوا تھا۔

"مزاج کیسا ہے؟" میں نے سوال کیا۔

انھوں نے ٹھنڈی سانس لی۔

"دنیا سے جا رہا ہوں۔ دوستوں سے جدا ہو رہا ہوں۔ موت کا پیالہ منہ سے لگا ہے۔ نہیں معلوم کہ میری روح جنت میں جائے گی۔ کہ اسے مبارکباد دوں۔ یا دوزخ میں جائے گی کہ اسے تعزیت پیش کروں"۔

پھر یہ شعر پڑھے۔

ولما قسا قلبی وضاقت مذاھبی   جعلت الرجا منی لعفوک سلما

(اپنے دل کی سختی اور اپنی بیچارگی کے بعد میں نے تیری عفو پر اپنی اُمید کو سہارا بنایا ہے)

تعظمنی ذنبی فلما قرنتہ   بعفوک ربی کان عفوک اعظما

(میرا گناہ میری نظر میں بہت ہی بڑا تھا۔ مگر جب تیرے عفو کے مقابلے میں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اسے رکھا، تو اے رب! تیرا عفو زیادہ بڑا نکلا۔

مامون الرشید

نزع کے وقت جاحظ عیادت کو حاضر ہوا۔ کسی جانور کی کھال کا بچھونا بچھا تھا۔ بچھونے پر ریت چڑھی تھی۔ اور خلیفہ ریت پر لوٹ رہا تھا۔ یہ الفاظ زبان پر تھے۔

"اے وہ جس کی پادشاہی کبھی زائل نہ ہوگی۔ اس پر رحم فرما جس کی پادشاہی جا رہی ہے، اے وہ جو کبھی نہیں مرے گا، اس پر رحم کر جو مر رہا ہے۔"

جاحظ نے کہا "خدا امیر المومنین کا ثواب زیادہ کرے۔ اور تندرستی بخشے!"

"میری تندرستی کی دعا نہ کرو"۔ مامون نے فوراً کہا "بلکہ میرے لئے مغفرت کی دُعا کرو۔"

پھر کہا "خدا تو نے ہمیں حکم دیئے اور ہم نے نافرمانی کی تو مجھے بخش دے۔ کیونکہ تو بڑا ہی رحیم ہے"! اس پر روح پرواز کر گئی۔

۲۱۸ھ (۸۳۳ء) میں وفات پائی

حکیم ابو العتاہیہ

مشہور زاہد و حکیم شاعر ابو العتاہیہ سے موت کے وقت پوچھا "کوئی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

خواہش باقی ہے!"

کہا "ہاں! میری خواہش یہ ہے کہ مغنی "مخارق" آئے۔ اور میرے سرہانے میرے یہ شعر گائے"

انذا انقضت منی من الدھر مدتی — فان عزاء البالکیات قلیل

(جب کہ دنیا میں میری زندگی کی مدت ختم ہو چکی ہے تو رونے والوں کی تعزیت بھی بہت کم ہے)

سیعرض عن ذکری وتنسی مودتی — ویحدث بعدی للخلیل خلیل

(سب میرے خیال سے منہ پھیر لیں گے، میری محبت بھول جائیں گے۔ میرے بعد بھی دوست اپنے دوستوں سے باتیں کریں گے۔)

سنہ ۲۲۱ (۸۳۵ء) میں انتقال کیا

خلیفہ واثق باللہ

خلیفہ واثق باللہ نے مرتے وقت یہ شعر پڑھے۔

الموت فیہ جمیع الناس تشترک — لا سوقتہ منھم یبقی ولا ملک

(موت میں سب برابر کے شریک ہیں۔ نہ بازاری لوگ بچیں گے نہ بادشاہ ہی زندہ رہیں گے۔)

ماضر اھل قلیل فی مقابرھم — ولیس یغنی عن الملاک ما ملکوا

(غریبوں کو ان کی قبر میں غربت نے کوئی نقصان نہ پہنچایا نہ امیروں کو، انکی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

امیری بھی کوئی نفع پہنچاسکے گی)

پھر حکم دیا، فرش اُٹھا دیا جائے۔ فوراً تعمیل کی گئی، خلیفہ نے اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا اور چلایا۔

"اے وہ جس کی پادشاہی لازوال ہے۔ اس پر رحم کر۔ جس کی پادشاہی ختم ہوگئی" یہ کہتے ہی انتقال ہوگیا۔

۲۳۲ھ۔ (۸۴۶ء)

خلیفہ منتصر باللہ

خلیفہ محمد منتصر باللہ ایک دن دیبا کے فرش پر بیٹھا تھا۔ اتفاق سے اس کی نظر ایک فارسی عبارت پر پڑ گئی۔ جو فرش پر کندہ تھی۔ خلیفہ نے اسے پڑھوایا تو لکھا تھا۔

"مجھ شیرویہ بن کسرو نے اپنے باپ کو قتل کیا۔ اس کے بعد پادشاہی سے کوئی تمتع حاصل نہ کر سکا!"

خلیفہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ فوراً ہی مجلس سے اُٹھ گیا۔ چند ہی روز بعد بیمار پڑا۔ اور زندگی سے مایوس ہوگیا۔ ماں عیادت کو آئی۔ تو خلیفہ نے کہا " دنیا اور آخرت دونوں میرے ہاتھ سے نکل گئے۔ میں نے باپ کی موت میں جلدی کی۔ لہذا میری موت میں بھی جلدی کی گئی۔

پھر یہ شعر پڑھا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فما فرحت نفسی بدینا اصبتها　　　ولکن الی اللہ الکریم اصیرہا
(دنیا کے حاصل ہو جانے سے میری روح کو کوئی خوشی نصیب نہ ہوئی۔ اب
میں خدا کی طرف جا رہا ہوں)
۲۴۹ھ (۸۶۳ء) میں وفات پائی

امام جاحظ

ادب عربی کا مشہور امام جاحظ کا جب وقت آخر ہوا۔ تو ابو العباس
المبرّد عیادت کو گیا۔

مزاج پرسی کے جواب میں جاحظ نے کہا۔

" وہ شخص کیسا ہوگا۔ جس کا آدھا دھڑ سُن گیا ہو، حتیٰ کہ اگر آرے سے
بھی چیر دیا جائے تو اسے پتہ نہ چلے، اور آدھا دھڑ اتنا حساس ہو گیا
ہو کہ اگر مکھی بھی اس کے قریب اُڑے تو درد محسوس کرنے لگے۔"

اترجوان تکون وانت شیخ　　　کما قد کنت ایام الشباب
(کیا تو آرزو کرتا ہے کہ اب بڑھاپے میں بھی ایسا ہو جائے۔ جیسا جوانی کے
دنوں میں تھا)

لقد کذبتک نفسک لیس ثوب　　　دلیس کالجدید من الثیاب
(تیرا نفس جھوٹا ہے۔ پُرانا کپڑا نئے کپڑے کی طرح کیوں کر ہو سکتا ہے!)
۲۵۵ھ (۸۶۹ء) میں انتقال ہوا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

خلیفہ معتضد باللہ

سولھواں عباسی خلیفہ معتضد باللہ سخت ظالم و مستبد تھا۔ وفات کے وقت اس نے اپنا مرثیہ یوں پڑھا۔

تمتع من الدنیا فانک لا تبقی ۔۔۔ وخذ صفوها ما ان صفت ودع الرنقا

(دنیا سے لطف اٹھا لے کیونکہ تو باقی نہیں رہے گا۔ اس کی بھلائی لے اور برائی چھوڑ دے۔)

ولا تا من الدھر الذی قد امنتہ ۔۔۔ فلم یبق لی حالاً ولم یرع لی حقا

(اس دنیا پر بھروسہ نہ کرنا جس پر میں نے بھروسہ کیا تھا۔ دیکھو اس نے مجھ سے بیوفائی کی اور کسی حق کا بھی خیال نہ کیا۔)

قتلت صنادید الرجال ولم ادع ۔۔۔ عدواً ولم امہل علی طغیہ خلقا

(میں نے بڑے بڑے بہادر مارے کوئی دشمن نہ چھوڑا۔ کسی کو بھی اس کی سرکشی پر باقی نہ رہنے دیا۔)

واخلیت دار الملک من کل نازع ۔۔۔ فشردتهم غرباً ومزقتهم شرقا

(میں نے پایۂ تخت کو تمام مخالفوں سے خالی کر دیا۔ انہیں پراگندہ کر کے مشرق و مغرب میں پھیلا دیا۔)

فلما بلغت النجم عزاً ورفعۃً ۔۔۔ وصارت رقاب الخلق اجمع لی رقا

(لیکن جب میں اپنی عزت و رفعت میں ستاروں تک پہنچ گیا اور تمام مخلوق کی گردنوں میں میری غلامی کا طوق پڑ گیا۔)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

رمانی الردی سہماً، فاخمد جمرتی　　فہا انا زانی حصرتی عاجلۃ القی

(تو ایسا ہوا کہ موت نے مجھ پر ایک تیر چلایا اور میری آگ بجھا دی۔ دیکھو اب
میں عنقریب ہی اپنے گڑھے میں ڈالا جانے والا ہوں)

ولم یغن عنی ما جمعت ولم اجد
لذی ملل منہا ولا راغب رفقا

(میرے جمع کئے ہوئے خزانے میرے کام نہ آئے۔ دولت سے بیزار ہونے
والے اور دولت کے لالچی، کسی نے بھی ہمدردی نہ کی)

فیا لیت شعری بعد موتی ما القی
الی نعم الرحمٰن ام نارہ القی!

(آہ کاش! میں کیا جانوں، موت کے بعد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پاؤں گا۔ یا
دوزخ میں جھونک دیا جاؤں گا)

۲۸۹ھ (۹۰۲ء) میں انتقال کیا۔

ختم شد

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri